بدرُ البدُور

المعروف بہ

اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم

جس میں

جنگِ بدر کی تفصیلات اور ۳۱۳ صحابہ کرام کے سوانحِ حیات درج ہیں

رشحاتِ قلم

محققِ زماں علامہ دوراں حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ نذیریہ ۰ چیچاوطنی

بدر البدور

المعروف

اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم

جس میں

جنگ بدر کی تفصیلات اور ۳۱۳ صحابہ کرام کے سوانح حیات درج ہیں

رشحاتِ قلم

محققِ زماں علامۂ دوراں حضرت العلامہ قاضی محمد سلیمان منصورپوری

رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

بَدْرُ الْبُدُوْر

المعروف

اصحابِ بدر

جس میں

جنگِ بدر کے تفصیلی حالات اور ۳۱۳ صحابہ کرام کی سوانح عمریاں درج ہیں

مصنّفہ

علامۂ زماں محقّقِ دوراں قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری رح

مصنّف "رحمۃ للعالمین" و سیشن جج ریاست پٹیالہ

ناشر

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی

سلسلہ تبلیغ نمبر ۸

نام کتاب ——— اصحاب بدر

نام مصنف ——— حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری

کتابت ——— مرکز کتابت کچہری بازار لائلپور

طباعت ——— مسعود پرنٹرز ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

صفحات ——— ۱۴۴

قیمت ——— پانچ روپے

ناشر ——— مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی
ضلع ساہیوال

تاریخ اشاعت ——— ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ ۶ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ

عرضِ ناشر

حمد و سپاس اس ذات یکتا و قدوس کے لیئے ہے جو اپنی حکمت و مشیت کے تحت اپنے بندوں سے دینِ محکم کی استواری کے لئے خدمت لے لیتا ہے اور اپنے القاءِ خاص سے نواز کر مطلوبہ مقاصد کی تکمیل پر مامور فرما دیتا ہے۔ نیز ادوارِ ناشائستہ کی دستبرد سے دینِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حفظ و بقا کا کام سرانجام فرماتا رہتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے تدبّرِ کامل سے اپنے حقیر اور ناچیز بندوں سے ان ضروریات کا اتمام کرا لیتا ہے جن کا معدوم ہونا نوعِ انسانی کے لئے نقصانِ عظیم کا باعث ہو سکتا ہو۔ بعد ازاں درود و سلام ہو اس نبیِ برحق پر جس کے ارشادات حقیقت آگیں اور نوائے وحدت سرِدش سے ہمیں دین کا فہم حاصل ہوا

امّا بعد :۔ اس احقر العباد طالب الرشاد کی یہ دیرینہ آرزو تھی کہ مصنف "رحمۃً اللعالمین" محترم مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری پنشنر جج ریاست پٹیالہ متوفی بکم محرم ۱۳۴۹ھ (۱۹۳۰ء) کی کتاب بدر البدور المعروف اصحابِ بدر کو ایک نئی آب و تاب کے ساتھ شائع کرے اور دینی لٹریچر کی اس بے بضاعتی کے دور میں اس خزینۂ حقائق کو طباعت و کتابت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ہدیۂ ناظرین کرے۔

چونکہ یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت عمدہ اور بے نظیر کتاب ہے اور تقسیمِ ہند کے بعد بالکل نایاب ہوتی جا رہی تھی اس لئے حمیتِ حق کے جذبہ سے سرشار ہو کر خادم نے توکلاً علی اللہ اس کام کا بیڑا اٹھا لیا۔ اہلِ علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ کتاب تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان میں پہلی دفعہ چھپ رہی ہے اس لئے اسے ناظرین و قارئین کی خدمت میں نہایت خوبصورت کتابت و طباعت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں

اظہارِ تشکر

راقم آثم حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نیک دل پوتے محترم قاضی عبد الباقی صاحب کا بھی تہِ دل سے ممنون ہے جنہوں نے بغیر کسی حیل و حجت کے میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے "اصحابِ بدر" کی طباعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خادم جناب میاں عبد المجید صاحب ناظم مالیات جمعیت اہلحدیث پاکستان کا بھی ممنون و

متشکر ہے جنہوں نے کمال فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی عظیم لائبریری سے اس کتاب کو عنایت فرما کر ہدیۂ ناظرین کرنے کا موقعہ دیا جزاکم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ

قارئین سے التماس ہے کہ اگر وہ کوئی سقم دیکھیں تو اطلاع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے

فقط والسلام

الخادم المخلص

محمد حنیف یزدانی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۵ جون ۱۹۶۹ء

بروز بدھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَخُلَفَاءِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ غازیان غزوہ بدر کے حالات میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ میرے والد بزرگوار مولوی قاضی حاجی احمد شاہ صاحب اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ کو اصحاب کبار غزوہ بدر کے ساتھ خاص شغف تھا۔ اُنہوں نے بیسیوں بار اپنے قلم سے خطِ نسخ و نستعلیق میں ان مبارک ناموں کو لکھا اور احباب میں تقسیم کیا۔ ان دنوں مجھے اتفاق سے اُن کے قلم کی لکھی ہوئی ایک فہرست مل گئی۔ دل میں آیا کہ ان کے حالات قلم بند کر دوں۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اس ناچیز عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

محمد سلیمان عفی عنہ

یکم مارچ ۱۹۳۰ء

غزوہ بدر

غزوات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے یہ غزوہ نہایت مشہور، نہایت متبرک ہے۔
اللہ تعالیٰ نے بطور اظہارِ احسان فرمایا ہے
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اللہ نے تو تمہاری مدد بدر میں بھی کی جبکہ تم بہت دبے ہوئے تھے۔
دوسرے مقام پر اسی غزوہ کو یوم الفرقان بھی فرمایا گیا ہے۔ اس غزوہ کا فضل وشرف جملہ غزوات سے برتر ہے اور حُدیبیہ اس سے درجہ دوم پر ہے۔
بدر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہاں بدر بن یخلد بن النضر بن کنانہ آباد ہوا تھا اُسی کے نام سے مقام کا نام ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں لگوایا تھا۔ بئیر بدر کی وجہ سے اس جگہ کو بھی بدر کہنے لگے۔
جب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہاجرین صادقین مکہ کو چھوڑ کر مدینۃ النبی میں آگئے تھے تب سے قریش نے ارادہ کر لیا تھا کہ فوجی طاقت سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو فنا کر دیا جائے اور ایسا ناگہانی حملہ کیا جائے جو مسلمانوں کو پامال ہی کر دے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُن کی طبایع سے واقف اور اُن کے ارادوں سے باخبر تھے اس لئے تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد ہر اُس راستہ کی طرف جدھر سے اہل مکہ کا اقدام وحملہ ہو سکتا تھا سرورِ کائنات مسلمانوں کے جتھے روانہ کرتے اور اُس طرف کے قبائل کے ساتھ ناطرفدار رہنے کے معاہدات کرتے رہتے تھے۔
رمضان سلہ میں امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس سواروں کے ساتھ سیف البحر کی طرف گشت لگانے گئے تھے اُن کو ابوجہل کا لشکر جس میں تین سو سوار تھے مل گیا۔ ابوجہل نے دیکھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ناگہانی حملہ ناممکن ہے لہٰذا وہ واپس چلا گیا۔
شوال سلہ میں عبیدہ بن الحارث الہاشمی ساٹھ سواروں کو لیکر مدینہ منورہ سے گشت کو نکلے تو اُن کو بھی ابوسفیان دو سو سواروں کے ساتھ ثنیۃ المرہ کے راستہ پر آ ملا گیا۔ ابوسفیان نے دیکھا کہ مسلمان اس راہ سے بھی غافل نہیں وہ واپس چلا گیا

ذی قعدہ ۱ھ میں سعد بن ابی وقاص اسی سواروں کے ساتھ مدینہ سے گشت کو نکلے اور جحفہ تک انہوں نے چکر لگایا۔ دشمن نہیں ملا۔
اس سے تین ماہ بعد بماہ صفر ۲ھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ساٹھ سواروں کے ساتھ ابوا تک نہضت فرما ہوئے اور اس سفر میں عمرو بن مخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ وہ غیر جانبدار رہیگا
ربیع الاول ۲ھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بواط تک سفر فرمایا۔ یہ مقام ینبوع بندرگاہ کے قریب ہے۔ راہ میں قافلہ قریش ملا جس کا سردار امیہ بن خلف تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک سو اشخاص تھے اور حضور کے ہمرکاب دو سو۔ چونکہ مسلمانوں کا مقصد خود کسی کو چھیڑنا نہ تھا اس لئے قافلہ نکل گیا اور حضور مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے۔
اسی مہینے میں کرز بن جابر الفہری نے مکہ سے نکل کر مدینہ تک کامیاب حملہ کیا اور اہل مدینہ کے مویشی کو مدینہ کے چراگاہ سے لوٹ کر لے گیا۔ اس کا تعاقب بھی مقام سفوان تک کیا گیا مگر اسلامی لشکر ناکامیاب رہا۔ سفوان بدر کے قریب ہے، اس لئے اس کا نام بدر اولیٰ بھی مؤرخین نے لکھا ہے۔
اس حملہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بنو مدلج اور بنو ضمرہ کے ساتھ ایک استوار معاہدہ غیر جانبدار رہنے کا کیا جائے۔ جمادی الآخر ۲ھ کو حضور ادھر نہضت فرما ہوئے اور معاہدہ ہوگیا۔
اسی ماہ جمادی الآخر کے آخر میں بارہ سواروں کا ایک جتھا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھیجا گیا۔ ان کو قریش کا قافلہ مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے خلاف مسلمانوں نے تیر چلائے۔ قریش کا ایک آدمی مارا گیا اور دو کس قید ہوئے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور مقتول کا خوں بہا قریش کو ادا کر دیا اور یہ بھی ظاہر فرمایا کہ مسلمانوں نے یہ کام اجازت سے بڑھ کر کیا تھا۔
قریش نے تاوان تو وصول کر لیا مگر انہوں نے مسلمانوں کی معذرت کی کچھ قدر نہ کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ اب مسلمانوں پر علانیہ حملہ کیا جائے گا۔
قوم کو جوش دلانے کے لئے ابو جہل نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ قریش کے اس قافلہ کو جو ابوسفیان کی ماتحتی میں شام سے آرہا ہے جس کا سرمایہ تجارت پچاس ہزار دینار ہے مسلمان لوٹنا چاہتے ہیں لہذا قافلہ کی حفاظت کے لئے جلد آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس کی تدبیر یہ تدبیر سریع الاثر ثابت ہوئی اور ایک ہزار کا لشکر جو خوب مسلح تھا اور تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ ان کے ساتھ تھے فراہم ہوگیا۔ قریش

یارسول اللہ ہم لوگ جنگ میں جم جانے والے ہیں اور مقابلہ میں اپنی بات کو پورا کر دکھلاتے ہیں مجھے اُمید ہے کہ ہماری خدمات حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہونگی"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقریر پر نہایت سرور و نشاط کا اظہار فرمایا۔

یہ بات اس طرح پر واضح ہوجاتی ہے کہ قافلہ شام سے آرہا تھا۔ شام مدینہ سے جانب شمال اور مکہ سے جانب جنوب ہے۔ قافلہ کا راستہ مدینہ سے جانب غروب ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ اگر قافلہ کے لئے جانے کا ہوتا تو حضور مدینہ سے جانب مغرب سفر ماتے حالانکہ حضورؐ مدینہ سے جانب جنوب نہضت فرما ہوئے تھے۔

اسلامی لشکر میں صرف ستّر شتر اور تین گھوڑے سواری کے لئے تھے۔ تین تین سواریوں کے لئے ایک ایک اُونٹ مقرر کیا گیا تھا۔ ان تین میں سے ایک پیدل چلتا اور دو سوار ہوتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں بھی سیّدنا علیؓ المرتضےٰ و ابولبابہؓ شامل تھے۔ ابولبابہ راستہ میں سے حاکم مدینہ بنا کر واپس کئے گئے تو زید بن حارثہؓ نے اُن کی جگہ لے لی۔ باقی سب غازی بالکل پیدل تھے۔

میدانِ جنگ

مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں جہاں اترنا پڑا وہاں ریت بہت تھی۔ آدمیوں کے پاؤں دھنس جاتے تھے اور پانی موجود نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی زور کی بارش بھیجی کہ ریت دب گیا اور مسلمانوں نے ریت ہٹا کر جوہڑ بنالیا جو پانی سے بھر گیا۔

کفار صاف زمین پر اُترے تھے اُدھر سخت کیچڑ ہو گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عریش

لشکر سے پیچھے ایک بلند ٹیلہ پر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ایک چھپر بنا دیا گیا تاکہ حضورؐ اُس بلندی سے دونوں لشکروں کے محاربہ کو ملاحظہ کر سکیں۔ صرف سیدنا ابوبکر صدیق اس چھپر کے

سایہ میں حضور کے ساتھ تھے۔ ان کا کام حضورؐ کی خدمت بجالانا اپنے لشکر کی حالت عرض کرتے رہنا حضور کے احکام لشکر تک پہنچانا تھا۔ زمانہ حال میں ایسے افسر کو چیف آف سٹاف کہتے ہیں جو سپہ سالار اعظم کے ماتحت اور ساری فوج کا نگران حال ہوتا ہے۔ سعد بن معاذ سیّد الانصار نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ یہ مناسب ہے کہ عریش سے پچھلی طرف حضورؐ کی سواری ہر وقت موجود رہے کیونکہ اگر اسلامی لشکر کو شکست بھی ہوئی اور ہم سب خاک و خون میں مل گئے تب بھی حضورؐ کو مدینہ منوّرہ جانے کا موقعہ رہے گا۔ وہاں حضورؐ کے جاں نثار اور صدق شعار ابھی تک موجود ہیں جو صدق و خلوص میں ہم سے ہرگز کم نہیں۔ گو تنگیٔ وقت کی وجہ سے وہ ہم رکاب حاضر نہ ہو سکے۔ حضورؐ نے اُن کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

ملاحظہ میدانِ جنگ

جنگ سے ایک روز پیشتر حضورؐ نے میدانِ جنگ کا ملاحظہ فرمایا۔ صحابہؓ ساتھ تھے۔ حضورِ پُر نور جگہ جگہ ٹھہر کر فرماتے جاتے تھے کل یہاں فلاں کافر کی لاش ہوگی اور یہاں فلاں کافر کی۔ جملہ سردارانِ قریش کے نام اسی طرح حضورؐ نے گنوا دیئے۔

جنگ کیلئے صف بندی

یوم الجمعہ ۱۷ رمضان ۲ سنہ ہجری کو صف بندی ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم ملاحظہ کے لئے صفوں کے سامنے سے گزرے کیا دیکھا کہ ایک انصاری صف سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ حضورؐ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی۔ انصاری کے پیٹ پر چھڑی لگا کر کہا کہ برابر ہو جاؤ۔
اس نے کہا یارسولؐ اللہ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی۔ حضورؐ عدل و انصاف کے پیغام رساں ہیں میں تو بدلہ لونگا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا۔ کہا حضورؐ کرتہ اٹھائیں۔ حضورؐ نے کرتہ اُٹھایا تو اُس نے آگے بڑھ کر جھٹ حضورؐ کے بطنِ اطہر کو چوم لیا۔ حضورؐ نے پوچھا۔ یہ کیا۔ وہ بولا حضورؐ دنیا میں یہ آخری گھڑیاں ہیں اور آخری سانس ہے۔ میں نے چاہا کہ اس شرف سے مشرف ہو جاؤں۔ حضورؐ نے اُسے دُعائے خیر دی۔ اور بعد ازاں یہ دُعا فرمائی "یا اللہ یہ وہ اہل ایمان ہیں کہ

اگر آج ان کو تو نے ہلاک کر دیا تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔

اپنی فوج کے ملاحظہ سے فارغ ہوئے تو دشمن کی فوج کی طرف دیکھا اور زبانِ مبارک سے فرمایا" الٰہی یہ قریش ہیں جو فخر و تکبر سے بھرپور ہیں۔ تیرے نافرمان۔ تیرے رسولؐ سے جنگ آور الٰہی تیری نصرت، تیری مدد کی ضرورت ہے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔"

عریش اور دُعا

بعدازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عریش میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز کی نیت باندھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ شمشیر برہنہ لے کر پہرہ پر کھڑے ہو گئے (نماز کے اندر) حضورؐ نے یہ دُعا پڑھی :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذِلْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ مَا وَعَدْتَّنِیْ (الٰہی مجھے ندامت سے بچائیو یا اللہ میں تجھے تیرا وعدہ حتماً یاد دلاتا ہوں)

بعد نماز حضورؐ نے لمبا سجدہ فرمایا اور سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھتے رہے۔ سجدہ کے بعد بھی لمبی دُعا میں مصروف رہے۔ دُعا ایسے تضرع وابتہال کے ساتھ تھی کہ حضورؐ کی چادرِ مبارک بھی کندھوں سے گر گئی تھی اور حضورؐ کا ابتہال بڑھتا جاتا تھا۔ ابوبکرؓ صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ اپنے آپ کو اتنا ہلکان نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ سے فتح و ظفر کا وعدہ فرما چکا ہے۔

اتنے میں حضور پر اونگھ سی طاری ہوئی اور ادھر ساری فوج بھی اونگھ گئی۔ حضورؐ نے آنکھ کھولتے ہی فرمایا۔ ابوبکر! تجھے بشارت ہو کہ "نصرت الٰہی آ پہنچی۔ جبریل بھی آ گئے ہیں"۔

فوج نے آنکھ جھپک جانے کے بعد دشمن کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُن کی تعداد بہت کم ہے اور مسلمان کثرت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اس تیقن نے ان کے حوصلے بڑھا دیئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جنگ میں تشریف لائے تو فوج سے فرمایا۔ اپنی جگہ پر قائم رہنا۔ دشمن حملہ کی شکل میں آگے بڑھے تو اُسے آگے آنے دینا۔ جب وہ تمہارے تیروں کی زد میں آجائے تب تیر خوب برسانا۔ دشمن اور بھی قریب آجائے تو نیزوں کا استعمال کرنا۔ تلوار کا استعمال سب سے بعد ہو۔

اس وقت کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ بن عبدمناف اپنی فوج کے سامنے تقریر کے لئے نکلا اور ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم میں یہ شخص سمجھ دار ہے۔ اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو سیدھی راہ پر ہو جائیں گے۔

عتبہ بولا۔ معشر قریش! محمد(ﷺ) کے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی نفع معلوم نہیں ہوتا۔ اگر تم غالب بھی آگئے۔ تب بھی کیا ہوگا ہم اپنے بھائیوں سے ہمیشہ آنکھ چراتے رہیں گے۔ کوئی چچازاد کو کوئی خالہ زاد کو قتل کرے گا۔ کوئی اپنے قبیلہ کے بھائی کو مار ڈالیگا۔ چلو واپس چلو۔ عرب والے خود محمد(ﷺ) سے سمجھ لیں گے۔ اگر کوئی قبیلہ ان پر غالب آگیا تو تمہارا مقصد پورا ہوگیا اور اگر وہ بھی غالب نہ آیا تو تم ندامت وعار سے بچے رہے۔

بعد ازاں یہی پیغام ابوجہل کے پاس بھی بھجوا دیا۔ ابوجہل نے عامر بن حضرمی کو بلایا۔ کہا دیکھو۔ یہ عتبہ تیرا رقیب ہے اور تجھے بھائی کا انتقام لینے سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ اُس کا بیٹا مسلمانوں کی طرف ہے۔ اب تم کو لازم ہے کہ آگے بڑھو اور فوج کو گرماؤ۔ اُس نے اپنے بھائی کے نام کی دہائی دی اور فوج میں جوشش پیدا ہوگیا۔

اسود مخزومی کفار میں سے نکلا اور کہا کہ سب سے پہلے میں بڑھتا ہوں۔ مسلمانوں کے حوض کا پانی پی کر آؤں گا یا وہیں مرجاؤں گا۔

وہ حوض کی طرف چلا تو سیدنا حمزہ نے اس کا تعاقب کیا اور اس کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ وُہ وہیں رہ گیا۔

اب اپنی صف سے عتبہ نکلا (غالباً یہ ابوجہل کے طعن کا جواب تھا) اس کا بھائی شیبہ اور فرزند ولید بھی اس کے ساتھ تھے اُس نے نعرہ لگایا کہ کوئی مقابلہ کو نکلے یہ سن کر معاذ اور معوذ پسران حارث باہر نکلے (ان کی ماں عفراء انصاریہ ہیں اس خاتون کے سات فرزند دو شوہروں حارث اور بکیر سے تھے اور ساتوں فرزند میدانِ جنگ میں حاضر تھے۔ کوئی خاتون ان کی اس فضیلت کو نہ پا سکی) عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ جو نقیب محمدیؐ اور شاعر زبان آور تھے اُن کے ساتھ ساتھ تھے۔

عتبہ نے کہا تم کون ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم انصار ہیں۔ عتبہ بولا ہاں آپ ذی عزت ہیں برابر کے جوڑ ہیں۔ لیکن میں تو اپنی قوم کے اشخاص چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبیدہؓ بن حرث تم چلو۔ حمزہؓ تم چلو۔ علیؓ تم چلو (تینوں ہاشمی ہیں)، حمزہؓ نے شیبہ کا ادا

علیؓ نے اسید کا شکار جاتے ہی کر لیا۔

عبیدہ اور عتبہ ایک دوسرے پر شمشیر زنی کر رہے تھے کہ حمزہ و علی نے بھی عتبہ پر حملہ کر دیا اور اُسے خاک و خون میں سُلا دیا۔

اسی جنگ میں رأس الکفر اُمیہ بن خلف جو بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کلمہ توحید پر ستایا کرتا تھا۔ قتل ہوا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا۔ معاذ بن عفرا۔ وغیرہ بھی بلال کی مدد کو پہنچ گئے اور اس ناپاک کا خاتمہ کر دیا۔

ابو بکر صدیقؓ نے اِس شعر میں بلال رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی

هَنِيْئًا زَادَكَ الرَّحْمٰنُ فَضْلًا ——— فَقَدْ اَدْرَكْتَ ثَارَكَ يَا بِلَالُ

قتل ابوجہل لعنہ اللہ

سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ صف بندی میں میرے دائیں بائیں نوجوان لڑکے تھے میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر کوئی آزمودہ کار ہوتا تو خوب ہوتا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ و معوذ پسران عفرا تھے۔

ایک نے چپکے سے مجھے کہا کہ چچا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں۔ جب ہمارے سامنے آئے تو مجھے بتانا۔ دوسرے نے بھی یہی بات آہستہ سے پوچھی۔ میں نے کہا تم کیا کرو گے اگر اُسے دیکھ لو گے۔ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اُسے ضرور قتل کریں گے یا اپنی جان دے دیں گے۔ اتنے میں ابوجہل چکر لگاتا ہوا لشکر کے سامنے آیا۔ میں نے دونوں لڑکوں سے کہا۔ دیکھو ابوجہل وہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں ایسے جھپٹے جیسے شہباز کوّے پر گرا کرتا ہے۔ دونوں نے اپنی اپنی تلواریں اُس کے پیٹ میں بھونک دیں۔ وہ گر پڑا۔ جان توڑ رہا تھا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کی چھاتی پر پاؤں رکھا۔ سر کاٹا اور داڑھی سے پکڑ کر سر اُٹھا لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر سہ کی خدمات کو منظور فرمایا۔ نیز ارشاد کیا کہ اس اُمت کا فرعون یہی ابوجہل تھا۔

جذباتِ جاں نثاری وجوشِ صداقتِ دین

الف۔ جب کفار کے لشکر سے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق مبارز طلب نکلا تو اس کے مقاتلہ کو ابوبکر صدّیق آمادہ ہوگئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو روک لیا۔

ب۔ جب لشکر کفّار سے جرّاح باہر آیا تو اس کے محاربہ کو ابو عبیدہ عامر ان کے فرزند لشکر اسلام سے روانہ ہوگئے۔ ہر دو امثلہ سے ظاہر ہے کہ ان مجاہدین فی سبیل اللہ کی نگاہ میں نہ باپ کی عظمت باقی رہی تھی اور نہ فرزند کی محبّت۔ ان کو ایک وحدہٗ لاشریک لہٗ کی ذات ہی کبریائی وعظمت کی مستحق نظر آتی تھی اور ایک ذات حمیدہ صفات محمدؐ رسول اللہ ہی کی واجب الاحترام والمحبت دکھلائی دیتی تھی اور بس۔

ج۔ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سُن لیا کہ "جو کوئی آج اللہ کی راہ میں شہید ہوا اُس کے لئے جنّت واجب ہے۔" ان کے ہاتھ میں انگور کا گچھا تھا انگور کھا رہے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کے ارشاد کو سُنا اور پھر انگوروں کی طرف دیکھا اور کہا۔ اوہ۔ یہ انگور تو بہت ہیں۔ ان کے ختم کرنے میں تو دیر لگے گی۔ میں جنّت میں جانے سے اتنی دیر کیوں کروں۔ یہ کہہ کر انگور پھینک دیئے۔ آگے بڑھے اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فردوس کو سدھار گئے۔

لڑائی گھمسان کی ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ملائک کو بھی اہل ایمان کی مدد و نصرت اور ثبات واطمینان کے لئے نازل فرمایا۔ مسلمان فرشتوں کو انسانوں کی صورت میں چلتے پھرتے دیکھتے تھے اور فرشتے ہر ایک مومن سے کہہ رہے تھے کہ بہادر بنو۔ مضبوط رہو۔ فتح اور نصرتِ الٰہی تمہارے ساتھ ہے۔

جب مسلمین وکافرین کا ہر شخص جنگ میں مصروف تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کی ایک مٹھی کفار کی جانب پھینک دی اور زبان مبارک سے فرمایا۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ

کنکریوں کا پھینکنا تھا اور کفار کا دل توڑ کر بھاگنا۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا اور ستّر اشخاص کو قید بھی کر لیا۔

معرکہ میں کافروں کے ستر" آدمی ہلاک ہوئے تھے اور مسلمانوں کے صرف چودہ شخص۔ اس روز جنگ میں پہلا شہید ہونے والا مہجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ جو عمر فاروقؓ کا غلام تھا۔ اہلِ دنیا اُسے غلام سمجھتے تھے مگر مساوات کے حامی۔ عدل کے مربّی۔ اخوت کے بانی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے "سیّدالشہدا" کا خطاب عطا فرمایا۔

قیدیوں سے حُسنِ سلوک

ستّر قیدیوں میں چند ہاشمی بھی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابتِ قریبہ رکھتے تھے۔
(۱) انہی میں عباس بن عبدالمطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے (۲) انہی میں سیّدنا علیؓ مرتضےٰ کے برادرِ کلاں بھی تھے (۳) اور نوفل بن حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھی۔
(۴) اور انہی میں حضورؐ کی دخترِ کلاں زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوالعاص بھی۔
لیکن یہ سب عام "قیدیوں کی طرح بند و سلاسل میں تھے۔ رات کو ایک انصاری نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم خواب راحت نہیں فرماتے اِدھر اُدھر کروٹیں لے رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ حضور کو کچھ تکلیف ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ مجھے تو عباسؓ کے کراہنے کی آواز آ رہی ہے اور وُہی آواز مجھے نہیں سونے دیتی۔ انصاری اُٹھا اور عباس کی مشک بندھی کھول آیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے جب عباس کی آواز نہ سنی تو انصاری سے پوچھا۔ کہا میں اُن کی مشک بندھی کھول آیا ہوں۔ فرمایا۔ جاؤ اور سب اسیروں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

مُشرکین کی مُردہ لاشوں سے سلوک

کفار ایسے بھاگے تھے کہ انہوں نے اپنی فوج کے مردوں کا بھی کچھ انتظام نہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعاً عادت مبارک یہ تھی کہ جہاں کسی انسان کی لاش کو بِلا تدفین دیکھ لیتے۔ دفن کرنے کا حکم دیتے۔ بدر میں بھی حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔
۲۴ سردارانِ قریش کو ایک گڑھے میں الگ اور باقی کفار کو ایک گڑھے میں الگ زیرِ خاک کر دیا گیا۔ [۱]

[۱] حاشیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

تیسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس قلیب (گڑھے) کے کنارہ تک تشریف لے گئے جہاں سرداران قریش کے ناپاک جُثّے گرائے گئے تھے اور بآواز بلند فرمایا۔ اے عتبہ بن ربیعہ۔ اے شیبہ بن عتبہ۔ اے امیّہ بن خلف۔ اے ابوجہل بن ہشام۔ اے فلاں اے فلاں۔ اللہ نے جو تمہاری بابت کہا تھا کیا اُس کو تم نے ٹھیک پایا۔ مجھے تو جو اللہ نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اُسے بالکل درست دیکھ لیا۔

عمر فاروق رضؓ نے استفہامیہ لہجہ میں عرض کیا۔ کیا آپ اِن لاشوں سے جن میں رُوح نہیں تین روز کے بعد خطاب فرما رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّھُمُ الْاٰنَ لَیَسْمَعُوْنَ (بخاری عن عروہ عن ابن عمر) ہاں یہ لوگ اس وقت سُن رہے ہیں۔ یہ الفاظ جب اُم المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضؓ کے سامنے روایت کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ مبارک تو یہ تھے اِنَّھُمُ الْاٰنَ لَیَعْلَمُوْنَ ہاں وہ اس وقت خوب جان گئے ہیں۔

اسیرانِ بدر اور فدیہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس معاملہ کو کہ اسیروں کے ساتھ کیا کیا جائے۔ شوریٰ میں پیش کر دیا۔ عمر فاروق رضؓ نے کہا یہ لوگ کافروں کے پیش رو ہیں۔ میری رائے میں ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ فلاں شخص جو میرا قریبی ہے اس کی گردن میں اڑا دوں۔ اور عقیل جو علیؓ کا بھائی ہے علیؓ اس کی گردن اڑا دے۔ اسی طرح حمزہؓ اپنے قریبی کی تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ہمارے دِل میں مشرکین کی مؤدّت ذرا بھی نہیں۔

ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کیا۔ میری رائے ہے کہ ان کو معاف کر دیا جائے۔ اور ان سے فدیہ لیا جائے۔ فدیہ سے ہم اپنی جنگی حالت کو درست کر لیں گے اور بعد ازاں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کو اسلام کی نعمت و ہدایت مِل جائے اور وُہ خود بھی ہمارا قوت بازو ثابت ہو۔

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴ ؎ ان چودہ میں سے ۴ کے نام بروایت مسلم عن انس ہم نے اوپر لکھ دیئے ہیں۔ بعض نے باقی نام اور بھی لکھے ہیں (۵) حنظلہ بن ابوسفیان (۶) ولید بن علتبہ (۷) حرث بن عامر (۸) طعیمہ بن عدی (۹) نوفل بن عبد (۱۰ و ۱۱) زمعہ و عقیل پسران اسود (۱۲) عاصی برادر ابوجہل (۱۳) ابوقیس برادر خالد ولید (۱۴ و ۱۵) بنیہ و منبہ پسرانِ حجاج (۱۶) علی بن امیہ بن خلف (۱۷) عمرو بن عثمان (۱۸) مسعود بن ابوامیہ برادر ام سلمہ (۱۹) قیس ابن فاکتہ (۲۰) اسود برادر ابوسلمہؓ (۲۱) عاصی بن قیس بن عدی (۲۲) امیہ بن رفاعہ (۲۳ و ۲۴) عبیدہ و عاصی بن ابواحیحہ ۱۲ منہ

عبداللہ بن رواحہ انصاری نے کہا میری رائے ہے کہ جس جنگل میں لکڑی بہت ہو وہاں انکو داخل کرکے آگ لگا دی جائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عریش میں چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بعض کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں بعض کے دلوں کو سخت کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔

اے ابوبکرؓ! تو ملائکہ میں میکائیل جیسا ہے جو رحمت کے ساتھ نازل ہوتا ہے

اے ابوبکرؓ! انبیاءؑ میں تیری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے فرمایا مَن تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے ابوبکرؓ! انبیاءؑ میں تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے کہا تھا اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُكَ

اے عمرؓ! تیری مثال ملائکہ میں جبرائیل جیسی ہے جو شدت اور باس کیساتھ نازل ہوتا ہے

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاءؑ میں نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے کہا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاءؑ میں موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہوں نے کہا تھا رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ الآیۃ۔

اے ابوبکرؓ و عمرؓ! اگر تمہارا اتفاق ہوتا تو میں کچھ اور حکم نہ دیتا۔ اچھا ان سے فدیہ لیا جائے ورنہ ضرب عنق ہوگا۔

بہت سے لوگوں نے اپنا اپنا زر فدیہ دے کر ادا کر دیا اور جو رہ گئے تھے ان کو مدینہ میں لے گئے۔ قیدیوں میں بعض پڑھے لکھے تھے ان کو انصار کے بچے سپرد کر دیئے گئے کہ زر فدیہ کے عوض میں ان کو تعلیم دیا کریں۔

اسیروں کو مدینہ میں ایسے آسائش و آرام سے رکھا گیا کہ وہ مکہ میں واپس آکر کہا کرتے تھے خدا اہل مدینہ پر رحم کرے خود کھجوروں پر گذارہ کیا کرتے اور ہمیں روٹی کھلایا کرتے تھے۔

فدیہ و غنیمت کے لینے میں اشتباہ

بعض صحابہ کو یہ بھی شبہ تھا کہ کیا زر فدیہ و مالِ غنیمت کا استعمال مسلمانوں کو جائز بھی ہے لیکن اللہ پاک نے سورہ انفال میں یہ حکم نازل فرما کر ان کو بھی مطمئن کر دیا۔

"کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے اس بارہ میں نوشتہ موجود نہ ہوتا تب فدیہ اور غنیمت کے متعلق تم پر عذاب بھی نازل ہوتا لیکن ایسا مال تو طیّب و حلال ہے، کھاؤ پیو اللہ کا شکر کرو کہ تم کو آسان احکام دیئے گئے ہیں"

فضیلت اہل بدر

صحیح بخاری میں رفاعہ بن رافع الزرقی صحابی بن صحابی سے روایت ہے۔

جَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

جبرئیل علیہ السّلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ پوچھا تم اہلِ بدر کو مسلمانوں میں کیسا سمجھتے ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔ جبرئیل نے بتایا، کہ فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر میں حاضر ہوئے اُن کا درجہ ملائکہ میں بھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (ابوداؤد)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تم کو بخش چکا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ هُمْ بِاِحْسَانٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

فہرست اسماءِ مبارکہ

شہدائے غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ

۱- مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ

قوم عک سے تھے سیدنا عمر فاروقؓ کے آزاد کردہ غلام - اس غزوہ میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یَوْمَئِذٍ مَھْجَعُ سَیِّدُ الشُّھَدَآءِ

یہ اسلام ہی کی انسانیت نوازی ہے کہ ایک غلام کو سید الشہداء کا خطاب عطا فرمایا گیا۔

۲- علبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی

قرشی المطلبی۔ ابوالحارث یا ابومعاویہ کنیت کرتے تھے سب سے اوّلین سریہ اسلامی کے سردار یہی بنائے گئے تھے۔ غزوہ بدر میں جب سرورِ عالمؐ نے اپنے گھرانے کے تین سرداروں کو جنگ میں جانے کا حکم دیا تو امیر حمزہ اور علی مرتضیٰ کے ساتھ تیسرے بزرگ یہی تھے۔ عمر بوقتِ شہادت ۶۳ سال تھی۔

۳- عمیر بن ابووقاص (مالک) بن اُہیب بن عبد مناف

قرشی الزہری ہیں اور حضرت سعد بن ابووقاص (احد العشرۃ المبشرہ) اور فاتح ایران کے برادرِ خورد ہیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوجہ صغرسنی واپس کرنا چاہا تو یہ رو پڑے اِس لئے اجازت دی گئی۔ حوصلہ کے ساتھ لڑے اور خنداں خنداں روضۂ رضوان کو سدھارے۔

۴- عاقل بن بکیر بن عبد یالیل

قبیلہ بنولیث سے ہیں۔ ان کے بھائی کا نام خالد تھا وُہ بھی غزوہ رجیع میں شہید ہوئے۔

۵- عمیر بن عبد عمیر بن نفلہ

ذوالشمالین لقب۔ ابومحمد کنیت۔ بنوزہرہ کے حلیف تھے۔

۶- عوف یا عوذ بن عفراء

انصاری نجاری تھے۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ اس خاتون بلند پایہ کے ساتوں فرزند غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ والد کا نام حارث ہے۔

۷۔ معوذ بن عفراء

صحابی اور والدین بھی صحابی نمبر ۶ کے سگے بھائی۔

۸۔ حارث (یا حارثہ) بن سراقہ بن حارث

انصاری۔ ان کی والدہ انس بن مالک کی پھوپھی ہیں۔ حلق پر تیر لگا اور جان بجاں آفریں کو سپرد کر گئے

۹۔ یزید بن حارث (یا حرث) بن قیس بن مالک

انصاری نجّاری۔ مواخات میں نمبر ۵ کے دینی بھائی۔

۱۰۔ رافع بن معلے بن لوذان

انصاری ہیں۔

۱۱۔ عمیر بن حمام بن جموح بن زید بن حرام

انصاری اسلمی۔ مواخات میں حضرت علبیدہ مہاجر نمبر ۴ کے دینی بھائی۔ دونوں زندگی میں بھی اکٹھے رہے اور بہشت بریں میں بھی ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے رونق افروز خلد ہوئے۔ میدان جنگ میں ان کا رجزیہ تھا۔

رَکضًا عَلَی اللّٰہِ بِغَیرِ زَادِ   اِلَّا التُّقیٰ وَعَمَلَ المَعَادِ
وَالصَّبرُ فِی اللّٰہِ عَلَی الجِہَادِ   وَکُلُّ زَادٍ عُرضَۃُ النَّفَادِ
غَیرُ التُّقٰی وَالبِرِّ وَالرَّشَادِ

۱۲۔ عمار بن زیاد بن سکن بن رافع

انصاری الاشہلی۔ ان کے بھائی عمارہ بن زیاد اور ان کے چچا یزید بن سکن غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے

۱۳۔ سعد بن خیثمہ الانصاری الاوسی

ابو عبداللہ کنیت۔ سعد الخیر لقب۔ نقیب محمدی تھے۔ باپ نے کہا تم ٹھہرو میں جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ابّا۔ مجھے بہشت میں جانے سے نہ روکو۔ ان کے والد خیثمہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ پس شہید بن شہید اور صحابی بن صحابی ہیں۔

۱۴۔ مبشر بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید

انصاری الاوسی ہیں۔ زرقانی میں ہے۔ اُستُشہِدَ یَومَ بَدرٍ مِنَ المُسلِمِینَ اَربَعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا ج ۱ ص ۴۲۲

فہرست بالا کے نام زرقانی اور الاستیعاب کے متفق علیہ ہیں۔ بعض نے شہدائے بدر

کی تعداد ۲۲ بتلائی ہے۔

مجھے بروائت بعض تین نام اور بھی ملے (۱) سعد بن خولی (۲) صفوان بن بیضاء فہری۔ (۳) عبداللہ بن سعید بن عاص اُموی۔

اس طرح فہرست ہذا میں ۷۱ نام درج کئے جا سکتے ہیں

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِكَ [1]

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ فَاِنَّهٗ
یُبْدِیْ بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِیْلُ وَیُخْتَمُ

پٹیالہ۔ یکم رمضان سنہ ۱۳۴۸ھ

محمد سلیمان سلمان منصورپوری
کَانَ اللّٰهُ لَهٗ

---

[1] قاضی صاحب مرحوم کی یہ دعا میں نے آپ کی اکثر تحریرات میں دیکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طرح شہادت کا بہت شوق تھا اور بیت اللہ الحرام کا جذبہ بھی آپ کے دل میں کار فرما رہتا تھا چنانچہ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۴۹ ہجری کو ایک حد تک آپکی یہ دعا قبول ہوگئی آپ حج بیت اللہ الحرام سے واپس آرہے تھے کہ جدہ کے قریب ہی جہاز میں انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

شہید گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ اس کے جنازہ کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے حاجی جب حج سے فارغ ہو جائے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا تو یہ بھی ایک گونہ شہادت ہی سمجھیے۔ نِعْمَ مَا قَالَ

غوطہ خورد در غریق رحمت گشت — مورد لطف خاص رحماں بود
سال تاریخ ہم بہ سجع سخن — "غرق موج" از وفات سلمان بود
۱۳۴۹ھ

خادم

مہاجرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت مبارک بروز دوشنبہ ۹ ربیع الاول کو مکہ معظمہ میں بعد صبح صادق و قبل از طلوعِ آفتاب ہوئی۔

دنیا کے مروّجہ و مشہورہ سنین کی مطابقت تاریخ ولادت حضور سے حسب ذیل ہے

تاریخ	سنہ	تاریخ	سنہ
۹۔ ربیع الاوّل	سنہ ۱ عام الفیل	۱۰۔ ماہ ایار	سنہ ۲۳۳۱ عبرانی
۱۸۔ ماہ دے	سنہ ۴۰ نوشیروانی	۱۹۔ اپریل	سنہ ۵۲۸۴ جوبیانی (جولین پیریڈ)
۲۵۔ ماہ برمودہ	سنہ ۲۸۷ قبطی جدید	یکم جیٹھ	سنہ ۳۶۷۲ کل جگ
۲۲۔ اپریل	سنہ ۵۷۱ عیسوی	۱۸۔ ماہ توت	سنہ ۱۳۱۹ بخت نصری
۲۰۔ ماہ بہفتم	سنہ ۲۵۸۵ ابراہیمی	۲۰۔ ماہ نیسان	سنہ ۸۸۲ سکندری
۱۱۔ ماہ بیشینس	سنہ ۳۶۷۵ طوفان نوح	یکم جیٹھ	سنہ ۶۲۸ بکرمی شمس

اکتالیسویں سال کے پہلے دن بعثت نبوت ہوئی ۱۳ سال مکہ معظمہ میں تبلیغ نبوت فرمائی۔

بروز دوشنبہ ۲۷ ویں شب ماہ رجب سنہ ۱۰ نبوت کو معراج ہوا۔

شب جمعہ ۲۷ صفر ۱۳ سنہ نبوت کو مکہ بعزم ہجرت چھوڑا۔

دوشنبہ ۸۔ ربیع الاوّل سنہ ۱۳ نبوت کو قبا رونق افروز ہوئے۔

دوشنبہ ۲۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۴ کو قبا میں ۱۴ یوم قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے۔ دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۶۳ سال ۴ یوم کی عمر میں وصال فرمایا۔ تاریخ وصال دوشنبہ وقت چاشت ۱۳۔ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ ھ ہے۔

عالم دنیوی میں حضورؐ نے ولادت سے لیکر وفات تک ۲۲۳۳۰ دن ۶ گھنٹے قیام فرمایا۔

یہ چھ گھنٹے اکتیسویں دن کے تھے۔

مذکورہ بالا ایام میں سے ۸۱۵۶ دن تبلیغ رسالت و نبوّت کے ہیں۔ حضور کے ممتاز اسماء محمد۔ احمد ماحی۔ حاشر۔ عاقب ہیں۔

حضور کے ممتاز خطابات میں سے جو قرآن میں بکثرت ہیں خطابات ذیل بڑی شان کے ہیں۔ عبداللہ۔ رحمۃ للعالمین۔ خاتم النّبیین۔ امام الانبیاء سید ولد آدم۔ شفیع المذنبین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضورؐ کا مختصر نسب نامہ یہ ہے

آدم علیہ السّلام سے نوح علیہ السّلام تک (ہر دو اسماء بھی شمار میں داخل ہیں) ۱۰ پشت

سام بن نوحؑ سے ابراہیم خلیل الرحمٰن تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۹ پشت

اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السّلام سے اُدَد تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۴۰ پشت

عدنان بن اُدَد سے عبداللہ والد بزرگوار آنحضرت تک (ہر دو اسماء شامل ہیں) ۴۱ پشت

میزان ۱۰۰ پشت

ذیل میں عدنان تک کا نسب نامہ مکمل درج ہے کیونکہ اس نسب نامہ کے بعض اسماء کا ذکر مہاجرین کی تاریخ میں بھی آئے گا۔

(۱) عبداللہ بن (۲) عبدالمطلب بن (۳) ہاشم بن (۴) عبد مناف بن (۵) قُصَیّ بن (۶) کلاب بن (۷) مُرّہ بن (۸) کعب بن (۹) لُوَیّ بن (۱۰) غالب بن (۱۱) فہر الملقب بہ قریش بن (۱۲) مالک بن (۱۳) نضر بن (۱۴) کنانہ بن (۱۵) خزیمہ بن (۱۶) مدرکہ بن (۱۷) الیاس بن (۱۸) مضر بن (۱۹) نزار بن (۲۰) مُعَدّ بن (۲۱) عدنان

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن غزوات میں شریک ہوئے اُن کی تعداد ۲۷ ہے

(۱) غزوہ ودان یا ابواء (۲) غزوہ بواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ قینقاع (۷) غزوۃ السویق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ ذی افر یا غطفان یا انمار (۱۰) غزوہ احد (۱۱) غزوہ حمراء الاسد (۱۲) غزوہ بنونضیر (۱۳) غزوہ بدر الاُخریٰ (۱۴) غزوہ

دومۃ الجندل (۱۵) غزوہ بنو مصطلق (۱۶) غزوہ احزاب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحیان (۱۹) غزوہ ذی قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبیہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک — غزوہ بدر و حنین کا نام بھی قرآن مجید میں ہے۔

حضور پُر نور کے حالاتِ مبارکہ بچّوں کو ہماری کتاب مہرِ نبوّۃ میں اور اہلِ علم کو رحمۃ للعالمین میں مطالعہ کرنے چاہئیں۔

۲۔ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہٗ

عبد اللہ بن عثمان نام۔ ابوبکر کنیت۔ صدیق خطاب۔ عتیق علم۔ صاحب الغار لقب ہے۔ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے اُس وقت ان کی عمر ۳۸ سال کی تھی اور مکہ معظمہ کے مشہور اور نامی تاجروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور مقدمات دیت کا انفصال انہی کے فیصلہ پر ہوتا تھا۔

آپ کے والدین کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں مُرّہ نمبر ۷ میں شامل ہو جاتا ہے۔ زبیر العوام اور طلحہ اور عثمان غنی اور عبد الرحمٰن بن عوف، یہ چاروں بزرگ عشرہ مبشرہ میں داخل یہ چاروں حضرت صدّیق رضؓ کی تبلیغ پر داخلِ اسلام ہوئے۔

حضرت صدیق رضؓ نے سات ایسے بزرگوں کو کفار کی تعذیب سے اپنا مال خرچ کر کے رہا کرایا جو اسلام میں بلند تر درجہ رکھتے ہیں۔ انہی سات میں بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

حضرت صدّیق رضؓ ہی ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے بعد اپنی زبان پر اُس وقت تیار کی جبکہ کفارِ مکہ مسلمانوں کو حرم میں عبادت نہ کرنے دیتے تھے۔

حضرت صدیق رضؓ ہی وہ ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے سفرِ ہجرت کی رفاقت کیلئے منتخب فرمایا تھا

حضرت صدیق رضؓ ہی وہ ہیں جو غارِ ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ مقیم تھے — قرآن مجید نے وَاِذْ هُمَا فِى الْغَارِ کہہ کر ان کی تخصیص فرما دی ہے۔

حضرت صدیق رضؓ ہی وہ ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں اپنے عریش میں اپنے ساتھ ٹھہرایا تھا۔ اس وقت حضرت صدیق وہی فرائض ادا کر رہے تھے جو جنرل اور فوج کے درمیان چیف آف سٹاف کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔

حضرت صدیق ہی کو غزوہ تبوک میں جبکہ سب سے زیادہ فوج کا اجتماع ہوا تھا نشانِ اعلیٰ عطا فرمایا گیا تھا۔

حضرت صدیقؓ ہی کو فرضیتِ حج کے بعد پہلے ہی سال امیرالحاج مقرر فرمایا گیا تھا۔

حضرت صدیقؓ ہی کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مرض الموت کے ایام میں اپنی جگہ امام مسجد نبوی قائم فرمایا تھا۔

انہوں نے سترہ نمازیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پاک میں صحابہ کرام کو پڑھائیں۔ ایک نماز (یعنی نماز ظہر یوم یکشنبہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شامل ہوئے تھے اور نبی و صدیق ایک مصلّٰی پر جلوہ گر تھے۔ آہ یوم دوشنبہ کی نمازِ صبح کا وہ نظارہ جبکہ صدیق امام تھے اور امت کے سب چھوٹے بڑے مقتدی، جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ مبارک سے خود ملاحظہ فرمایا تھا۔ اور اس کامیابی کی اعلیٰ مسرت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ گھنٹہ کے بعد عالمِ فانی سے کوچ فرمایا۔

رحلتِ نبوی کے بعد حضرت صدیق ہی نے اَلْاَئِمَّۃُ مِنَ الْقُرَیْش کا اصول دنیا سے تسلیم کرایا تھا۔ اور اسی اصول پر انصار نے اپنے دعویٰ خلافت اور امارت مشترکہ کو واپس لے لیا تھا۔ ہر سہ خلفاء کی خلافت راشدہ اور ان کے بعد سلطنت ہائے دمشق و بغداد و سپین و مصر و مراکو وغیرہ نے اسی اصولِ محکم کے استمساک پر دنیا میں حکومت کی۔

خلفاءِ راشدین میں سے حضرت صدیق ہی کو خلیفہ رسول اللہ کہا گیا۔ دیگر ہر سہ خلفاء تو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

حضرت صدیقؓ کو اپنی خلافت میں جن مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا وہ دیگر خلفاء کے سامنے نہیں آئیں۔ ارتحالِ نبوی سے اہلِ ایمان ایسے غمزدہ تھے کہ اکثر ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے۔ اکثر حیرت زدہ تھے اور سان کام نہ کرتے تھے۔ اسی حالت میں منافقین علانیہ اعداء سے جا ملے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی دیکھ کر جھوٹے نبی بھی دعویٰ دارِ نبوت بن گئے۔ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور طلحہ اسدی اور مسماۃ سجاح کا شمار ان جھوٹے نبیوں میں ہے جنہوں نے پچاس پچاس ہزار سے زیادہ فوج جمع کر لی تھی اور ان سب کا عزم مجتمعہ مدینہ کو برباد اور اسلام کو تباہ کر دینا تھا۔ حضرت صدیقؓ نے ان سب امور کا انتظام کیا۔ اہلِ ایمان کو اتنا مستعد بنایا کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے نشان کے نیچے موتہ پر (جو ملک شام کی سرحد پر اور سلطنت روما کا مشہور قلعہ بند مقام تھا)

لڑے اور انہوں نے اُن ظالموں کو سزا دی جنہوں نے حضرت زید کو لوٹا اور شہید کیا تھا منافقین کو تادیب کی گئی اور وہ پھر بدستور آئین اسلام کی اطاعت کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگے۔ اسود اور مسیلمہ اور طلیحہ و سجاح کے مقابلہ میں الگ الگ لشکر روانہ کیے گئے اور ان سب کی شان و شوکت اور دعوے نبوّت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ حتیٰ کہ اسلام کا بول بالا ہوگیا اور احکام اسلام کی تعمیل حجاز و نجد، یمن و حضرموت اور عمّان تک ہونے لگی۔ امن بسیط کے قیام اور استحکام کے بعد صدیق اکبرؓ نے اپنی توجہ عراق کی طرف کی۔ یہ ملک اس وقت سلطنت روما کا ایک صوبہ تھا حجاز سے اس کی حدود کا الحاق تھا۔ شہنشاہ روما نے عراق کو عرب پر حملہ کرنے اور اسلام کو تباہ کرنے کے لئے بیس (میدان جنگ) بنایا تھا۔ اطرافِ ممالک سے روما کی فوجیں چُپ چاپ جمع ہو رہی تھیں اور ذخائر جنگ فراہم ہو رہے تھے۔ صدیق اکبرؓ جیسا دوربین خلیفہ ان سب حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ عرب کو جنگ سے بالکل محفوظ رکھا جائے اور اس لئے خود آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آوری کی تدابیر کو الٹ دیا جائے۔ اس رائے کے بعد انہوں نے اپنے پانچ جرنیلوں کے ماتحت پانچ فوجیں دے کر اُن کو عراق پر مختلف راستوں سے حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کر دیا۔ ہر ایک جرنیل کو بتا دیا گیا تھا کہ اُس نے کہاں تک بڑھنا ہے اور کس مقام پر دُوسرے جرنیل سے مل جانا ہے۔ اعلیٰ جرنل کا مرکز بھی قرار دیا گیا تھا۔ یہ ایسی جنگی تدابیر تھیں جن کے جواب میں سلطنتِ روما بالکل ششدر رہ گئی اور اسلامی افواج ہر جگہ مظفر و منصور ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ سارا عراق فتح ہوگیا۔ پھر سپہ سالاروں کو ملکِ شام کی فتح کے لئے مامور کیا گیا۔ شام کا کچھ حصہ فتح ہوا تھا کہ حضرت صدیقؓ کا انتقال ہوگیا۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ حضرت صدیقؓ کی مدتِ خلافت صرف دو سال چار ماہ تھی تو یہ سب ایسے کارنامے ہیں جن کی نظیر دنیا کی کوئی سلطنت کوئی فاتح پیش نہیں کر سکتا۔

اندرونِ ملک میں حضرت صدیقؓ نے اشاعتِ علم پر سب سے پہلے توجہ فرمائی اور اسی لئے قرآن مجید کو جو اب تک متفرق کاغذوں اور ہڈیوں اور جھلیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا ایک جگہ جمع کرایا اور جمع شدہ جلد کا نام مصحف پاک ہوا۔

انہوں نے اپنے احکام و فرامین اور خطبات میں نبوّت اور خلافت کے جداگانہ شان اور حقوق کو واضح کیا۔ انہوں نے خلافت کی بنیاد کو استبداد یا وراثت یا شخصی ملکیت سے علیحدہ رکھ کر جمہوریت پر جس کا حکم قرآن پاک میں موجود تھا بلند کیا۔ اور اس عمارت کو اس اصول کو ایسا مستحکم کیا کہ خلافتِ راشدہ میں ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی گئی اور اسی لئے ہر چہار بزرگانِ دین خلفائے راشدین

المہدیئین کے لقب صحیحہ سے روشناس عالم ہوئے۔

حضرت صدیق ؓ کی مرویات حدیث کی تعداد ہے۔ صحیح بخاری میں صحیح مسلم میں[1]
متفق علیہ دیگر کتب میں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اکابر صحابہ سے جو ذمہ داریوں کی خدمات میں اکثر مامور رہا کرتے تھے روایات کی تعداد کمتر ملتی ہے اور اُن صحابہ سے جو ملکی خدمات سے سُبک دوش رہے ہے۔ روایات کی تعداد زیادہ ملتی ہے اور اس کی وجہ مذکورہ بالا فقرات ہی سے واضح ہو جاتی ہے۔ اس بات کو مثال کے طور پر سمجھنا چاہیئے کہ کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے بعد دو طالب علم نکلے۔ ہر ایک کی قابلیت و لیاقتِ علمی مسلّمہ ہے اُن میں سے ایک تو وزیرِ سلطنت ہو گیا اور دوسرا پروفیسر (معلم) بنا۔ ظاہر ہے کہ وزیر کو تلامذہ سے سابقہ نہیں پڑا اور اس لئے اس کے بتائے ہوئے نوٹ، لکھوائے ہوئے حواشی، ظاہر کئے ہوئے علمی نکات، دائرہ درس و تدریس میں بہت کم موجود ہونگے۔

دوسری وجہ وہ مدتِ روائیت بھی ہے جو روایت کرنے والے کو ملی۔ یہ مسلّمہ ہے کہ روایت احادیث کا طریق بعد از رحلتِ نبوی جاری ہوا۔ ابو بکر صدّیق کو صرف سوا دو سال اور عمر فاروق کو بارہ سال اور علی مرتضیٰ کو ۲۹ سال کا عرصہ مل گیا تھا۔ یہی حال ابو ہریرہ و جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم کا ہے ہر دو امور کو پیشِ نظر رکھنے سے ایک جویائے حقیقت کو قلتِ روایات کی وجہ روشن ہو جائے گی۔

۳۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کعب میں شامل ہو جاتا ہے۔ نسب نامہ یہ ہے:۔
عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن ازاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی ام المومنین حفصہ ان کی بیٹی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی کنیت ابو حفص تجویز فرمائی تھی ان کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ ہیں۔ نسب میں غلطی کرنے والوں نے حنتمہ کو ابو جہل کی بہن سمجھ لیا حالانکہ ابو جہل کے باپ کا نام ہشام ہے ہاشم نہیں۔

فاروق کے نانا ہاشم عرب کے مشہور شاہ سواروں میں سے تھے اور ان کا لقب "ذوالرمحتین" تھا۔

ولادت:۔ عام الفیل سے ۱۳ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

قومی عہدہ:۔ قبل از اسلام قوم کی طرف سے "درجہ سفارت" ان کو ملا ہوا تھا۔ معاہدات اور مناقشات

[1] افسوس ہے کہ یہاں قاضی صاحب تعداد لکھنا بھول گئے۔

اور معاملات جنگ کا فیصلہ انہی کی وساطت سے اور انہی کی رائے کے موافق ہوا کرتا تھا۔ اس لئے قریش کے اندر اور دیگر قبائل کے اندر ان کو خاص طور پر وقار اور وجاہت حاصل تھی۔

حلیہ:۔ بلند بالا۔ سخت گندم گوں۔ پُربدن۔ اصلع زچندیا کے بال صاف) سُرخ چشم۔ محنّی یا سفید ریش

اسلام:۔ ۵ھ یا ۶ سنہ نبوت کو مکہ مکرمہ میں اور ارقم بن ارقم کے گھر میں امیر حمزہ بن عبدالمطلب سے تین یوم بعد مسلمان ہوئے۔ ان کے بھائی زید بن خطاب اور ان کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب قبل ازیں مسلمان ہو چکی تھی۔ فاطمہ خاتون کی سعی سے ان کے شوہر زید بن سعید بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور فاروق کو بھی انہی کے مبارک گھر میں قرآن مجید سننے کا موقعہ ملا۔ قرآن پاک کے سنتے ہی یہ اسلام پر پختہ ہوئے اور اسی وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور یہ دُعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِیْ صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ وَّاَبْدِلْہُ اِیْمَانًا	یا اللہ اس کے سینے میں جو کچھ بھی میل کچیل ہو دُور کردے اور اس کے بدلے ایمان بھردے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ اسلام عمرؓ کے بعد ہم دینِ اسلام کو اُس نوجوان سے مشابہ سمجھا کرتے جس کے قویٰ کا نشو و نما روز بروز ترقی پذیر ہو۔ شہادتِ عمرؓ کے بعد ہم سمجھا کرتے تھے کہ اب اس شخص کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو گیا ہے۔ عمر بوقت اسلام ۳۳ سال تھی۔

فاروق کا خطاب ملنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ وَھُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰہُ بِہٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ	اللہ تعالیٰ نے سچ کو عمر کے دل و زبان میں رکھ دیا ہے وُہ فارُوق ہے حق اور باطل کے درمیان

اللہ تعالیٰ نے اُس کے ذریعہ سے فرق کر دیا ہے۔

اِسلام سے چند یوم کے بعد ہی ان کو حضورؐ نے اپنا وزیر بنا لیا۔ ترمذی نے بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ جِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ	میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں۔ وہ تو جبرائیل ومیکائیل ہیں اور میرے دو وزیر

زمین والوں میں سے ہیں وہ ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔

ہجرتِ مدینہ علی مرتضیٰ فرماتے ہیں۔ مکہ سے ہجرت کرنا ایسا مشکل تھا کہ سب نے چھپ چھپ کر ہی ہجرت کی۔ لیکن عمرؓ نے سفرِ ہجرت کے دن دُشمنوں کی آنکھوں کے سامنے طوافِ کعبہ

لے تہذیب الاسماء امام نووی ص۲

کیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر قریش کے مجمع میں جا کھڑے ہوئے اور کہا اے رُو سیاہو! جو کوئی تم میں سے اپنی ماں کو بے اولادی کا۔ اپنے بیٹے کو یتیمی کا، اپنی جورو کو رنڈاپے کا داغ دینا چاہے وہ میرا تعاقب کرے۔ سب نے سُنا اور کسی کو بھی عمرؓ کا تعاقب کرنے کا حوصلہ نہ ہُوا

ہجرت کرنے والوں نے ان کی معیّت کو غنیمت سمجھا (۱) زید بن خطاب (۲) سعید بن زید (۳ و ۴) عمرو عبداللہ فرزندانِ سراقہ (۵) خنیث بن حذافہ (۶) واقد بن عبداللہ (۷ و ۸) خولی و بلال فرزندان ابو خولی (۹) عیاش بن ابو ربیعہ (۱۰-۱۱-۱۲) خالد و ایاس و عاقل فرزندانِ بکیر (۱۳) سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم اور بیس دیگر اصحاب نے ان کے ساتھ ہجرت کی۔

فضائل:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے ان کے فضائل کے متعلق متعدّد احادیث ہیں جو بلحاظِ صحت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔

(۱) موسیٰ اشعری کی حدیث طویل میں جسے صحیحین میں روایت کیا گیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ باغ کا دروازہ عمرؓ کے لئے کھول دے اور اُسے بشارتِ جنّت سُنا دے۔

(۲) بخاری و مسلم بروایت سعد بن ابو وقاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ

اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تجھے چلتا دیکھ لے گا اُسے چھوڑ کر دوسرے راہ پر ہو جاوے گا۔

(۳) بخاری و مسلم میں طیبہ عائشہ صدیقہ کی روایت سے ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ مَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ

پہلی اُمتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کیا کرتے اگر کوئی میری اُمت میں ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

(۴) بخاری و مسلم میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک چاہ کے اُوپر ہوں، میں نے اُس میں سے ڈول نکالے۔ جتنے منشاءِ الٰہی تھا۔ پھر ڈول ابو بکرؓ نے لیا اور ایک یا دو ڈول ضعف کیساتھ نکالے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ضُعف کو معاف کر دیا۔ پھر وہ ڈول عمرؓ نے لے لیا۔ ڈول تو چرسہ بن گیا۔ میں نے کوئی ایسا عجیب شخص نہیں دیکھا کہ اس زور و طاقت کیساتھ چرسہ نکالتا ہو اُس نے تو سب لوگوں کو سیراب کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کی تو ند نکل آئی۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ اس کی

تبشیر فتوحات اسلامیہ ہیں

(۵) محمد (حنفیہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد بزرگوار علی مرتضٰی سے پوچھا کہ رسول اللہ کے بعد بہتر شخص کون ہے۔ فرمایا۔ ابوبکرؓ۔ میں نے کہا اُس کے بعد فرمایا عمرؓ۔ یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہے۔

(۶) بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں عمر فاروقؓ کے جنازے پر کھڑا ہوا تھا۔ اور بھی بہت لوگ تھے۔ اتنے میں ایک شخص میرا کندھا پکڑ کر آگے بڑھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ علی مرتضٰی ہیں۔ انہوں نے عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی اور پھر کہا۔ اب تیرے بعد کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کے اعمال کو لیکر میں اللہ کی ملاقات کو پسند کروں۔ واللہ میں تو یہ پہلے ہی سمجھے ہوئے تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں رفیقوں سے ملا دے گا۔ کیونکہ میں بسا اوقات سنا کرتا تھا کہ رسول اللہ فرماتے ہیں اور ابو بکر و عمر گئے۔ میں اور ابو بکر و عمر آئے ہیں اور ابو بکر و عمر وہاں سے نکلے۔

(۷) عمرو بن العاص کی روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ وہ جنگ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور کو سب سے پیارا کون ہے۔ فرمایا عائشہ۔ میں نے کہا مردوں میں سے فرمایئے۔ فرمایا ابوبکرؓ پھر عمرؓ کا نام لیا۔ پھر کئی اور نام بھی شمار کئے۔

(۸) بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پر چڑھے۔ حضور کیساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ آئے تھے۔ پہاڑ کو زلزلہ آیا۔ فرمایا۔ احد ٹھہر جاؤ۔ تجھ پر تو ایک نبیؐ ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(۹) سنن ترمذی میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اگر میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا۔ تو عمر ہوتا۔

(۱۰) ترمذی میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرَ میرے بعد ان دونوں ابوبکر و عمر کا اقتدا کیا کرنا۔

(۱۱) انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کی بابت فرمایا۔

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

انبیاء و مرسلین کو چھوڑ کر ابوبکرؓ و عمرؓ جنت کے سب اگلے پچھلے اُمت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سید اور سردار ہیں (ترمذی)

خلافت: ۔ جب ابوبکر صدیقؓ نے محسوس کر لیا کہ وہ وفات پانے والے ہیں تب انہوں نے مہاجرین و انصار کے مجمع میں اپنے جانشین کا سوال پیش کیا۔ عبد الرحمٰن بن عوف ۔ عثمان بن عفان سعید بن

زبیر اور اُسید بن حضیر انصاری وُہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ پر گفتگوئیں کیں اور بالاتفاق انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شایانِ خلافت قرار دیا۔ اس مشورت کے بعد ابوبکر صدیق نے عمر فاروق کے استخلاف کی تحریر لکھ دی۔ یہ تحریر ابوبکر صدیق نے مجمع عام میں سنادی اور سب نے اس تجویز کو بلا اختلاف احدے پسند کر لیا۔ تب ابوبکر صدیق نے عمر کو طلب کیا۔ اور مجمع کے سامنے یہ دُعا پڑھ کر اس معاملہ کو ختم کیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا صَلَاحَھُمْ وَخِفْتُ عَلَیْھِمُ الْفِتْنَةَ فَعَلِمْتُ مِنْھُمْ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَوَلَّیْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَھُمْ وَاَقْوَاھُمْ عَلَیْھِمْ وَاَحْرَصَھُمْ عَلٰی مَا اَرْشَدَھُمْ وَقَدْ حَضَرَنِیْ مِنْ اَمْرِكَ مَا حَضَرَنِیْ فَاخْلُفْنِیْ فِیْھِمْ فَھُمْ عِبَادُكَ وَنَوَاصِیْھِمْ فِیْ یَدِكَ وَ اَصْلِحْ لَھُمْ وُلَاتَھُمْ وَاجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَائِكَ الرَّاشِدِیْنَ یَتَّبِعُ ھُدٰی نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاَصْلِحْ لَهٗ رَعِیَّتَهٗ۔

یا اللہ میرا مقصود اس کارروائی سے خلق اللہ کی بہبودی ہے کیونکہ مجھے اُن کی حالتوں کو دیکھتے ہُوئے (جسے تو خوب جانتا ہے) فتنہ کا اندیشہ ہُوا لہٰذا میں نے اِن پر اُس شخص کو والی کر دیا جو ان میں زیادہ بہتر اور بہت قوی اور بہبود و سود خلائق پر بہت زیادہ حریص ہے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ میرا آخری وقت ہے اس لئے اب تو ہی ان کو سنبھالیو۔ یہ تیرے بندے ہیں انکی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں یا اللہ مسلمانوں کے سب حکام کو درست فرمادیجیو اور عمر رضی اللہ عنہ کو خلفاءِ راشدین میں سے بنائیو جو نبی الرحمۃ کی ہدایت پر چلے۔ الٰہی اسکی رعیّت کو بھی درست رکھیو۔

خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ پر کسی ایک مسلمان کو بھی اختلاف نہ تھا۔ آپ کو خلافت ۲۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ کو ملی۔

مدّتِ خلافتِ فاروق:۔ دس برس ۶ ماہ ۸ یوم

شہادت۔ اُم المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دفعہ میرے سامنے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ ادا کئے "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ" "الٰہی مجھے تیرے راہ میں شہادت بھی ملے اور میری موت تیرے پیارے نبی کے شہر ہی میں ہو" میں نے دل میں کہا کہ یہ دونوں باتیں کیونکر ہوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مخلص صادق کی دُعا کو ٹھیک اُنہی الفاظ میں منظور فرمالیا۔

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کی نمازِ صبح کا وقت تھا مسلمان نماز میں تھے کہ ابولولو مجوسی نے دو دھاری خنجر سے فاروق پر حملہ کیا اور چھ زخم کاری لگائے وہاں سے بھاگا تو ۱۳ کس دیگر کو بھی زخمی کیا۔

فاروقؓ نے اسی وقت نماز کے لئے ابن عوف کو امام مقرر کر دیا اور پھر مجروح اٹھا کر لائے گئے شنبہ یکم محرم ۲۴ھ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں صدیقہ عائشہ طیبہ کے گھر میں اُن کی اجازت سے دفن کئے گئے انتقال بعمر ۶۳ سال ہوا۔

علم عمر رضی اللہ عنہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر کہا کہ آج ۹/۱۰ علم جاتا رہا۔ صحیحین میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے پیا۔ اس کی طراوت مجھے اپنے ناخنوں کی جڑ تک معلوم ہوتی۔ پھر جس قدر بچ رہا وہ میں نے عمر کو دیدیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور اس کی تاویل (حقیقت اصلیہ) کیا ہے۔ فرمایا۔ علم۔

یہ حدیث بہت بڑی شان کی ہے اور صحت کے لحاظ سے ذروۂ اعلیٰ پر ہے۔

ہم لوگ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شان علم کے لحاظ سے بلند ترین ذروہ پر تسلیم کرتے ہیں مگر جو الفاظِ حدیث اس بارہ میں زبان زد عوام ہیں وہ بلحاظ سند بالکل غیر ثابت ہیں وہ الفاظ یہ ہیں اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

امام ترمذی نے اس کی روایت کو منکر بتلایا۔

امام بخاری نے منکر کہنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کیلئے کوئی بھی وجہ صحیح نہیں پائی جاتی۔

امام ابن معین نے کہا یہ کذب ہے اس کی اصل کچھ بھی نہیں۔

ابن الجوزی اور ذہبی نے اس کا شمار موضوعات میں کیا ہے۔

فاروقؓ اور مرتضیٰؓ کے تعلقات: مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر دو بزرگواروں کے تعلقات کو بھیانک اور گھناؤنی صورت میں دکھلایا کرتے ہیں لیکن اس کی کچھ اصلیت نہیں۔

علی مرتضیٰؓ جناب فاروقؓ کے مشہور وزیر اعظم اور معتمد علیہ تھے۔ فاروق اعظمؓ نے دوبارہ بجانب شام سفر کیا اور ہر دو موقع پر اپنی جگہ علی مرتضیٰ کو قائم مقام بنایا۔

فاروق اعظمؓ نے جن چھ اشخاص کو شایان خلافت شمار کیا تھا اُن میں سے سب سے پہلے انہوں نے جناب مرتضیٰ کا اسم گرامی بتایا تھا۔ علی مرتضیٰ نے اپنی دختر ام کلثوم از بطن سیدہ زہرا کا نکاح فاروقؓ اعظم کے ساتھ ۶ھ خلافت فاروقی میں کر دیا تھا اُن کے بطن سے زید فرزند اور رقیہ دختر عمر فاروقؓ پیدا ہوئی مشیر اعظم ہونے کے ثبوت میں علی مرتضیٰ کے خود الفاظ موجود ہیں۔

نہج البلاغۃ جناب امیر ہی کی کتاب ہے اور اس لئے فرقہ امامیہ نے اس کی حفاظت و نگہداشت

میں بہت اہتمام کیا ہے۔ کتاب مذکور میں درج ہے کہ جب عمر فاروق نے سلطنت ایران میں بذات خود جہاد کرنے کا مشورہ لیا تو جناب مرتضٰے نے فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهٗ وَلَا خُذْلَانُهٗ بِكَثْرَةٍ وَّلَا بِقِلَّةٍ وَّهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِىْ اَظْهَرَهٗ وَجُنْدُهُ الَّذِىْ اَعَدَّهٗ وَاَمَدَّهٗ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ مَا طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰى مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدَهٖ وَنَاصِرٌ جُنْدَهٗ

وَمَكَانُ الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ يَجْمَعُهٗ وَيَضُمُّهٗ فَاِذَا انْقَطَعَ النِّظَامُ تَفَرَّقَ الْخَرَزُ وَذَهَبَ ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَذَافِيْرِهٖ اَبَدًا

وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ وَاِنْ كَانُوْا قَلِيْلًا فَهُمْ كَثِيْرُوْنَ بِالْاِسْلَامِ عَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَاسْتَدِرِ الرَّحٰى بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ دُوْنَكَ نَارَ الْحَرْبِ

فَاِنَّكَ اِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ اِنْتَقَضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَآءَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ

اِنَّ الْاَعَاجِمَ اِنْ يَّنْظُرُوْا اِلَيْكَ غَدًا يَقُوْلُوْا هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِكَلَبِهِمْ عَلَيْكَ وَطَمَعِهِمْ فِيْكَ

فَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيْرِ الْقَوْمِ اِلٰى قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ هُوَ اَكْرَهُ لِمَسِيْرِهِمْ مِنْكَ وَهُوَ اَقْدَرُ عَلٰى تَغْيِيْرِ مَا يُكْرَهُ

وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِهِمْ فَاِنَّا لَمْ نَكُنْ نُقَاتِلُ فِيْ مَا مَضٰى بِالْكَثْرَةِ وَاِنَّمَا كُنَّا نُقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمَعُوْنَةِ (ص ۱۱۴)

ترجمہ:۔ ہماری حکومت کی کامیابی و ناکامیابی کثرت یا قلت پر نہیں یہ تو وہ دین الٰہی ہے جسے خدا نے ظہور بخشا ہے اور وہ الٰہی لشکر ہے جسے اُسی نے تیار کیا اور پھیلایا ہے حتیٰ کہ جہاں تک پہنچنا تھا وہاں پہنچا جہاں سے نور افگن ہونا تھا ہوا۔

ہمارے ساتھ تو اللہ کا وعدہ موجود ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائیگا اور اپنی فوج کی مدد بھی کریگا۔ حکومت کو تھامنے والے صاحب الامر کا درجہ ایسا ہے جیسا موتیوں کی مالا میں ڈور کا ہوتا ہے۔ اگر ڈور ٹوٹ جائے تو موتی بکھر جائیں گے اور پھر وہ سب کے سب کبھی فراہم نہ ہوسکیں گے۔ ہاں عرب والے آج گو تعداد میں کم ہیں مگر وہ اسلام کے طفیل بڑے ہیں اور جمعیت کی وجہ سے عزت اور وقار والے ہیں۔

اب آپ تو قطب بنے رہیں۔ عرب کی چکی آپ کے گرداگرد گھوما کرے۔ دشمنوں میں آپ یہیں رہ کر آتش جنگ کو تیز کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ یہاں سے چلے گئے عرب اور اس کے حدود آپ کے وجود سے محروم رہ گئے تو وہ حالت ہو جائے گی کہ پیچھے (اپنے وطن) کا سنبھالنا اگلے (مقبوضہ) ملک کے سنبھالنے سے زیادہ ضروری ہو جائے گا۔

یہ بھی ہے کہ جب عجمی آپ کو دیکھ لیں گے اور معلوم کر لیں گے کہ عرب کی بیخ و بنیاد یہی شخص ہے تو ان کے حملے زیادہ سخت ہو جائیں گے اور وہ بلند حوصلگی کیساتھ آپکی مخالفت میں مستعد ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا ہے کہ سارا فارس مسلمانوں سے جنگ کے لئے آرہا ہے سو آپ یاد رکھیں کہ جو چیز آپکو ناپسند ہے وہ خدا کو اور بھی زیادہ ناپسند تر ہے اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اُسے دُور کرنے کی قدرت بھی اس میں بہت زیادہ ہے

رہی کثرت تعداد۔ سو ہم زمانِ ماضی میں بھی کبھی کثرت تعداد سے جنگ آور نہیں ہوئے، ہماری لڑائی تو نصرتِ الٰہی اور معونت ربانی پر منحصر رہی ہے۔

علی مرتضیٰ کی اس تقریر پر غور مزید ضروری ہے۔

(۱) اُنہوں نے فتوحات فاروقی کو وعدۂ الٰہی انجاز فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس وعدہ سے کلام اللہ کی آیت استخلاف ہی کی جانب اشارہ ہے۔ علی مرتضیٰ کی طرف سے یہ اقرار واضح ہے کہ خلافت فاروق منجانب اللہ ہے۔

(۲) اس تقریر میں خالد اور ابو عبیدہ اور فیروز دیلمی وغیرہ تابعین عساکر کو جند اللہ کہا گیا ہے اور انکی فتوحات کو نصرتِ الٰہی اور معیتِ ربانی کا نتیجہ قرار دیا ہے اور یہ اور ضمن علامت خلیفہ راشد کی قرآنِ پاک میں ہے۔

(۳) فاروق اعظم کو قیّم بالامر کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کو قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا ہے یعنی لفظ قیّم اقتدار تام کے معنے بھی رکھتا ہے اور اقتدار حق کا لزوم بھی اس معنے میں ہے۔

(۴) پھر اس مثال پر غور کرو جو مالائے مروارید اور رشتہ مالا کی اسلوب میں پیش کی گئی ہے۔

(۵) فاروقؓ کو قطب فرمایا ہے۔

ان الفاظ اور ان اسالیب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ فاروق و مرتضیٰ میں مصادقت و موافقت اور اتحاد کلی کس قدر تھا۔

علیٰ ہذا سلطنت روما کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جانے کا بھی ارادہ فاروق اعظمؓ نے کیا اور علی مرتضیٰؓ سے مشورہ لیا تو انہوں نے ان الفاظ میں مشورہ پیش کیا تھا۔

قَدْ تَوَکَّلَ اللّٰہُ لِاَھْلِ ھٰذَا الدِّیْنِ بِاِعْزَازِ الْحَوْزَۃِ وَسَتْرِ الْعَوْرَۃِ وَالَّذِیْ نَصَرَھُمْ وَھُمْ قَلِیْلٌ لَایَنْتَصِرُوْنَ وَمَنَعَھُمْ وَھُمْ قَلِیْلٌ لَایَمْتَنِعُوْنَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ اِنَّکَ مَتٰی تَسِیْرُ اِلٰی ھٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِکَ فَتَلْقَھُمْ فَتَنْکُبْ لَاتَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَۃً دُوْنَ اَقْصٰی بِلَادِھِمْ لَیْسَ بَعْدَکَ مَرْجِعٌ یَرْجِعُوْنَ اِلَیْہِ۔ فَابْعَثْ اِلَیْھِمْ رَجُلًا مُجَرَّبًا وَاحْفِزْ مَعَہٗ اَھْلَ الْبَلَاءِ وَالنَّصِیْحَۃِ فَاِنْ اَظْھَرَ اللّٰہُ فَذَاکَ مَا تُحِبُّ وَاِنْ تَکُنِ الْاُخْرٰی کُنْتَ رِدْءً لِلنَّاسِ وَمَثَابَۃً لِلْمُسْلِمِیْنَ

(نہج البلاغۃ صفحہ ۱ چھاپ تبریز)

اس دین والوں کا اللہ خود کارساز بن گیا ہے اسی نے اندرون ملک کو عزت دی اور اسی نے بیرونی کمزوری سے ہماری حفاظت کی۔ اسی نے ہماری مدد کی جبکہ ہم کم تھے اور ہمارا کوئی مددگار نہ تھا اُسی نے ہم سے مدافعت کی جبکہ ہماری تھوڑی تعداد مدافعت بھی نہ کرسکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ زندہ ہے لایموت ہے جب آپ اس دشمن کی طرف خود جائیں گے اور اسکی طاقت توڑ دیں گے اس وقت مسلمانوں کیلئے ملک کے انتہائی کنارہ تک کوئی پناہ نہ رہیگی اور کوئی مرجع نہ رہیگا جس کی طرف وہ رجوع لاسکیں۔
آپ کسی جنگ آزمودہ کو بھیجدیجئے اور اس کے ساتھ امتحان اور خلوص والے لوگوں کو بھیجدیجئے اگر خدا نے فتح دیدی تب تو آپ کی آرزو پوری ہوگئی اور اگر صورت دگرگونہ ہوئی تب لوگوں کے لئے قوت و شوکت اور مسلمانوں کے لئے ملجا و ماویٰ تو آپ موجود ہی ہوں گے۔

قابلِ غور یہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے اس تقریر میں عمر فاروق کو کانفۃ للمسلمین اور مرجع المسلمین ردء الناس اور مثابۃ للمسلمین کے اوصاف سے یاد کیا ہے لفظ ردءا کا استعمال قرآن مجید میں بحوالہ درخواست موسیٰ ہارون علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے اَرْسِلْہُ مَعِیَ رِدْءًا یُّصَدِّقُنِیْ اور مثابۃ للناس خانہ کعبہ کو فرمایا ہے۔ یہاں فاروق کو مرتضیٰ نے ردءا اور مثابۃ قرار دیا ہے اور یہ عجیب نکتہ ہے کہ لفظ ردءا اور لفظ مثابۃ کا استعمال صرف ایک ایک مقام پر حضرت ہارون اور بیت اللہ کے لئے ہوا ہے اور کسی کے لئے ان کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اب علی مرتضیٰ نے فاروقؓ کے حق میں فرمایا۔ اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ علی مرتضیٰ اپنے دل سے فاروق اعظم کی کس قدر عزت کرتے تھے اور ان کی شان میں کیسے لاثانی الفاظ کا استعمال کرتے تھے۔

یہ مختصر رسالہ اس مسئلہ کو بالاستیعاب بیان کرنے کے لئے موزوں نہیں۔

جناب فاروق ہی کی یہ برکت تھی کہ عراق و فلسطین دمشق حمص۔ حماۃ۔ جزائر آذربیجان مصر اور فارس کے ممالک داخل اطاعت اسلام ہو گئے۔

پارسیوں نے تو فتح فارس کا انتقام بھی فاروق سے پورا پورا لیا زیادہ مسلمانوں میں ملے اور انہی میں سے بعض نے عقائد میں فاروق کو برا بھلا کہنا داخل ایمان کر دیا۔

انہی کے حکم سے بصرہ و کوفہ آباد کیے گئے انہی نے جملہ ممالک مفتوحہ کا قانونی بندوبست کیا۔

فتوحات ملکی کے بعد فاروق اعظم کی فتوحات علمی بھی بہت زیادہ ہیں۔ دواوین احادیث میں مرویات فاروق کی تعداد ۵۳۹ ہے از انجملہ متفق علیہ ۲۶۔ انفرد بہ البخاری ۳۴۔ انفرد بہ المسلم ۲۱ ہیں۔

علی مرتضیٰ کی مرویات کی تعداد جملہ کتب احادیث میں ۵۸۶ ہے یعنی عمرؓ سے ۴۷ زیادہ جب یہ غور کیا جاتا ہے کہ علی مرتضیٰ عمر فاروق کے بعد قریباً ۱۷ سال تک زندہ رہے تو مرویات عمر کی تعداد کی وقعت بڑھ جاتی ہے۔

اُن صحابہ کے نام جنہوں نے فاروق اعظم سے روایت حدیث کی ہے (۱) عثمان ذوالنورین (۲) علی مرتضےٰ (۳) طلحہ بن عبیداللہ (۴) سعد بن ابی وقاص (۵) عبدالرحمٰن بن عوف۔ یہ پانچوں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں (۶) ابن مسعود فقیہ کامل (۷) ابوذر زاہد کامل (۸) عبداللہ بن عمرؓ (۹) حبر الامۃ ابن عباس (۱۰) ابن الزبیر (۱۱) ابوموسیٰ اشعری (۱۲) انس بن مالک خادم الرسول (۱۳) جابر بن عبداللہ (۱۴) عمرو بن العاص (۱۵) ابولبابہ (۱۶) براء بن عازب (۱۷) ابوسعید خدری (۱۸) ابوہریرہ (۱۹) ابن السعدی (۲۰) عقبہ بن عامر (۲۱) نعمان بن بشیر (۲۲) عدی بن حاتم (۲۳) یعلی بن اُمیّہ (۲۴) سفیان بن وھب (۲۵) عبداللہ بن سرجس (۲۶) فلتان بن عاصم (۲۷) خالد بن عرفطہ (۲۸) اشعث بن قیس (۲۹) ابوامامۃ الباہلی (۳۰) عبداللہ بن اُنیس (۳۱) بریدہ بن حصیب الاسلمی (۳۲) فضالہ بن عبید (۳۳) شداد بن اوس (۳۴) سعید بن العاص (۳۵) کعب بن عجرہ (۳۶) مسعود بن مخرمہ (۳۷) صائب بن یزید (۳۸) عبداللہ بن ارقم (۳۹) جابر بن سمرہ (۴۰) حبیب بن مسلمہ (۴۱) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ (۴۲) عمرو بن حریث (۴۳) طارق بن شہاب (۴۴) معمر بن عبداللہ (۴۵) مسیب بن حزن (۴۶) سفیان بن عبداللہ (۴۷) ابوالطفیل (۴۸) اُم المومنین عائشہ صدیقہ (۴۹) ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین۔

اگر پڑھنے والے کے سامنے اِن صحابہ کے حالات ہوں اور اُسے انکے علمی کمالات سے اطلاع ہو تب یہ انکشاف بہترین معلومات کا ذریعہ ہوگا کہ صحابہ کرام کی جماعت میں سے ۴۹ مقدسین نے

فاروق کے علوم سے استفادہ کیا ہے اور اُن علوم کو خلائق تک پہنچایا ہے۔ صحابہ کی اتنی جماعت کا مستفیض ہونا فاروق کے کمالاتِ علمی پر شاہد عدل ہے۔

اُن تابعین کے نام جنہوں نے فاروق اعظم سے روایت حدیث کی ہے

تابعین کی جماعتِ کثیرہ نے بھی حضور سے روایت کی ہے ان کا احصا دشوار ہے صرف چند نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔

(۱) عاصم بن عمر (۲) مالک بن اوس (۳) علقمہ بن وقاص (۴) ابوعثمان تہدی (۵) اسلم (۶) قیس بن ابوحازم۔ ان بزرگوں کی روایات کتب احادیث میں بکثرت ہیں۔

فاروق اعظم سے کیاست وفراست۔ عدل وسیاست۔ جود وسخا۔ زہد وورع۔ صلابت فی الدین اور شفقت علی الخلق کے متعلق اس قدر روایات صحیح موجود ہیں کہ اس کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے ان کے خطبات اور فتاویٰ اور فرامین کا اتنا بڑا مجموعہ ہے جو ایک جلد میں جمع نہیں ہو سکتا۔

اوّلیات عمر رضؓ (۱) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے دیوان مرتب کیا یعنی باقاعدہ دفتر قائم کیا۔

(۲) یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے ہاں نشست میں اور ملاقات میں ترتیب علی قدر مراتب ملحوظ رہتی تھی یعنی سب سے اوّل اہلِ بدر ہوتے تھے اور اُن میں بھی نشست اوّل پر علی مرتضیٰ رونق افروز ہوتے تھے۔

(۳) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے جملہ اہل اسلام کا بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا۔ اس فہرست کی تیاری میں قرابت رسولؐ کو تقدیم دی گئی تھی۔

یعنی سب سے پہلے بنی ہاشم کا اندراج ہوا۔ پھر بنو مطلب کا۔ چند وظائف کی شرح بھی درج ہے۔ عباس عم رسول ۲۵ ہزار اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ وحسنین علیہم السلام ۱۲ ہزار دیگر ازواج النبیؐ فی ۱۰ ہزار اصحاب بدر فی ۵ ہزار۔ اصحاب احد وبیعۃ الرضوان فی ۴ ہزار اہل قادسیہ وشام ۲ ہزار۔ اہل یرموک ۱ ہزار دیگر مسلمانان اطراف فی کس صما سے ڈھائی سو سے کم کسی کا سالانہ وظیفہ نہ تھا۔

(۴) انہی کے عہد میں ابی بن کعب سیّد القرا نے نماز تراویح کی امامت شروع کی۔

(۵) یہی پہلے خلیفہ راشد ہیں جن کا لقب امیر المومنین ہوا۔ سب سے پہلے اس خطاب سے عدی بن حاتم طائی اور لبید بن ربیعہ نے جناب فاروق کو مخاطب کیا۔ پھر عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی۔ تب جناب فاروق نے اس مسئلہ کو شوریٰ میں پیش کر دیا۔ اُس وقت فاروق کو خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ جانشینوں کے وقت میں یہ فقرہ اور بھی لمبا ہو جائیگا۔ اس لئے اس پر

غور ضروری ہے۔ غور کے بعد قرار پایا کہ سب اہل ایمان مومنین ہیں اور آپ سب برابر ہیں اس لئے امیر المومنین ہی موزوں اور صحیح لقب ہے۔ اسی پر عمل درآمد ہوا۔ خلفاء راشدین عثمان و علی و حسن علیہم السلام بھی اسی لقب سے بجا طور پر ملقب ہوئے مگر بعد میں ہر ایک تخت نشین (بنو امیہ۔ بنو عباس حکمران اسپین و مصر) نے بھی اس لقب کو اپنے نام کا جزو قرار دے لیا۔

(۶) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے اپنے دوران حکومت میں ہر سال حج کیا اور حج ہی کے مواقع پر جملہ ولاّت ممالک اور حکّام علاقہ جات اور قائدین عساکر کو جمع کیا کرتے تھے اُن کے جملہ افعال و اعمال کا تجسّس کیا جاتا تھا۔

(۷) یوم الفتح کو بیعت کرنے والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہی پیش کرنے والے تھے۔

قرض۔ مرض الموت میں انہوں نے اپنے قرض کا حساب کرایا۔ تو معلوم ہوا کہ ۸۶ ہزار روپیہ قرض کا دینا ہے۔ یہ قرض انکے جود و سخا اور صرف فی سبیل اللہ کا نتیجہ تھا۔ ابن عمر کو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھیرایا

حکومت پر عام لائے:۔ دس سال تک ایسی خلافت کی کہ بقول علی مرتضیٰ بعد کے جانشینوں کے لئے اُنہی کے نقش قدم پر چلنا دشوار تر تھا۔

اسم عمر کی اہلبیت میں قبولیت اور نماز (۱) علی مرتضٰے نے اپنے ایک فرزند کا نام (جو ام البنین بنت حزام کے بطن سے ہیں اور عباس علمدار شہید کربلا کے مات بھائی بھی ہیں۔) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر (الاطرف) کے پتہ سے معروف ہیں۔

(۲) امام زین العابدین کے ایک فرزند کا نام (جو زید شہید کے مات بھائی ہیں) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر اشرف کے پتہ سے معروف ہیں۔

(۳) امام زین العابدین کے ایک پوتے کا نام (جو حسین بن علی اصغر بن زین العابدین کے فرزند ہیں) عمر تھا۔

(۴) امام زین العابدین کے ایک نواسہ کا نام (جو خدیجہ خاتون بنت زین العابدین کے لبطن اور محمد بن عمر بن علی کی نسل سے ہیں) عمر ہے اور انکی نسل بلخ و خراسان میں موجود ہے

(۵) سبط الرسول حسن علیہ السلام کے بارہ فرزندوں میں سے ایک کا نام عمرؓ ہے۔

اس سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آل رسول میں اسم عمر کس قدر مقبول و متبرک تھا۔ آج لوگ اگر علی مرتضیٰ حسن مجتبٰی اور سجاد زین العابدین کے عمل پر عمل نہ کریں تو ان کی اپنی مرضی ہے۔

مشاہد غزوات:۔ جملہ مشاہد و غزوات میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ کسی ایک مشہد میں بھی حضور سے

علیحدہ نہیں ہوئے۔ احد و حنین کے غزوات میں اُن بزرگواروں میں سے تھے جنہوں نے میدانِ جنگ میں شہادت و استقلال کا کامل نمونہ دکھلایا۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۔ امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سرورِ عالم کے ساتھ نسب میں علی مرتضیٰ کے بعد سب سے اقرب عثمان ذوالنورین ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی نانی ہیں۔ یہ دُہری قرابت ہے۔

ولادت ۶ سنہ عام الفیل۔ خلافت یکم محرم ۲۴ھ۔ مدت خلافت ۱۲ سال سے ۱۲ یوم کم۔ شہادت ۱۸ ذی الحجہ یوم الجمعہ ۳۵ھ عمر ۸۲ سال۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر رقیہؓ اور انکی وفات کے بعد ام کلثوم کے شوہر بنے۔ اور اسی لئے ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

ذوالہجرتین ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ بَعْدَ اِبْرَاھِیْمَ وَ لُوْطَ (الحدیث)

اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابراہیمؑ و لوطؑ کے بعد یہ سب سے پہلے شخص ہجرت کرنے والے ہیں۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ۱۴۶ مرویات بیان کی ہیں۔ متفق علیہ ۳۔ انفرد البخاری ۸ انفراد مسلم ۵۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت میں امصار و بلدان کی فتوحاتِ عظیمہ اہلِ اسلام کو ارزانی فرمائیں فتح فارس کو مکمل کیا۔ خراسان و سجستان و مرو رد کابل کو فتح کیا۔ افریقہ و بربر شامل ممالک اسلامیہ ہوئے۔ جزائر مالٹا۔ کریٹ۔ طرابلس فتح کئے گئے۔ انہی کے عہد میں قوت بحری قائم کی گئی۔ جس نے جزائر کو بھی فتح کیا۔ مشرق میں سائبیریا تک ان کی حکومت پہنچ گئی تھی۔

یہ جہاد بالمال میں پیش پیش تھے۔ جنگ تبوک میں انہوں نے ۹۵۰ شتر۔ مکمل سامان کے ساتھ ۵۰ فرس اور ایک ہزار دینار چندے میں دیئے تھے۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ باغیان مصر نے جب ان کو محصور کیا تب بھی ۲۰ غلام آزاد کئے۔ ایام محاصرہ میں ان سے سوال کیا گیا کہ آپ تو امام الخلق ہیں۔ پھر باغیوں کے خلاف حکم کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عہد کر چکا ہوں اور اسی عہد پر قائم ہوں جس روز آپ کو شہید کیا گیا۔ اسی روز انہوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے تھے۔ عثمان آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو گے۔ روزہ سے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے جب باغیانِ ناہنجار نے آپ کو شہید کیا۔ اس گناہِ عظیم کا وبال امت محمدیہ میں ایسا پڑا کہ اُس تاریخ سے محبت اور اُلفت اور اخوت و مصادقت اُٹھ گئی۔ آج تک ہزاروں لاکھوں مسلمان خود مسلمانوں کلمہ خوانوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہیں۔

وہ خاص شرف جو حضرت عثمان کو صحابہ میں امتیاز خاص عطا کرتا ہے خدمت قرآن پاک ہے آج جملہ عالم اسلام قرأت عثمانی اور ترتیب عثمانی پر متفق ہے۔ آج جو کوئی بھی قرآن مجید ہاتھ میں لیتا ہے وہ زیرِ بارِ احسان عثمان ذوالنورین ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سرور عالم کے ساتھ نسب میں اقرب جملہ صحابہ سے علی مرتضیٰ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم اور علی مرتضیٰ کے دادا عبد المطلب ہیں۔ اور علی مرتضیٰ کے والد ابو طالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ کے برادرِ شفیق (ایک ماں باپ سے) ہیں

عمر بوقت اسلام دس سال کی تھی۔ اسلام میں یوم نبوّت کے پہلے ہی دن داخل ہوئے اور اسی روز طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ اور عتیق ابو بکر صدیق بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

مواخات مکّہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو اپنا بھائی بنایا تھا یہ خصوصیت حضور کو دیگر بنی اعمام سے ممتاز کر دیتی ہے۔

علی مرتضےٰ ان چار خلفاء میں سے ہیں جو راشدین المہدیین کے لقب سے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی زبان مبارک سے موصوف کئے گئے۔

اُن چھ میں سے پہلے ہیں جن کو فاروق نے اپنے آخری کلام میں شایانِ خلافت بتلایا۔

اُن دس میں سے ہیں جن کو نام بنام بشارت جنّت اس زندگی میں ہی دیدی گئی تھی۔

آپ سیّدہ فاطمہ زہرا علیہا السّلام جگر گوشۂ رسول ؐ کے زوج ہیں۔ ابو السبطین ہیں۔ امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے والد ہیں۔

جملہ مشاہدات میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ تبوک میں اس لئے حاضر نہ تھے کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا تھا۔

اسی سفر میں اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(صحیحین عن سعید بن ابی وقاص) کے شرف سے آپ کو مشرف فرمایا گیا۔
بدر میں حضورؑ نے شاندار کارنامے دکھلائے۔ کفار کے نو سرداروں کو یکے بعد دیگرے حیدر کرار ہی نے خاک و خون میں سلادیا اور جہنم میں پہنچادیا۔
آپ بماہ ذی الحجہ ۳۵ھ خلیفہ ہوئے اور بامداد ۱۷ رمضان ۴۰ھ یوم جمعہ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہو کر بعمر ۶۳ سال یوم الاحد کو وصال رفیق اعلیٰ سے خورسند و کامیاب ہوئے۔
سیدہ زہراء فاطمہ بتول کے بطن سے دو فرزند (حسن و حسین، دو دختران (ام کلثوم و زینب) اور دیگر آٹھ ازواج سے ۱۸ بیٹے ۱۶ بیٹیاں حضور کی اولاد ہیں۔
ابوالحسن کنیت فرماتے تھے اور ابوتراب کنیت پر جو عطیۂ رسول ہے مفتخر و شادماں ہوتے تھے۔
علم و عمل۔ زہد و ورع۔ شجاعت و مروّت میں حضور امام الخلق تھے۔

حلیہ مبارک: سفید سرخ۔ میانہ قد۔ اصلع۔ سر اور ریش مبارک کے بال سفید۔ تنا در شگفتہ رو۔ کشادہ جبین۔ خنداں رخ حسین و جمیل۔ قوی بازو۔ آہنی پنجہ۔

ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ منافقین کی شناخت ہم بغض علیؓ سے کر لیتے ہیں
نہج البلاغۃ میں امیر المومنین نے فرمایا۔

هَلَكَ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالاً النَّمَطُ الْأَوْسَطُ۔

میرے بارہ میں دو گروہ ہلاک ہونگے۔ محب جو افراط تک پہنچ جائے اُسے محبت ہی غیر حق کی طرف لے جائیگی اور مبغض جو تفریط میں ہو اُسے بغض ہی غیر حق کی طرف لیجائیگا۔ میرے متعلق سب میں بہتر وہ ہے جو درمیانی راہ پر چلنے والا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور نے ۵۸۶ روایات بیان کی ہیں۔ ان میں سے ۲۰ متفق علیہ اور ۹ صرف بخاری اور ۱۵ صرف مسلم میں ہیں۔
صحابہ میں سے بزرگواران ذیل نے حضور سے روایت حدیث کی ہے۔ امام حسن۔ امام حسین۔ محمد بن الحنفیہ۔ ابن مسعود۔ ابن عمر۔ ابن عباس۔ ابوموسیٰ اشعری۔ عبداللہ بن جعفر طیّار۔ عبداللہ بن زبیر ابوسعید۔ زید بن ارقم۔ جابر بن عبداللہ۔ ابوامامہ۔ صہیب۔ ابورافع۔ ابوہریرہ۔ جابر بن سمرہ۔ حذیفہ بن اسید۔ سفینہ۔ عمرو بن حریث۔ ابولیلیٰ۔ براء بن عازب۔ طارق بن شہاب۔ طارق بن اشیم۔ جریر بن عبداللہ۔ عمارہ بن رویبہ۔ ابوالطفیل۔ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ۔ بشر بن سحیم۔ ابوجحیفہ۔

تابعین میں سے تو خلائق کثیر نے حضور سے روائت کی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی (جج) علی مرتضیٰ ہیں۔

علی کو ۹/۱۰ حصے علم کے ملے تھے اور دسویں حصہ میں بھی وہ دوسروں کے ساتھ شریک تھے۔

ابن عباس کہا کرتے کہ جب کوئی مسئلہ ہم کو علی مرتضیٰ سے مل جاتا تو پھر دوسرے سے اسکی بابت پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔

ابن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ کے سوا صحابہ میں سے اور کوئی بھی نہیں کہا کرتا تھا سلونی (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے)

آپ کے فضائل میں سے صحیحین کی حدیث عن سہل بن سعد ہے کہ نبی اللہ نے خیبر میں فرمایا تھا

لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

میں کل نشان فوج اُس شخص کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دیگا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔

اگلے روز یہ رائت لشکر علی مرتضیٰ کے سپرد کیا گیا۔

آپ کے کمال زہد میں سے یہ تھا کہ کبھی آپ نے اپنے لئے کوئی عمارت نہیں بنائی اور ہزاروں کی آمدنی ہونے پر بھی کبھی کچھ جمع نہیں کیا۔ بوقت شہادت آپ کے خزانہ میں صرف ۶۰۰ درہم پائے گئے رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

۶۔ ارقم بن ابو الارقم رضی اللہ عنہ

(عبد مناف) بن اسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی المخزومی انکی والدہ بنو سہم میں سے ہیں۔ ابو عبداللہ کنیت۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ اسلام میں ساتویں یا گیارھویں ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر کو دار التبلیغ بنایا تھا۔ یہ گھر کوہ صفا پر تھا۔ اس گھر میں جماعت کثیرہ داخل اسلام ہوئی۔

عمر فاروق ان میں سے آخری ہیں۔

یہ حلف الفضول کے قائم کرنے والوں میں سے ہیں۔

ان کا انتقال اسی روز ہوا جس روز ابو بکر صدیق کا انتقال ہوا تھا۔

بعض نے ان کا سن وفات ۵۵ھ بتایا ہے اور اندریں صورت بیوم وفات صدیق ان کے والد کا انتقال ہونا سمجھا جاتا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۔ ایاس بن البکیر رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو لیث سے ہیں۔ بنو عدی (قبیلہ عمر فاروق) کے حلیف تھے۔
ایاس بدر و احد اور خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہم رکاب نبوی حاضر ہوئے۔
جن دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں چپکے چپکے تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے۔ انہی دنوں میں ایاس معہ برادر خود خالد کے داخل اسلام ہوئے تھے اور غزوہ بدر میں ایاس خود ہر سہ برادران خود خالد۔ عامر اور عاقل حاضر ہوئے تھے۔
یہ شاعر بھی تھے۔ ان کا بیٹا محمد بن ایاس۔ ابن عباس و ابن عمر و ابو ہریرہ سے حدیث مَنْ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَمَسَّھَا اِنَّھَا لَاتَحِلُّ لَہٗ روایت کیا کرتا تھا۔ ترجمہ حدیث یہ ہے کہ جس نے اپنی عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے پہلے تین طلاق دیدی ہو۔ پھر وہ اُسے حلال نہیں رہتی۔

۸۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ

حبشی النسل ہیں۔ لمبا قد۔ چھریرا بدن۔ رنگ گہرا سانولا۔ موضع سراۃ (یا مکہ) میں پیدا ہوئے یہ اُن سات سابقین میں سے ہیں جو ابتدا اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام کیلئے ان پر سخت سخت ظلم ہُوئے۔ ایذائیں دی گئیں۔ شریر لڑکے ان کو جانور کی طرح لئے پھرتے تھے اور یہ احد احد ہی کے نعرے لگاتے یا اللہ یا اللہ ہی پکارا کرتے تھے۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ پایا کہ اُن کو سخت ایذا دی جاتی ہے۔ ابو بکر صدیق سے آکر فرمایا کہ اگر روپیہ ہوتا تو بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا جاتا۔ صدیق نے حضرت عباس سے جا کر کہا کہ مجھے بلال خرید دو۔ حضرت عباس نے پانچ یا سات یا نو چھٹانک چاندی کے بدلہ ان کو خرید لیا۔ صدیق نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مؤذن اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خازن تھے۔ ابو عبد اللہ یا ابو عبد الکریم یا ابو عبد الرحمٰن ان کی کنیت تھی۔
ان کے والد کا نام رباح۔ ماں کا نام حمامہ۔ بھائی کا نام خالد۔ بہن کا نام عفرہ تھا۔ وفات صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یہ جہاد شام میں شریک ہوئے اور دمشق میں ۲۰ھ کو بعمر ۶۳ سال وفات پائی اور باب صغیر کی طرف مدفون ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۔ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ لخم بن عدی سے تھے اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔ یہ عبداللہ بن حمید کے غلام تھے۔ اپنی قیمت ادا کر کے انہوں نے آزادی حاصل کر لی تھی۔

غزوات بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔

سنہ ۶ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقوقس شاہ مصر واسکندریہ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا ایک دن بادشاہ نے جو عیسائی المذہب تھا۔ کہا اگر محمدؐ نبی اللہ ہیں تو قوم نے ان کو مکہ سے کیونکر نکال دیا حاطب نے فرمایا مسیح کی بابت تو تمہارا عقیدہ بہت کچھ ہے پھر قوم نے اُن کو کیونکر پھانسی پر چڑھا دیا۔ بادشاہ اور پادری جواب سے عاجز رہ گئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی ان کو بار دوم مقوقس کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تھا۔

انہوں نے سنہ ۳۰ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی اور امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۔ امیر المومنین حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ سنہ ۶ھ نبوت کو اسلام لائے۔ یہ آنحضرتؐ کے برادر رضاعی بھی ہیں یعنی ہر دو نے ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ جنگ بدر میں شجاعت و مردانگی کے اعلیٰ جوہر دکھلائے جنگ احد میں بھی بڑے بڑے دشمنوں کو خاک و خون میں سلایا۔ وحشی غلام نے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بزدلانہ حملہ ان پر کیا۔ زخم ناف کے قریب ہوا شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے ان کا جگر نکالا۔ کان کاٹ چہرہ بگاڑا۔ پیٹ چاک کر ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو سخت اندوہگین ہوئے اور سید الشہدا اور اسد اللہ و رسولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کے دو فرزند عمارہ اور یعلی تھے۔ عمارہ کا ایک فرزند حمزہ ہوا۔ اور یعلی کے ۵ فرزند ہوئے یہ نسل آگے نہ چلی۔

امیر حمزہ کی دو لڑکیاں تھیں۔ امّ الفضل جن سے عبداللہ بن شدّاد نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

امامہ جس کا نکاح سلمہ فرزند ام المومنین ام سلمہ کیساتھ ہوا تھا۔ اُسی کے حق حضانت کے متعلق سیدنا علی و سیدنا جعفر و سیدنا زید رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے دلائل بارگاہ نبوی میں پیش کئے تھے۔

۱۰- خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

یہ قرشی السہمی ہیں۔ام المومنین حفصہ کا نکاح اوّل انہی کے ساتھ ہوا تھا۔انہوں نے ہجرت حبشہ بھی کی تھی۔اور وہیں سے واپس آکر جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔جنگ احد میں مجروح ہوئے اور انہی زخموں سے مدینہ میں وفات پائی۔مہاجرین اوّلین میں ان کا شمار ہے۔

عبداللہ بن حذافہ السہمی ان کے حقیقی بھائی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسریٰ ایران کے پاس لیکر گئے تھے۔ابو الاخنیس تیسرے بھائی ہیں یہ سب مہاجرین اوّلین میں سے ہیں۔

۱۱- ربیعہ بن اکثم بن سنخبرۃ الاسدی

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہیں۔خزیمہ کا نام نسب نامہ نبوی میں ۱۵ پر ہے۔

یہ بنو عبد شمس کے حلیف بھی تھے۔پست قامت مگر بلند ہمت۔۳۰ سال کی عمر تھی جب بدر میں شامل ہوئے پھر احد۔خندق۔اور حدیبیہ میں بھی حاضر تھے۔جنگ خیبر میں قلعہ قطاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھ سے مقتول ہو کر درجہ شہادت کو فائز ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲- زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ عنہ

حجاز کے رہنے والے تھے مگر بادیہ نشین تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آتے تو کوئی نہ کوئی تحفہ لیکر آتے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شہری کا کوئی نہ کوئی جنگل کا رہنے والا دوست ہوتا ہے آل محمد کا جانگلی دوست زاہر بن حرام ہے۔

ایک روز بازار مدینہ میں کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے آگئے۔اسکی آنکھوں پر اپنے دست مبارک رکھ دیئے اور فرمایا۔اس غلام کو کون خریدتا ہے۔وہ بولا کہ حضور تب تو میں بہت ہی کم قیمت ثابت ہونگا۔فرمایا نہیں تو بارگاہ الٰہی میں بہت قیمتی ہے۔

آخر عمر میں یہ کوفہ میں جا آباد ہوئے تھے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۳- زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

زبیر رضی اللہ عنہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کے برادر زادہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھیرے

بھائی یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے - ابوبکر صدیق کے داماد (یعنی اسماء بنت ابوبکر کے شوہر
ہیں - امام عروہ بن زبیر کی روایت میں ہے کہ زبیر کی ۱۶ سال کی عمر تھی جب داخل اسلام ہوئے - یہ
پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں شمشیر کو میان سے نکالا - اور دو دفعہ (احد و قریظہ) میں ان کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فَدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فرمایا - ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حواری فرمایا ہے
اور علی مرتضیٰ ان کو اشجع العرب کہا کرتے تھے - حسان بن ثابت نے انکو جملہ صحابہ پر ترجیح دی ہے
جیسا کہ جعفر طیار کی نسبت ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کہا ہے - یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں - یہ اُن چھ
میں سے ہیں جنکو فاروق نے اپنے بعد شایان خلافت تبلایا - یہ بہت بڑے امیر اور بہت بڑے
سخی تھے - انکے پاس ایک ہزار غلام تھے جنکی سب آمدنی راہ خدا میں صرف ہوتی تھی -

ان سے غلطی یہ ہوئی کہ جنگ جمل میں امیر المومنین علی مرتضیٰ کے مقابلہ میں نکلے مگر جناب امیر
نے ان کو ایک حدیث نبوی یاد دلائی تو تائب و نادم ہو کر جنگ سے علیحدہ ہو گئے - ابن جرموز نے
فریب دیکر انکا سر کاٹا اور علی مرتضیٰ کے پاس لایا - فرمایا مجھے رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قاتل زبیر کو
دوزخ کی بشارت دے دینا - یہ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے - ان کی قبر بصرہ کے متصل ہے -

عبداللہ بن زبیر امیر معاویہ کے بعد والی حجاز ہوئے اور گیارہ سال تک سلطنت کی - اور
بالآخر حجاج بن یوسف کے حملہ میں شہید ہوئے -

عروہ بن زبیر ائمہ حدیث میں سے ہیں حضرت زبیر کے کل دس فرزند تھے -

انکی شہادت ۱۰ جمادی الاول ۳۶ھ یوم الخمیس کو بعمر ۶۰ سال ہوئی - رضی اللہ عنہ -

۱۴- زید بن خطاب القرشی العدوی

عمر فاروق کے بھائی ہیں - زید کی والدہ اسماء بنت وہب ہے اور عمر کی والدہ خنتمہ بنت ہاشم
زید قد کے بہت لانبے تھے ان کا اسلام حضرت عمر کے اسلام سے پہلے کا ہے بدر، احد خندق
بیعت الرضوان اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے -

یہ اُس لشکر کے علمبردار تھے جو مسیلمہ کے مقابلہ میں حضرت صدیق نے روانہ کیا تھا - دشمن کے
ایک حملہ میں ان کا لشکر متفرق ہو گیا - تو انہوں نے کہا کہ اب مرد مرد نہیں رہے پھر بلند ترین آواز
سے کہا - الٰہی میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے حضور میں عذر پیش کرتا ہوں - اور مسیلمہ اور محکم
بن طفیل کی سازشوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں -

یہ آگے بڑھے۔ حملہ کیا۔ اور مرتدین و کافرین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۵۔ زیاد بن کعب بن عمرو

یہ بنو کلیب جہنی ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۶۔ سالم بن معقل رضی اللہ عنہ

یہ اصلی باشندے اصطخر کے تھے۔ بعض نے انکا وطن موضع کرمد (علاقہ فارس) بھی لکھا ہے۔ ثبیتہ بنت تعار انصاریہ کے غلام تھے۔ یہ خاتون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی زوجہ ہیں۔ انہوں نے ان کو آزاد کرا دیا۔ اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے انکو اپنی تربیت میں لے لیا۔ حتیٰ کہ متبنیٰ بنا لیا جب تنسیخ تبنیت کا حکم اترا۔ تو اپنی برادر زادی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ قرشیہ کا نکاح ان سے کر دیا۔

حضرت سالم کو انصاری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انصاریہ کے آزاد کردہ تھے اور مہاجر اس لئے شمار کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی۔ اور مکہ سے ہجرت کر کے اُس قافلہ میں مدینہ منورہ پہنچے جس میں عمر فاروق بھی شامل تھے۔

ان کا شمار فضلاء الموالی اور خیار الصحابہ۔ اور کبار الصحابہ میں کیا جاتا ہے۔

ان کو عجمی اصل وطن کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے جید قاری تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلمین قرآن میں انکے نام کا تعین فرمایا تھا۔ بدر میں حاضر تھے۔

سنہ ۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں یہ اور انکے مربی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

سالم کا سر ابو حذیفہ کے پاؤں کی جانب تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۷۔ سائب بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

سائب بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح۔

عثمان بن مظعون کے برادر شفیق ہیں۔ ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کی وجہ سے ذوالہجرتین ہیں۔ بدر میں شامل تھے۔ سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

سائب اور عثمان ہر دو بھائیوں کی نسل منقطع ہو گئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۸- سائب بن عثمان بن مظعون القرشی الجمحی

یہ سائب بن مظعون کے برادر زادے ہیں۔ ان کے والد عثمان بن مظعون اور ان کے چچاؤں قدامہ عبداللہ۔ اور سائب نے ہجرت حبشہ کی تھی۔ یہ بھی حبشہ کی ہجرت دوم میں شامل تھے۔
یوم الیمامہ کو شہید ہوئے اس وقت انکی عمر تیس سال سے اوپر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۱۹- سبرؓ بن فانک الاسدی

ان کا شمار باشندگان شام میں ہوتا ہے یہ اور ان کے بھائی خریم بن فانک دونوں بدری ہیں۔ بشر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۰- سعد بن ابی وقاص قرشی الزہری

سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ میں کلاب کیساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ماموں کہا کرتے تھے۔ اسلام میں یہ ساتویں ہیں ان سے پہلے صرف چھ کس مسلمان ہوئے تھے بوقت اسلام ان کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ یہ اُن دس میں سے ہیں جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ اُن چھ میں سے ہیں جنکو عمرؓ نے شایان خلافت بتلایا۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں تیر افگنی کی۔
فاتح ایران اور بانی کوفہ بھی یہی ہیں۔ خلافت فاروقی میں یہ دوبارہ امارت کوفہ پر متمکن ہوئے۔ اور ایک بار خلافت عثمانیہ میں بھی امیر کوفہ بنائے گئے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دُعا فرمائی تھی اَللّٰھُمَّ اَجِبْ دَعْوَتَہٗ وَسَدِّدْ رَمْیَتَہٗ الٰہی اس کی دُعا قبول فرمایا کر۔ اور اسکی تیر افگنی درست رہے۔
ایکبار حضورؐ نے فرمایا تھا "میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر چلاؤ" یہ ایسا فقرہ ہے۔ جو زبیر بن العوام اور ان کے سوا حضور نے کسی دوسرے کو نہیں فرمایا۔
ایام فتنہ میں یہ سب سے الگ رہے وادی عقیق میں انہوں نے مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر محل بنا رکھا تھا وہیں رہتے۔ سب سے کہہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے اختلاف اور جنگ کی کوئی بات مجھے نہ سنایا کرو۔

ان سے مرویات حدیث کی تعداد ۷۰، ۲ متفق علیہ ۱۵ بخاری ۵ مسلم ۸ ہیں۔

۵۵ھ میں بعمر ۷۵ سال وفات پائی۔ مدینہ میں دفن ہوئے۔ جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۱۔ سعد بن خولی رضی اللہ عنہ

یمن کے باشندے تھے اور بنو عامر بن لوئی کے حلیف تھے ان کا شمار مہاجرین اوّلین میں ہے بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۲۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی العدوی رضی اللہ عنہ

عمر فاروق کے چچیرے بھائی ہیں اور فاطمہ اخت عمر کے شوہر ہیں۔ فاطمہ ہی کے ذریعہ سے عمر فاروق اسلام تک پہنچے تھے۔ یہ مہاجرین اوّلین سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر کے موقعہ پر کسی خدمت کیلئے بجانب شام بھیجا تھا۔ غنیمت بدر میں سے ان کو حصّہ دیا گیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں یہ ملتزم رکاب نبوی رہے ہیں یہ اُن دس میں سے ہیں۔ جنکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت جنّت عطا فرمائی تھی۔

ان کے والد زید بن عمرو بن نفیل اُن بزرگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں موصل۔ شام وغیرہ کے سفر کئے تھے ایک راہب نے ان سے عیسائی ہو جانے کو کہا یہ بولے کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کا خالص دین مطلوب ہے۔ مگر وہ بولا کہ جہاں سے تم آئے ہو۔ یہ دین وہیں کا ہے بعثت نبوی سے پیشتر ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ یہ بزرگ بتوں اور استھانوں کے چڑھاوے کا گوشت نہیں کھایا کرتے تھے۔

سعید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والد کے حالات جتا کر درخواست کی کہ حضور ان کے لئے دعائے مغفرت عطا فرمائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دُعا فرمائی تھی۔

حضرت سعید بن زید کو امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ایک جاگیر عطا فرمادی تھی جو دیر تک ان کی اولاد کے پاس رہی۔

حضرت سعید بن زید نے ۵۱ھ میں بمقام وادی عقیق وفات پائی اور مدینہ میں مدفون ہوئے رضی۔

۲۳۔ سلیط بن عمرو القرشی العامری

سلیط بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب نامہ میں لوئی میں شامل ہو جاتے ہیں۔
مہاجرین اولین میں سے ہیں ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ بدر میں شامل ہوئے۔
ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ بن علی حنفی کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ ثمامہ بن اثال رئیس نجد کے پاس بھی بطور سفارت گئے تھے۔
سنہ ۱۴ھ میں شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۴- سوید بن مخشی الطائی

ابو مخشی کنیت سے مشہور ہیں بدر میں شامل ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵- سویبط بن سعد القرشی العبدری

سویبط بن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدار بن قصی۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب قصی میں شامل ہو جاتا ہے یہ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں۔ بڑے خوش مذاق اور خوش طبع تھے۔ بدر میں شامل ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۶- سہل بن بیضاء القرشی الفہری

سہل بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
انکی والدہ بیضاء کا نام دعد ہے اور اُسکا نسب بھی ضبہ بن الحارث میں شوہر کیساتھ جا ملتا ہے
سہل کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر ۱۱ میں جا ملتا ہے۔
سہیل و صفوان ان کے دونوں بھائی بھی صحابی ہیں۔
سہل ان بزرگوں میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے مگر یہ اپنے ایمان کو چھپایا کرتے تھے بدر میں کفار اُن کو اپنے ساتھ لے گئے تھے ابن مسعود نے شہادت دی کہ انہوں نے سہل کو نماز پڑھتے دیکھا حضور نے انکو اسیری سے رہائی فرمائی تھی۔
سہل اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صحیفہ قریش کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنا ہاشم کے

خلاف لکھا گیا تھا - مخالفت کی تھی - ان کے نام یہ ہیں -

(۱) ہشام بن عمرو بن ربیعہ (۲) مطعم بن عدی بن نوفل (۳) زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد -
۴ - ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد ۵، زہیر بن ابوامیہ بن مغیرہ -

ان کا انتقال مدینہ میں ہوا - یہ باصطلاح علماء بدری نہیں گو اُسوقت مسلمان ہی تھے -

۲۷ - شجاع بن ابی وہب الاسدی

شجاع بن ابی وہب (ابن وہب) بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر (کبیر) بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ -

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کیساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے یہ بھی حبش کو ہجرت ثانیہ میں گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حبش سے واپس آ گئے تھے -

یہ اور اُن کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے - مواخات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابن خولی کا بھائی بنایا تھا -

یہی وہ بزرگ ہیں جو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے - یہ لانبے قد - اور چھریرے بدن کے انسان تھے -

یوم یمامہ کو شہید ہوئے اسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی - رضی اللہ عنہ -

۲۸ - شقران حبشی

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میت میں حاضر تھے -
انکی نسل ہارون الرشید کے عہد میں ختم ہو گئی تھی - ان کا نام صالح ہے - رضی اللہ عنہ -

۲۹ - شُماس بن عثمان بن شرید القرشی المخزومی

شماس ان کا لقب ہے - اصلی نام عثمان تھا - لقب سے ہی مشہور ہیں - ان کی والدہ صفیہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے - مہاجرین حبشہ میں سے ہیں - بدر میں حاضر ہوئے - احد میں سخت زخمی ہوئے -
میدان جنگ سے ان کو مدینہ میں بھیج دیا گیا - وہاں ایک دن رات زندہ رہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا انکی تیمارداری کرتی رہیں - پھر جب جاں بحق ہوئے تو مدینہ سے حسب الحکم نبوی احد میں لائے گئے - اور

شہیدانِ احد کیساتھ مدفون ہوئے۔

جنگ احد میں اتنی جان توڑ کر لڑے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ و راست جدھر نظر مبارک اٹھا کر دیکھتے شماس ہی تلوار چلاتا ہوا نظر آتا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۰- صفوان بن بیضاء القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

صفوان بن بیضاء (کانت امہ) وہو صفوان بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسب میں فہر کے ساتھ جا ملتے ہیں۔

یہ اور ان کے بھائی سہیل بن وہب دونوں بدر میں حاضر تھے۔ ان کی وفات پر اختلاف ہے بعض نے لکھا ہے کہ رمضان ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔

اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے یہ مواخات میں رافع بن عجلان کے بھائی تھے اور دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۱- صہیب بن سنان الرومی رضی اللہ عنہ

بلحاظ نسل یہ عرب تھے اور نمر بن قاسط سے ان کا سلسلہ کنیت جا ملتا ہے ان کا والد سنان بن مالک یا ان کا چچا سلطنت ایران کی طرف سے حاکم ابلہ تھا۔ انکی رہائش موصل کے متصل تھی۔

اہل روما نے اس علاقہ پر حملہ کیا۔ اسوقت صہیب بہت ہی کم عمر تھے۔ پکڑے گئے۔ پھر قبیلہ کلب میں سے کسی نے ان کو خرید کر مکہ میں فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن جدعان تیمی نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ مکہ ہی میں رہنے لگ گئے۔ ان کا چہرہ بہت سرخ رنگ تھا۔ رومی زبان خوب جانتے تھے۔ یہ اور عمار بن یاسر ایک ہی دن داخل اسلام ہوئے تھے۔ ان سے پیشتر تیس اور چند کس مسلمان ہو چکے تھے۔ حمران بن ابان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں صہیب کے چچیرے بھائی لگتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کی۔ قریش نے کہا کہ تم خود بھی چلے اور اپنا مال بھی جو یہاں بیٹھ کر کمایا ہے۔ لے چلے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال قریش کے حوالہ کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کا نزول انہی کے واقعہ پر ہوا ہے۔ صہیب کی نشست و برخاست قبل از نبوت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو

سابق الروم سلمان کو سابق فارس اور بلال کو سابق الحبشہ فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب سے محبت کیا کرے۔ ایسی محبت جیسی والدہ کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے سفر ہجرت میں یہ اور علی مرتضیٰ دونوں ہم سفر تھے ان کے مزاج میں ظرافت تھی۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھا رہے تھے۔ صہیب بھی شامل ہو گئے۔ حضور نے فرمایا تیری آنکھ دکھتی ہے پھر بھی کھجور کھاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو دوسری طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہوں۔ جس طرف کی آنکھ نہیں دکھتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

حضرت فاروق نے زخمی ہو جانے کے بعد حضرت صہیب کو امام نماز مقرر فرمایا تھا۔ فرمایا تھا کہ جب تک کسی خلیفہ کا تقرر نہ ہو صہیب نماز پڑھایا کرے۔ ان کا انتقال شوال ۳۹ھ میں بعمر ۷۳ سال مدینہ میں ہوا۔ انکی سخاوت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۲۔ طفیل بن حارث القرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصیّ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلسلہ نسب میں عبد مناف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

بدر میں طفیل اور حصین اور عبیدہ تینوں بھائی شامل تھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ طفیل اور حصین جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔

دونوں بھائیوں نے ۳۲ھ میں انتقال کیا۔ طفیل پہلے اور حصین ان سے چار ماہ بعد جنت کو سدھارے تھے۔ رضی اللہ عنہم۔

۳۳۔ طلحہ بن عبید اللہ القرشی التیمی رضی اللہ عنہ

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا سلسلہ نسب کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ یکے از عشرہ مبشرہ ہیں۔

جنگ بدر سے پیشتر ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرحد شام میں اُدھر کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس لئے غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصۂ شمولیت بھی

دیا۔ اور اجر کے عطیہ کی بشارت بھی دی۔ ان کو طلحہ الخیر۔ اور طلحہ الفیاض کہتے ہیں۔ جنگ احد میں انہوں نے شجاعت اور ایثار کے بڑے بڑے جوہر دکھلائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں خود سامنے سپر بنے رہے۔ ایک ہاتھ سے دشمن کے نیزہ کا وار روکا۔ وہ ہاتھ شل ہوگیا۔ دیگر جملہ مشاہد میں بھی یہ ملتزم رکاب مصطفوی رہے یہ اُن چھ میں سے ایک ہیں جنکو عمر فاروق نے شایان خلافت قرار دیا تھا۔

یہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضیٰ کے مقابلہ میں اترے علی مرتضیٰ نے میدان جنگ میں ان کو بلایا۔ اور واقعات سابقہ یاد دلائے اور یہ جنگ سے علیحدہ ہوگئے اُسوقت مروان نے ان کے سینہ میں تیر مارا۔ اور اُسی زخم سے ان کا انتقال ہوا۔ یہ صف جنگ سے علیحدہ ہوئے۔ تو یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ندمت ندامة السعی لما شریت رضی بن جرم فیر عمی

علی مرتضیٰ نے فرمایا۔ مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اس آیت کے مصداق بنیں گے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ کر ایکبار فرمایا تھا۔ جو کوئی زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے بوقت شہادت ۶۲ سال کی عمر تھی۔ ان کے لنگر میں ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا غلہ پکا کرتا تھا۔

مرویات حدیث ۳۸ متفق علیہ ۲ بخاری میں ۴ مسلم میں ۳ ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۔ طلیب بن عمیر بن وہب القرشی العبدری رضؓ

طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قصی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ انکی والدہ اروی بنت عبدالمطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ دار ارقم میں داخل اسلام ہوئے تھے۔ مسلمان ہو کر والدہ کو اطلاع دی۔ تو انہوں نے کہا کہ بہترین شخص جس کی امداد و اعانت تجھے کرنا چاہیئے۔ وہ یہی تیرے ماموں زاد بھائی ہیں اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمایت کیا کرتیں۔

یہ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں اور حاضرین بدر میں سے بھی۔ اجنادین۔ یا یرموک کی جنگ میں شربت شہادت نوش فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۵- عاقل بن بکیرؓ

بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرت بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔
یہ بنو عدی بن کعب بن لؤی کے حلیف تھے دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام لانے والے یہی ہیں۔
ان کا نام غافل تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاقل تجویز فرمایا۔
غزوہ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی عامر۔ ایاس۔ وخالد بھی حاضر تھے۔

۳۶- عامر بن حارث الفہریؓ

بعض نے ان کا نام عمر بھی بتایا ہے موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے رضؓ

۳۷- عامر بن ربیعہ العنزی العدوی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نزار بن معد بن عدنان تک منتہی ہوتا ہے عدوی ان کو اس لئے کہتے ہیں کہ خطاب بن نفیل نے ان کو متبنیٰ بنا لیا تھا۔ یہ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کر کے چلے گئے۔ ان کی بیوی بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہے۔ پھر بدر اور جملہ مشاہد میں خدمت نبوی کا شرف حاصل کیا۔ ان کے بیٹے سے روایت ہے کہ جس شب باغیوں نے امیرالمومنین عثمان پر حملہ کیا تھا۔ یہ اُس شب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ درمیان میں ذرا سے سو گئے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اُس فتنہ کی پناہ کا سوال کرو جس فتنہ سے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بچا لے گا۔ انہوں نے اس طرح دُعا مانگی گھر گئے تو بیمار ہو گئے۔ شہادت عثمان سے چند روز بعد ان کا جنازہ ہی ان کے گھر سے نکلا۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۸- عامر بن عبداللہ بن جراح القرشی رضی اللہ عنہ

عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔
قدیم الاسلام ہے۔ سابقین اوّلین میں داخل فضلاء و کبراء صحابہ میں شامل تھے۔ بدر اور جملہ مشاہدات نبوی میں حاضر رہے حبشہ کی ہجرت دوم سے مشرف تھے۔

جنگ احد میں ان کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اس طرح کہ خود آہنی کی جو میخیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق مبارک میں کھُب گئی تھیں۔ اُن میخوں کو انہوں نے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا پہلی میخ نکالی اور ایک دانت ساتھ نکل گیا دوسری میخ نکالی تو دوسرا دانت نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر بھی یہ نہایت حسین تھے۔ لانبا قد۔ چھریرا بدن۔ ہلکا چہرہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کبھی امین حق امین فرمایا۔ کبھی امین الامۃ فرمایا۔ علاقہ نجران پر حکومت کیلئے اور یمن میں تعلیم اسلام کے لیئے ان کو سرورِ عالم نے بھیجا تھا۔ عمر فاروق نے ان کو ملک شام کا سپہ سالارِ اعظم بنایا تھا۔

۱۸ھ کے طاعون عمواس میں آپکا انتقال بعمر ۵۸ سال ہوا۔ ان کے فضائل بہت ہیں یہ بھی از عشرہ مبشرہ ہیں۔ ابوبکر صدیق نے ان کو اپنے انتخاب سے پیشتر مستحق خلافت بنایا تھا رضی اللہ عنہ۔

۳۹۔ عامر بن فہیرہ ازدی رضؓ

قوم ازد سے تھے۔ سیاہ چہرہ۔ ابو عمرو کنیت تھی۔ شروع میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے۔ ابوبکر صدیق نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا۔ یہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔

بوقت ہجرت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق غار ثور میں آرام گزین ہوئے تو یہ رات کو اپنا ریوڑ غار پر لے جاتے۔ حضور میں دودھ پہنچاتے۔ اور اسماء و عبدالرحمٰن وغیرہ خاندان صدیق کے آنے والوں کے نشان قدم ریوڑ پھرا کر معدوم کر جاتے اور ہجرت میں رسول اللہ و صدیق رضؓ کے خدمت گزار بھی تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ واقعہ بیر معونہ ۴ھ میں شہید ہوئے۔

عامر بن طفیل قاتل کا بیان ہے کہ میں نے نیزہ لگایا۔ تو ان کے بدن سے ایک نور نکلا۔ بعد ازاں دیکھا کہ اُنکی لاش کو اوپر اٹھا لیا گیا حتی کہ آسمان اس سے نیچے رہ گیا۔ امام ابن المبارک اور امام عبدالرزاق کی روایات میں ہے کہ مقتولین میں انکی لاش نہیں ملی تھی۔

ان کا اسلام دارالارقم کی تبلیغ کا۔ سے پیشتر کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۰۔ عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزیمہ میں جا کر ملجاتا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔

یہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ بھی کی۔ اور ہجرت مدینہ بھی۔ ان کا اسلام اُس وقت

کا ہے کہ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دارارقم میں تعلیم وتبلیغ کو شروع نہ فرمایا تھا۔
ان کے بھائی ابو احمد عبد بن جحش بھی ذوالہجرتین ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا انکے تیسرے بھائی عبیداللہ کی بیوہ ہیں۔
ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا انکی ہمشیرہ ہیں ان کا لقب المجدع فی اللہ ہے بدر میں حاضر ہوئے احد میں شہید ہوئے۔
سعد بن ابو وقاص کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش نے مجھے میدان احد میں کہا آؤ۔ تنہا ہو کر اللہ تعالیٰ سے ہم کچھ دعا کر لیں ہم دونوں سب سے الگ جا بیٹھے۔ میں نے دعا کی "الٰہی کل میرا مقابلہ ایک بہادر تلوریئے دشمن کے ساتھ ہو ہم خوب لڑیں۔ پھر میں اُسے گرا لوں" عبداللہ نے کہا آمین۔ پھر اُس نے یوں دعا مانگی۔ الٰہی کل ایک بہادر تلوریئے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو۔ ہم خوب لڑیں بالآخر وہ مجھے گرالے۔ اور قتل کر ڈالے۔ میری ناک کان کاٹے میں اسی شکل میں تیرے سامنے حاضر ہوں۔ یا اللہ تو مجھ سے پوچھے کہ عبداللہ تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے میں عرض کروں کہ تیری راہ میں تیرے رسول کی راہ میں اور تو فرمائے کہ سچ ہے۔" رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۱۔ عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری رضؓ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں حاضر تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ مقتول خیبر کے بھائی ہیں۔ حویصہ ومحیصہ ان کے چچا ہیں۔
ایک دفعہ ان کو اثنائے راہ میں ایک قافلہ ملا جو مشکوں میں شراب لئے جاتا تھا انہوں نے سب مشکوں میں نیزہ سے چھید کر دیئے۔ پھر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا ہے کہ ہم شراب کو اپنے گھروں میں داخل کریں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۲۔ عبداللہ بن سراقہ القرشی العدوی رضؓ

عبداللہ بن سراقہ بن معتمر بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔
عمر فاروق رضؓ کے ساتھ نسب نامہ میں عبداللہ بن قرط میں شامل ہو جاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب میں۔
ابن اسحٰق رحؒ نے ان کو اور ان کے بھائی عمرو بن سراقہ کو اہل بدر میں شمار کیا ہے۔

مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کا قول ہے کہ یہ بدر میں شامل نہ تھے۔ احد اور مشاہد مابعد میں برابر حاضر رہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۳- عبداللہ بن سعید القرشی الاموی رضؓ

عبداللہ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف میں سلسلہ نسب جا ملتا ہے۔ یہ عمدہ خوشخط۔ انشاء نگار تھے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کی کتابت آموزی پر مقرر فرمایا تھا۔

ان کے مقام شہادت میں اختلاف ہے کسی نے بدر۔ کسی نے موتہ۔ کسی نے یوم یمامہ تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴- عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری رضؓ

عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئیؓ۔

یہ ابو جندل مشہور صحابی کے بڑے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام حبش کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے پھر مکہؓ میں لوٹ آئے تھے۔ باپ نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا تھا۔ پھر جنگ بدر میں لشکر کفار کیساتھ مل کر میدانِ جنگ میں آئے اور پھر موقعہ پا کر کفار میں سے جا نکلے اور صحابہ میں جا ملے اور کفار سے نبرد آزما ہوئے۔ اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے۔ عہد نامہ حدیبیہ پیمان کے بھی دستخط بطور گواہ ہوئے تھے۔ فتح مکہؓ کے دن انہوں نے ہی اپنے باپ سہیل کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امان حاصل کی تھی۔

سہیل بن عمرو وہی مشہور شخص ہیں جو حدیبیہ میں منجانب کفار بطور کمشنر معاہدہ کام کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ سہیل کو اللہ کی امان ہے۔ اُسے ظاہر ہو جانا چاہیئے۔

پھر فرمایا سہیل میں ایسی عقل و شرف موجود ہے کہ حقیقت اسلام سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ اور اُسے پتہ بھی لگ گیا کہ اُس کی سابقہ حالت نے اُسے کیا نفع دیا۔ عبداللہ نے باپ کو سارا واقعہ سُنا دیا۔

وہ بولا۔ واللہ حضور لڑکپن ہی سے احسان دوست رہے ہیں۔

عبداللہ یوم یمامہ میں ۱۲ھ کو بعمر ۳۸ سال شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۵- عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال القرشی المخزومی رضؓ

ان کا سلسلہ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب بن لوی میں شامل ہوجاتا ہے۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھیرے بھائی یہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ سید الشہدا دودھ کے بھائی بھی ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے انہی کے نکاح میں تھیں۔

انہوں نے اوّل ہجرت حبشہ معہ زوجہ خود ام سلمہ کی تھی پھر بدر میں آ شامل ہوئے تھے جمادی الاخری ۳ھ میں وفات پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نابالغ بچوں سلمہ۔ عمرو اور دختر زینب کی تربیت کی غرض سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا۔ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین۔

۴۶- عبداللہ بن مخرمہ رضؓ

بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود۔ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر میں شامل ہوجاتا ہے۔ انکی والدہ ام نہیک بنت صفوان ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بقول ذوالہجرتین بھی ہیں۔

مواخات میں یہ اور فروہ بن عمرو بن ودقہ البیاضی دینی بھائی تھے۔

جنگ یمامہ میں بعمر ۴۱ سال شہید ہوئے۔

انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اسوقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں۔ جنگ یمامہ میں ان کے جسم کا زخموں سے یہی حال تھا۔ کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں انکے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ روزہ داروں نے روزے کھول لیئے ہیں۔ کہا۔ ہاں۔ کہا میرے منہ میں پانی ڈال دو۔ ابن عمر حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے۔ آکر دیکھا کہ وہ سانس پورے کرچکے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۷- عبداللہ بن مسعود الھذلی رضؓ

عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم

بن سعد بن ہزیل بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر

ان کے والد مسعود ایام جاہلیت میں عبداللہ بن الحارث بن زہرہ کے حلیف بن گئے تھے۔ ان کی والدہ ام عبد بنت عبد ود بھی صاہلہ بن کاہل کی نسل سے ہیں اور ان کی نانی قیلہ بنت الحارث بن زہرہ (زہریہ) ہیں۔

یہ قدیم الاسلام ہیں عمر فاروق سے کچھ پہلے مشرف باسلام ہوئے ان کی اہلیہ فاطمہ بنت الخطاب ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ بن ابی معیط کا ریوڑ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابوبکر وہاں سے گذرے۔ پوچھا۔ لڑکے دودھ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ مگر میں انہیں ہیں تو امانت دار ہوں۔ فرمایا ایسی بکری لے آؤ جس پر نر نہ چڑھا ہو۔ یہ لے آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن کو بسم اللہ کہہ کر ہاتھ لگایا۔ دودھ نکال لیا۔ خود بھی پیا۔ ابوبکر صدیق کو بھی پلایا۔ بکری کا تھن پھر خشک ہو گیا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے بھی یہ کام سکھلایا جائے۔ فرمایا ہاں تم تو معلم جوان ہو۔

بعد ازاں ابن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔ حضور کو جوتا پہناتے آگے آگے چلا کرتے۔ خواب سے جگایا کرتے تھے۔ امام ابن عبدالبر نے ایک روایت بیان کی تھی جس میں ان کا نام بھی عشرہ مبشرہ میں آجاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن چار شخصوں سے سیکھو۔ ابن مسعود۔ معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب اور سالم مولی ابوحذیفہ۔

ایک بار انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی یہ آرزو پیش کی اللھم انی اسئلک اِیمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافِقَۃَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ فِی اَعْلٰی جَنَّۃِ الْخُلْدِ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قد کے ناٹے تھے بیلسے قد کا آدمی بیٹھا ہوا اور یہ کھڑے ہوئے برابر برابر نظر آیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن ابوجہل کو انہی کے ہاتھ سے قتل کرایا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ بحلف بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق روایت اور عمل کا واقف ابن مسعود سے بڑھ کر ہم کو کوئی معلوم نہیں

ابن مسعود کہتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورہ یا آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کب اتری اور کہاں اتری۔ ابووائل راوی کہتا ہے کہ ان کے اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ عمر فاروق ان کو علم کی تھیلی کہا کرتے تھے۔

عمر فاروق نے جب عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو کوفہ کا منصب دار کر کے بھیجا تو اپنے فرمان میں اہل کوفہ کو یہ الفاظ لکھے تھے۔

"میں عمار بن یاسر کو امیر اور ابن مسعود کو معلّم و وزیر بنا کر بھیجتا ہوں۔ یہ دونوں اصحابِ رسول میں سے نجباء میں شامل ہیں۔ اہل بدر ہیں ان کی اقتداء کرو۔ اور ان کی بات سُنو۔ ابن مسعود کے متعلّق تو میں نے اپنی جان پر ایثار کیا ہے۔"

حضرت عثمان کے عہد میں یہ کوفہ سے مدینہ واپس پہنچ گئے تھے اُسی جگہ ۳۳ھ کو وفات پائی اور حسب وصیّت رات ہی میں بقیعؒ کے قبرستان میں دفن کیئے گئے۔

مواخات مکہؒ میں ان کو زبیرؓ کا بھائی بنایا گیا تھا۔

انکی زندگی میں باغیان عثمانی کے فتنوں کی ابتدا شروع ہو گئی تھی۔ ابن مسعود نے فرمایا اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو پھر ان کو ایسا خلیفہ نہ ملے گا۔

مرویات حدیث ۸۴۸ ازاں جملہ متفق علیہ ۶۴ صرف صحیح بخاری میں ۲۱۔ صرف صحیح مسلم میں ۳۵ ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

عبداللہ بن مظعون قرشی الجمحیؓ

عبداللہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ نہایت قدیم الاسلام ہیں۔
ان کے تین بھائی اور تھے۔ عثمان۔ سائب۔ قدامہ۔ چاروں بھائی قدیم الاسلام ہیں۔ چاروں نے اوّل ہجرت حبشہ کی۔ اور پھر ہجرت مدینہ۔ پھر شامل بدر ہوئے۔

عبداللہ بن مظعون نے ۳۰ھ میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی رضی اللہ عنہ وعن اخوانہ

عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف قرشی المطلبیؓ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ان کا نسب عبد مناف میں شامل ہو جاتا ہے مطلب و ہاشم حقیقی بھائی تھے یہ دونوں اور انکی اولاد ہمیشہ متحد و متفق رہے۔

بزرگوار عبیدہ قدیم الاسلام ہیں یعنی دار ارقم کے تعلیم گاہ بنائے جانے سے پیشتر مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت طفیل اور حصین ان کے دونوں بھائی بھی رفیق سفر تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قدر و منزلت خاص طور سے فرمایا کرتے تھے۔ اہل بدر میں سب سے

زیادہ عمر کے یہی تھے ان کی پیدائش حضورؐ سے دس سال پہلے کی ہے۔
اسلام میں پہلا سردار جو اسی مہاجرین کے لشکر کے ساتھ دشمن کے تجسس میں بھیجا گیا۔ یہی ہیں۔
غزوۂ بدر میں انہوں نے عنا عظیم برداشت کی اور مشہد کریم حاصل کیا۔
دشمن کے مقابلہ میں ان کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ بدر سے ایک منزل پر واپس ہوتے ہوئے ان کا انتقال ہوا اور راہ ہی میں دفن ہوئے۔ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے گزرے۔ ہمراہیوں نے عرض کیا کہ ادھر سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہ ہو۔ یہاں ابومعاویہ کی قبر بھی تو ہے۔ (ان کی کنیت ابومعاویہ تھی) خوش اندام۔ خوبرو تھے۔ بوقتِ شہادت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزہریؓ

عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوّی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں کلابؒ میں شامل ہو جاتے ہیں۔
ان کی والدہ شفاء بنت عوف بھی قرشیہ زہریہ ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے
قدیم الاسلام ہیں۔ دارِ ارقم میں آغاز تعلیم سے پیشتر مسلمان ہو چکے تھے۔
یہ ان دسؓ میں سے ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔
یہ اُن چھ میں سے ہیں جو خلافت کے اصحاب شوریٰ ہیں۔
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اَنْتَ اَمِیْنٌ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَمِیْنٌ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ فرمایا تھا۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دومۃ الجندل کی طرف بنو کلب کی جانب بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ بسم اللہ۔ جاؤ۔ جب فتح ہو جائے تو وہاں کے حکمران کی بیٹی سے شادی کر لینا۔ بدر میں حاضر تھے۔
جنگ احد میں انکے جسم میں اکیس زخم آئے تھے۔ ایک زخم ٹانگ پر تھا جس کی وجہ سے یہ لنگڑانے لگے تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور سخی بھی اعلےٰ درجہ کے تھے۔
ایک روز تیسؓ غلام راہِ خدا میں آزاد کئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امہات المومنین کے مصارف کے کفیل یہی تھے۔
ابن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ جب ان کی میراث تقسیم ہونے لگی تو انکی مطلقہ عورت کو (جسے مرض الموت میں طلاق دی تھی) ۱/۸ کے حصہ سوم میں سے ۸۳ ہزار روپیہ آیا تھا۔

نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں ایک سو گھوڑا ورثہ میں چھوڑا تھا۔
انہوں نے ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال مدینہ منورہ میں انتقال کیا تھا۔
ان کی اولاد حسب ذیل ہے۔

نام زوجہ	اولاد
تماضر بنت الاصبغ	ابو سلمہ فقیہہ
ام کلثوم بنت عتبہ	محمد و سالم وام القاسم
ام کلثوم بنت عقبہ	ابراہیم۔ حمید۔ اسمٰعیل
بجیرہ بنت ہانی	عروہ جو افریقہ میں شہید ہوئے
سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامری	سالم اصغر
ام حکم بنت قارظ بن خالد	ابو بکر
بنت انس بن رافع الانصاری	عبداللہ اکبر (شہید افریقہ) قاسم
اسماء بنت سلامت بن مخرمہ	عبداللہ اصغر۔ عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن
نفیسہ	مصعب
مجد بنت یزید بن سلامت	سہیل
غزال بنت کسریٰ (مدائن میں گرفتار ہوئی)	عثمان
بادیہ بنت غیلان	جویریہ (زوجہ مسور بن مخرمہ)
سہلہ صغریٰ بنت عاصم بن عدی	محمد۔ محسن۔ زید۔

حضرت عمرؓ نے خلافت کے لئے ۶ بزرگوں کو شوریٰ میں داخل کیا اور ان ہر شش کو مستحق خلافت فرمایا تھا۔ علی۔ عثمان۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد بن وقاص۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔
زبیر نے علی کو طلحہ نے عثمان کو۔ سعد بن ابو وقاص نے عبدالرحمٰن کو اپنی اپنی رائے کا وکیل کر دیا۔ اب چھ میں سے علی۔ عثمان۔ عبدالرحمٰن نے فرمایا۔
هَلْ لَكُمْ اَنْ اَخْتَارَ لَكُمْ وَاَنْتَفِيْ مِنْهَا
میں تو الگ ہوتا ہوں اور اگر تم کہو تو تمہارا فیصلہ بھی کر دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔
اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَضِيَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْتَ اَمِيْنٌ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَمِيْنٌ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

سب سے پہلے میں رضامندی کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن آسمان والوں میں بھی امین ہے اور زمین والوں میں بھی۔
اس کے بعد انہوں نے امیر المومنین عثمان کو ترجیح دی اور ان کے ہاتھ پر سب کی بیعت ہو گئی
مرویات حدیث ۶۵۔ متفق علیہ ۲۔ صحیح بخاری میں ۵ ہیں۔ رضی اللہ عنہ

عبد یالیل بن ناشب اللیثی رضی اللہ عنہ

بنو سعد بن لیث کے قبیلہ سے ہیں۔ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے خلافتِ فاروق میں وفات پائی۔ بوڑھے کھوسٹ تھے۔ رضی اللہ عنہ

عمرو بن الحارث بن زہیر القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن (یا عمر) ابن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ ان کا نسب سرور کائنات کے ساتھ فہر[۱۱] کیساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام لائے اور حبشہ کو ہجرت دوم میں ہجرت فرمائی۔
عقبہ نے ان کو اہلِ بدر میں شامل کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عمر بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

یہ عبداللہ بن سراقہ کے بھائی ہیں جن کا نسب نامہ لکھا جا چکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مرہ پر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بدر۔ احد اور دیگر جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر رہے۔ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

عمرو بن ابی عمرو بن شداد القرشی الفہری

ابو شداد کنیت کرتے تھے۔ بنو ضبہ میں سے اور اولاد حارث بن فہر میں سے ہیں۔
۳۲ سالہ تھے جب غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ ۳۶ سالہ تھے جب گیتی ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔

رضی اللہ عنہ

عمرو بن ابی سرح بن ربیعۃ القرشی الفہری رض

عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن علقبہ بن حارث بن فہر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر میں شامل ہوجاتے ہیں۔ ابو سعید کنیت ہے۔ یہ اور ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ دونوں بھائی بدری ہیں۔ احد و خندق و دیگر مشاہد میں بھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل کیا ہے۔
سنہ ۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رض

عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن مصیص۔
ابو السائب کنیت کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ سخیلہ بنت العنبس کا نسب بھی جمح میں جاکر شامل ہوجاتا ہے۔ حضرت عثمان ۱۳ کس کے بعد داخل اسلام ہوئے۔
ہجرت حبشہ و مدینہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر میں حاضر ہوئے بدر کے بعد ان کا انتقال داخلہ مدینہ سے ۲۲ ماہ بعد ہوا۔ مہاجرین میں سے پہلے شخص ہیں جو مدینہ میں فوت ہوئے اور پہلے شخص ہیں جو جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ غسل و کفن کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشانی کو چوم لیا تھا ایک عورت نے یہ دیکھا تو کہا کہ عثمان کو جنت مبارک ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھر تیز نگاہوں سے دیکھا اور پوچھا کہ تجھے اس کا پتہ کیونکر ہوا۔ اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی کہ کسی شخص کو قطعی جنتی کہنے کا منصب صرف اللہ اور رسول کو ہے۔ دوسرا شخص قرائن یا قیاس سے ایسا حکم نہیں لگا سکتا۔
حضرت عثمان فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایام جاہلیت میں ہی شراب کو چھوڑ دیا تھا۔ کسی نے ان سے وجہ پوچھی کہا میں کیوں ایسا کام کروں کہ اپنی عقل کھو بیٹھوں۔ اور ادنی ادنی درجہ کے شخص کو ہنسنے کا موقعہ دوں۔ بیٹی بہن کی تمیز سے بھی جاتا رہوں۔
انہوں نے ازراہ زہد خصّی بننے کا ارادہ کرلیا تھا۔ آنحضرت نے منع فرمایا۔ فرمایا روزے زیادہ رکھا کرو ۔۔ ان کی موت پر ان کی بیوی کے یہ اشعار ہیں۔

یا عین جودی بدمع غیر ممنون ۔۔۔ علی رزیۃ عثمان ابن مظعون
علی امرئ کان فی رضوان خالقہ ۔۔۔ طوبی لہ من فقید الشخص مدفون

طَابَ الْبَقِيعُ لَهُ سُكْنیٰ وَغَرْقَدُهُ ۔ وَاَشْرَقَتْ اَرْضُهُ مِنْ بَعْدِ تَقْتِیْنِ
وَاَوْرَثَ الْقَلْبُ حُزْنًا لَا انْقِطَاعَ لَهُ ۔ حَتَّى الْمَمَاتِ وَمَا تَرْقٰی لَهُ شُئُوْنِی

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے انکی قبر پر ایک پتھر کھڑا کروا دیا تھا۔ شناخت کے لئے
جب ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہُوا تو ان کو بھی حضرت عثمان کے برابر ہی دفنایا تھا۔ رضی اللہ عنہ

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

ان کے والد یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب عنس بن مالک سے جا ملتا ہے یہ عرفی قحطانی مذحجی الاصل ہیں۔ یاسر کا ایک بھائی گم ہوگیا تھا اُس کی تلاش میں یاسر اور حارث اور مالک تینوں بھائی مکّہ پہنچے۔ حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے اور یاسر مکّہ میں ٹھہر گئے اور ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخذوم کے حلیف بن گئے ابو حذیفہ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی سمیّہ بنت خیاط سے کر دیا۔
جب عمار پیدا ہوئے تو سمیّہ کو آزاد کر دیا گیا۔ اِس مناسبت سے آپکو مخزومی بھی کہتے ہیں۔

یاسر اور سمیّہ اور عمار تینوں اسلام میں ابتداءِ ایام ہی میں داخل ہو گئے تھے۔ سمیّہ وعمار نے اسلام کے لئے سخت ترین تکالیف کو برداشت کیا۔ خاتون سمیّہ پہلی خاتون ہیں جو اسلام کے لئے قتل کی گئیں۔

حضرت عمار بن یاسر مہاجرین اوّلین سے ہیں ذوالہجرتین اور نماز گزار قبلتین ہیں۔ جنگ بدر میں حاضر تھے اور سخت امتحان ان کو دینا پڑا تھا جنگ یمامہ میں بھی خصوصیّت کیساتھ انہوں نے تکالیف شاقہ کو برداشت کیا تھا۔ اسی جنگ میں ان کا ایک کان اڑ گیا تھا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں حضرت عمار زخم خوردہ ایک پتھر پر پڑے ہوئے تھے خون جاری تھا اور وہ بآواز بلند کہہ رہے تھے مسلمانوں کدھر جارہے ہو۔ کیا جنّت سے بھاگتے ہو۔ ادھر آؤ۔ میں عمار بن یاسر ہوں۔

عمار بن یاسر کہتے تھے کہ میں عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہم سن ہوں۔

نبی صلیّ اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ عمار قدموں تک (کانوں تک) ایمان سے بھرپور ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ کے مصداق عمار بن یاسر ہیں۔ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عمار آئے اندر ہونے کی اجازت مانگی حضور نے فرمایا مرحبا بالطیب المطیب

عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں امیرالمومنین علی کے ساتھ بیعت الرضوان والے

۸۰۰ بزرگوار تھے جن میں سے ۶۳ شہید ہوئے تھے عمار بھی شہداء میں تھے۔
امیر المومنین عمر فاروق نے ان کو گورنر کوفہ بنایا تھا اور اپنے فرمان میں لکھا تھا کہ میں عمار کو حاکم اور ابن مسعود کو وزیر و معلّم بنا کر بھیجتا ہوں۔ ان کی اطاعت و اقتدا کرو۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو فرمایا تھا تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ تجھے گروہ باغی قتل کریگا۔
صفین میں دادِ شجاعت دے رہے تھے کہ انہوں نے پانی مانگا اُن کے سامنے دُودھ پیش کیا گیا۔ دودھ پی کر کہا اَلْيَوْمَ اَلْقٰى الْاَحِبَّةَ آج پیارے دوستوں سے ملاقات ہوگی۔ کیونکہ رسُول اللہ نے فرمایا تھا کہ تیری آخری خوراک دُودھ ہوگا۔ ایک اور عورت دُودھ لے آئی۔ وہ بھی پیا تو فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَسِنَّةِ۔ جنت تو نیزوں کے نیچے ہے
ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کو وزراء و رفقاء و نجباء سات سات ملتے رہے ہیں۔ مجھے چودہ ملے ہیں۔ حمزہ۔ جعفر۔ ابوبکر۔ عمر۔ علی۔ حسن۔ حسین۔ عبد اللہ بن مسعود۔ سلمان۔ عمار۔ ابوذر۔ حذیفہ۔ مقداد۔ بلال، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
جنگ صفین بماہ ربیع الآخر ۳۷ھ کو ہوا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی عمر بوقت شہادت قریب نود سال تھی۔ حضرت عمار کی اس روائت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سن ہیں ان کی عمر ۹۰ سال شمار میں آتی ہے رضی اللہ عنہ؛
مرویاتِ حدیث ۶۲ متفق علیہ ۲۔ صرف بخاری میں ۳۔ صرف مسلم میں ایک ہے۔

عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہری رضؓ

حضرت سعد بن ابو وقاص (احد العشرۃ المبشرۃ) کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوٹا سمجھا اور واپس کر دینے کا ارادہ فرمایا۔ یہ رونے لگ گئے۔ حضور نے اجازت جہاد عطا فرمائی۔ لڑے اور شہید ہو گئے۔ اس وقت عمر مبارک ۱۶ سال کی تھی۔ رضی اللہ عنہ؛

عمیر بن عوف مولی السہیل بن عمر العامری رضؓ

مکّہ میں پیدا ہوئے سہیل بن عمرو کے مولیٰ آزاد کردہ غلام تھے۔ بدر۔ احد۔ خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں حاضر تھے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۶۰- عقبہ بن وہب رضؓ

ابن وہب بھی مشہور ہیں اور بن ابی وہب بھی۔ ان کا سلسلہ نسب اسد بن خزیمہ سے جا ملتا ہے۔
بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی شجاع بن وہب بھی حاضر تھے یہ دونوں بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۶۱- عوف بن اثاثہ قرشی المطلبی رضؓ

عوف بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی مسطح کے عرف سے زیادہ مشہور ہیں انکی والدہ سلمٰی بنت ابورہم بھی مطلبی ہیں۔ ان کی نانی ریطہ بنت صخر بن عامر حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ ہیں۔
بدر میں حاضر تھے ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۲- عیاض بن زہیر بن ابو شداد القرشی الفہری رضؓ

ابو سعید کنیت مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کا نسب یہ ہے عیاض بن زہیر بن ابو شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
یہ عیاض بن غنم کے چچا ہیں اور ابن غنم کے کارنامے فتوحات شام میں بہت مشہور ہیں۔
عیاض بن زہیر کا انتقال ۳۰ھ کو شام میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۳- قدامہ بن مظعون القرشی الجمحی رضؓ

قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابو عمرو کنیت کرتے تھے۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں اپنے برادران عثمان و عبداللہ کی معیت میں ہجرت کی تھی۔
ام المومنین حفصہ و عبداللہ بن عمر کے ماموں بھی یہی ہیں ان کی ماں بھی بنو جمح میں سے تھی۔
بدر اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے۔
ان کی بہن حضرت عمر کے گھر میں اور حضرت عمر کی بہن صفیہ بنت الخطاب ان کے گھر میں تھی۔
عمر فاروق نے انکو حاکم بحرین بنا دیا تھا پھر وہاں سے معزول کر کے عثمان بن ابو العاص کو ان کا جانشین بنایا تھا۔ وجہ معزول یہ بیان کی جاتی ہے کہ جارود سید قبیلہ عبد القیس نے عمر فاروق سے

آکر عرض کیا کہ قدامہ نے شراب پی ہے اور میں نے اس کی اطلاع کا آپ تک پہنچانا فرض شرعی سمجھا ہے فاروق نے پوچھا کوئی آدمی دوسرا گواہ۔ کہا ابو ہریرہ ہیں۔ ابو ہریرہ نے آکر یہ شہادت دی کہ میں نے اُسے پیتے نہیں دیکھا میں نے اُسے نشہ میں دیکھا اور وہ قے کر رہا تھا۔ فرمایا تم تو گہرے لفظوں میں شہادت دیتے ہو بعد ازاں قدامہ کو حاضری کا حکم دیا گیا۔ قدامہ آگئے تو جارود نے کہا کہ اسپر حد جاری کیجائے فاروق نے فرمایا تم مدعی ہو یا گواہ ہو۔ جارود نے کہا گواہ ہوں۔ فرمایا تم اپنی گواہی دے چکے۔ جارود چپ کر گیا۔ اگلے روز جارود نے پھر کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے عمر فاروق نے کہا کہ تم مدعی معلوم ہوتے ہو اور گواہ ایک رہجاتا ہے جارود نے کہا کہ میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ عمر نے کہا زبان بند کرو۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ جارود بولا بخدا یہ تو ٹھیک نہیں کہ آپکا ابن العم تو شراب پیئے اور شامت ہماری آئے۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر آپکو ہماری شہادت میں شک ہے تو دختر ولید سے یعنی اہلیۃ قدامہ سے دریافت کر لیجیے۔ حضرت عمر نے ہند بنت الولید کے پاس معتبر شخص کو بھیجا اور قسم دیکر دریافت کیا اُس نے شوہر کے خلاف شہادت دیدی۔

اب فاروق نے قدامہ سے کہا کہ تم پر حد جاری کی جائیگی قدامہ بولے اچھا۔ اگر یہی بات ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں نے شراب پی تب بھی مجھ پر حد نہیں لگائی جاسکتی فاروق نے پوچھا کیوں؟ قدامہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ فاروق نے کہا کہ تم نے اس کے معنے میں غلطی کھائی ہے اگر تو تقوی اختیار کرتا تو حرام شے سے پرہیز کرتا۔

بعد ازاں عمر فاروق نے شوریٰ کیا اور دریافت کیا کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں اُن کی رائے کیا ہے سب نے کہا کہ جب تک وہ بیمار ہے اُسپر حد نہ لگنی چاہیئے۔

حضرت عمر چند روز خاموش رہے پھر عمر نے شوریٰ میں پوچھا اور لوگوں نے کہا کہ ابھی اُسے درد کی شکایت ہے حد نہ چاہیئے حضرت عمر نے فرمایا اگر وہ کوڑے کھاتا ہوا خدا سے جا ملے تو مجھے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں خدا کے سامنے حاضر ہوں اور اُسکی جوابدہی میری گردن پر ہو۔ اچھا کوڑہ لاؤ۔ پورا۔ پورا۔ بعد ازاں قدامہ کو حد لگائی گئی۔ قدامہ نے اُس روز سے فاروق کے ساتھ بولنا چھوڑ دیا۔

بعد ازاں حضرت عمر حج کو گئے قدامہ بھی ساتھ تھے حضرت عمر خواب سے اُٹھے تو کہا قدامہ کو لاؤ مجھے اس خواب میں کہا گیا ہے کہ قدامہ سے صلح کر لو۔ قدامہ کو بلوایا اور بات چیت کیگئی اور بالآخر صفائی ہو گئی۔

قدامہ ۳۶ھ کو بعمر ۶۰ سال فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۴- کثیر بن عمرو السلمی رضؓ

یہ حلفاء بنو اسد میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ بدر میں کثیر بن عمرو اور ان کے دونوں بھائی مالک بن عمرو۔ اور ثقیف بن عمرو بھی شریک ہوئے تھے۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ کثیر کا نام صرف ایک ہی روایت میں آیا ہے اور ممکن ہے کہ کثیر ہی کا لقب ثقب ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶۵- کناز بن حصین ابو مرثد الغنوی رضؓ

ان کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضر میں شامل ہو جاتا ہے۔

کناز اور ان کے فرزند مرثد دونوں بدری ہیں اور ابو مرثد امیر حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف ہیں اور کبار صحابہ میں سے ہیں۔

مرثد یوم الرجیع کو شہید ہوئے اور ان کے والد ابو مرثد نے ۱۲ھ کو خلافت ابو بکر میں بعمر ۶۶ سال انتقال کیا۔ مواخات میں یہ عبادہ بن صامت کے بھائی تھے ان کے پوتے انیس بن مرثد بھی صحابی ہیں رضؓ

۶۶- مالک بن امیہ بن عمرو السلمی رضؓ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶۷- مالک بن ابو خولی الجعفی رضؓ

مالک بن ابو خولی بن عمر بن خلیفہ بن حارث معاویہ بن عوف بن سعد بن جعف (من مذحج) یہ بنو عدی بن کعب کے حلیف ہیں۔

بدر میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی خولی بن ابو خولی بھی بدری ہیں رضی اللہ عنہ۔

۶۸- مالک بن عمرو السلمی رضؓ

یہ بنو عبد شمس کے حلیف ہیں بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی ثقف بن عمرو اور مدلج بن عمرو بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

۶۹- مالک بن عمیلہ بن السباق رضؓ

یہ بنو عبدالدار میں سے ہیں امام موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں شمار کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۰- محرز بن نضلہ الاسدی رضؓ

محرز بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد۔
یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔ بنو عبدشمس کے حلیف تھے۔ بنو عبدالاشہل انکو اپنا حلیف بتایا کرتے تھے۔ بدر۔ احد۔ خندق میں حاضر تھے غزوہ ذی قرد ۶ھ میں انہوں نے بڑے کارنامے دکھلاتے اور مسعدہ بن حکم کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔ ان کا لقب اخرم ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۱- مدلاج بن عمرو السلمی رضؓ

مدلاج (یا مدلج) بنو عبدشمس کے حلیف ہیں۔ بدر میں معہ برادران خود مالک بن عمرو و ثقیف بن عمرو حاضر تھے۔ بدر کے علاوہ مدلاج دیگر مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی حاضر تھے ۵۰ھ میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ

۷۲- مرثد بن ابو مرثد الغنوی رضؓ

مرثد بن ابو مرثد (کناز) بن حصین ان کا نسب غیلان بن مضر تک جا ملتا ہے۔
مرثد مواخات میں اوس بن صامت کے بھائی تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ واقعہ رجیع ۳ھ میں شہید ہوئے اس واقعہ کی بھی ابتدا یوں ہوئی کہ عضل اور قارہ اور لحیان کے اشخاص نے سرور عالم سے التماس کی کہ ہمارے قبائل کی تعلیم اور تبلیغ کیلئے چند اہل علم کو مامور فرمایا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کو جس میں مرثد اور عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی اور خالد بن بکیر اور زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق شامل تھے مامور فرما دیا۔ مرثد یا بقول بعض عاصم ان کے سردار تھے جب یہ صحابہ اور یہ غدار لوگ ہذیل کے علاقہ میں پہنچ گئے تو انہوں نے ہذیل سے جمعیت حاصل کرکے صحابہ پر حملہ کر دیا مرثد و عاصم و خالد تو مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے اور خبیب و زید و عبداللہ اسیر ہوئے۔ عبداللہ راہ میں سے بھاگ گئے اور بالآخر کفار کے پتھراؤ سے شہید ہوئے اور خبیبؓ و زیدؓ پھانسی پر لٹکائے گئے۔

حضرت مرثد بڑے بہادر پہلوان تھے انکی عادت تھی کہ مدینہ منوّرہ سے چھپ چھپا کر آتے اور اُن مسلمان اسیروں میں سے جن کو کفار نے صرف جرم اسلام میں قید کیا ہوا تھا۔ ایک قیدی کو جیل سے نکال کر لیجاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ مکہ میں اسی غرض سے آئے ان کو راستہ میں عناق مل گئی۔ یہ ایک بدچلن عورت تھی اور قبل از اسلام اس کے تعلقات مرثدؓ کے ساتھ بہت گہرے رہے تھے۔

ان کو دیکھ کر پہچان گئی۔ بولی مرثد ہوا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ بولی خوب۔ میرے ساتھ چلو۔ وہیں رات کو آرام کرنا۔ مرثد نے کہا عناق تو کس خیال میں ہے میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے۔ یہ جواب سنتے ہی عورت کے تیور بدل گئے۔ لگی چلانے۔ لوگو آؤ۔ تمہارا ملزم موجود ہے۔ جو قیدیوں کو نکال لے جایا کرتا ہے۔ یہ سن کر آٹھ آدمی ان کے پیچھے بھاگے۔ یہ ایک غار میں جا چھپے دشمن بھی وہاں تک پہنچ گیا مگر وہ اُن کو نہ دیکھ سکے وہ واپس چلے گئے تو یہ کچھ عرصہ ستا کر پھر مکہ میں گئے اور بھاری بھر کم قیدی کو جیل سے اپنے کندھے پر اُٹھا کر نکال لائے اور بخیریت تمام مدینہ منوّرہ پہنچ گئے۔

ان کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منوّرہ پہنچکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی کہ میں عناق سے نکاح کر لوں اُس وقت تو حضور نے جواب نہ دیا مگر بعد میں آیت اتری اَلزَّانِی لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم اُس سے نکاح نہ کرنا۔

اس قصہ میں اُن لوگوں کیلئے سخت عبرت ہے جو غیر عورتوں کی محبت کا یقین کر لیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ غیر عورت کی چاہت اور لگاوٹ اُسیوقت تک رہتی ہے جبتک اُسے یہ گمان ہتا ہے کہ وہ اس مرد سے عیش کریگی جہاں عورت کو یہ پتہ لگ جاوے کہ اب وہ اس کام سے دور رہے گا۔ اُس وقت عورت کی ساری محبت فوراً ہی غصہ اور انتقام اور کینہ کشی سے مبدل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بھی یہی بات سکھلائی ہے۔ کہاں تو امراۃ العزیز کی وہ شیفتگی وہ عشق۔ اور کہاں حضرت یوسف کو پاکباز معلوم کر لینے کے بعد یہ نفرت کہ شوہر کو کہہ کر اُن کو جیل میں بھجوایا اور پھر کبھی بات بھی نہ پوچھی۔ فقط۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۴۔ مسعود بن الربیع القاریؓ

ان کے والد کا نام ربیع اور ربیعہ بیان کیا گیا ہے ان کو قاری اس لئے کہتے ہیں کہ بنو قارہ میں سے تھے یہ قبیلہ خزیمہ بن مدرکہ کی شاخ ہے یہ اُس وقت اسلام لائے کہ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دار الارقم میں خفیہ تعلیم کا آغاز فرمایا تھا۔ مواخات میں یہ عبید بن تیہان کے بھائی بنے۔

سنہ ۳ھ کو بعمر زائد از ساٹھ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۴۔ سیّدنا مصعب بن عمیر القرشی العبدری رضؓ

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن مناف بن عبدالدار بن قصی۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں قصی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

نوجوانان مکہؐ میں حضرت مصعب جوانی و رعنائی۔ خوش پوشی و ناز پروردگی میں مشہور تھے ماں باپ کے لاڈلے تھے۔ ماں کو ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ مکہ بھر میں انہی کا لباس سب سے قیمتی ہو اور ان ہی کا عطر سب سے زیادہ خوشبودار ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَارَاَیْتُ بِمَکَّۃَ اَحْسَنَ لُمَّۃً وَلَا اَرَقَّ حُلَّۃً وَلَا اَنْعَمَ نِعْمَۃً مِنْ مُصْعَبَ بْنِ عُمَیْرٍ۔

انکا اسلام دار ارقم میں ہوا ماں باپ کے خوف سے اظہار اسلام نہ کرتے تھے آخر ایک روز عثمان بن طلحہ نے ان کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انہوں نے قوم کو ان کا مسلمان ہونا بتادیا۔ ماں باپ اور قوم سب بگڑ گئی ان کو قید کر دیا۔ ان کو موقعہ ملا۔ تو زندان سے نکلے اور حبشہ کے مہاجرین اولی میں شامل ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد پھر مکہ معظمہ میں واپس آگئے۔

عقبہ ثانیہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ جاکر تعلیم قرآن اور تدریس دین کیلئے مامور فرمایا۔ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ انہی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے بنو عبدالاشہل کا سارا قبیلہ انہی کے ہاتھ پر اسلام لایا مدینہ منورہ میں گھر گھر اسلام پہنچ گیا اور ہر طرف سے قرآن کریم کی آواز آنے لگی۔

جنگ بدر میں اسلام کا نشان اعظم انہی کے ہاتھ میں تھا جنگ احد کے نشان بردار بھی یہی تھے ان کی شہادت کے بعد یہ نشان علی مرتضےٰ نے سنبھالا تھا۔

ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی اور مدینہ منورہ میں القاری المقری کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے بزرگ ترین صحابہ اور فاضل ترین صحابہ میں انکا شمار ہوتا ہے۔

شہادت غزوہ احد میں ہوئی اس وقت انکی عمر پورے چالیس سال کی تھی یا کچھ زیادہ تکفین کے وقت ان پر ایک لنگی سیاہ سفید دھاریوں والی ڈالی گئی۔ وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تھے تو پاؤں ننگے رہ جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر پر کپڑا اور قدموں پر گھاس ڈال دو۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنکی شان میں رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ نازل ہوئی۔ ان کے زہد

و ورع کو صحابہ ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۵۔ معتب بن حمراء الخزاعی السلولیؓ

معتب بن عوف بن عمر بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بنو مخزوم کے حلیف ہیں۔ ابو عوف کنیت تھی یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔

مواخات میں یہ ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بھائی تھے بدر میں حاضر ہوئے بوقت انتقال ۷۸ سال کی عمر تھی طبری نے سنہ وفات ۵۷ھ بتایا ہے رضی اللہ عنہ۔

۷۶۔ معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ القرشیؓ

معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر القرشی الفہری۔ بدر میں حاضر تھے ۳۰ھ میں وفات پائی بعض نے انکا نام بجائے معمر کے عمر تجویز کیا ہے رضی اللہ عنہ

۷۷۔ مہجع بن صالح المہاجرؓ

مہجع بن صالح یمن کے باشندے ہیں یا بقول ابن ہشام قوم عک سے ہیں پکڑے گئے اور غلام بنا کر فروخت کئے گئے۔ عمر فاروق نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا تھا۔

جنگ بدر کے دن مسلمانوں میں سے پہلے شہید یہی ہیں تیر کی زد سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۷۸۔ واقد بن عبد اللہ تمیمی الیربوعیؓ

یہ خطاب بن نفیل کے حلیف تھے قدیم الاسلام ہیں۔ اسوقت اسلام لائے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم میں تعلیم و تبلیغ شروع نہ فرمائی تھی۔

سلسلہ مواخات میں بشر بن براء بن معرور انصاری ان کے بھائی تھے۔

واقد اس سریہ میں شامل تھے جو امیر المومنین عبد اللہ بن جحش کی ماتحتی میں بھیجا گیا تھا۔

عمرو بن الحضرمی کے قاتل بھی یہی ہیں۔ قریش نے قتل حضرمی پر اس لئے احتجاج کیا تھا کہ اس روز یکم رجب تھی اور رجب کا احترام مسلمان بھی کرتے ہیں۔ اسی واقعہ کی نسبت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (الآیۃ) کا نزول ہوا تھا۔

حضرمی پہلا شخص تھا جو مشرکین میں سے قتل کیا گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت ادا کی تھی اس بارہ میں عمر فاروق کا شعر ہے۔

لَقِیْنَا مِنِ ابْنِ الحَضْرَمِیِّ رِمَاحَنَا ۔۔۔ بِنَخْلَۃٍ لَمَّا اَوْقَدَ الحَرْبَ وَاقِدُ

واقد رضی اللہ عنہ بدر و اُحد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی رہے ہے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۹۔ وہب بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خزیمہ میں سے ہیں عکاشہ بن محصن کے بڑے بھائی ہیں بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ اپنی کنیت ابوسنان الاسدی سے معروف ہیں۔ بالاتفاق مسلم ہے کہ بیعت الرضوان میں سب سے پیشتر ابتداً انہوں نے کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس بات کی بیعت کرتے ہو۔ عرض کیا جس بات کی بیعت حضور کو مطلوب ہے۔ ۴۰ سال کی عمر تھی جب انہوں نے دنیائے ناپائدار کو ترک فرمایا۔ اس وقت محاصرہ بنی قریظہ جاری تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

۸۰۔ وہب بن ابی سرح القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

وہب بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن القریش۔
بدر میں معہ برادر خود عمرو بن ابی سرح حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۸۱۔ وہب بن سعد بن ابی سرح القرشی رضی اللہ عنہ

وہب بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن جبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر میں موجود تھے جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ مواخات میں یہ اور سوید بن عمرو بھائی بھائی تھے۔ دونوں ہی موتہ کے دن شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۲۔ ھلال بن ابی خولی رضی اللہ عنہ

ہلال بن ابی خولی (عمرو) بن زہیر بن خیثمہ الجعفی۔ یہ خطاب بن نفیل کے حلیف ہیں بدر میں حاضر تھے۔

ان کے دو بھائی خولی اور عبیداللہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ

یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ

بن رباب بن یعمر۔ یہ قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے ان کا نام اُرید بن رقیش لکھا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہ

ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی العبشمی

ان کا نام مہشم یا ھشیم یا ہاشم بیان کیا گیا ہے۔ لانبا قد۔ خوبرو۔ احول اثعل تھے۔ اثعل اُسے کہتے ہیں جس کے دانت کی جڑ میں دوسرا دانت نکلا ہوا ہو۔

فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں داخل نہ ہوئے تھے کہ یہ اسلام لا چکے تھے۔ اوّل ہجرت حبشہ کی پھر مکہ میں آئے۔ پھر مکہ سے ہجرت مدینہ کی۔ ان کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو نے ہجرت حبشہ میں ساتھ دیا تھا۔

بدر۔ احد۔ خندق۔ حدیبیہ غرض جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ جنگ یمامہ میں بعمر ۵۳ سال شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

ابو سبرہ قرشی العامری رضی اللہ عنہ

ابو سبرہ بن ابو رہم بن عبد العزیٰ بن ابو قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ یہ اُم کلثوم بنت سہیل بن عمرو کے شوہر ہیں ان کی والدہ برہ بنت عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ بدر و اُحد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

خلافت عثمان میں انہوں نے انتقال کیا۔

مواخات میں مسلمہ بن سلامت بن انس انصاری ان کے بھائی تھے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ فارسی النسل ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خریدا اور آزاد کر دیا۔ ان کا نام سلیم تھا۔

بدری ہیں جملہ دیگر مشاہد میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو واقد اللیثی رض

بنولیث بن بکر بن عبد مناۃ میں سے ہیں۔ حارث نام ہے قدیم الاسلام ہیں۔

بدر میں حاضر تھے اور یوم الفتح کو بنولیث وحمزہ وسعد بن بکر کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا ۷۵ سال کی عمر میں ۶۸ھ کو مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الانصار

۱- ابیؓ بن ثابت الانصاریؓ

یہ حسان بن ثابت کے بھائی یا برادر زادہ ہیں۔ ابوالشیخ کنیت ہے۔ بدر میں شامل ہوئے اور بیر معونہ کے غزوہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲- ابیؓ بن کعبؓ

ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار (وہو تیم اللات) بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج الاکبر۔ الانصاری المعاوی۔

بنو معاویہ بنو جدیلہ کے نام سے معروف ہیں۔ فجات جدیلہ معاویہ کی اہلیہ تھی۔ تیم لات کو نجار اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک چہرہ پر تیشہ مار کر اُس کا گوشت چھیل دیا تھا۔

ابی بن کعب عقبہ کی ہجرت ثانیہ سے مشرف ہوئے تھے اور پھر بدر و دیگر مشاہد میں بھی حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سب سے بڑا قاری فرمایا ہے۔

ایک بار سرورِ عالم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں ابی نے عرض کیا میرا نام بھی اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ یہ سُن کر وہ رونے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بیّنہ پڑھ کر سُنائی۔

ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کو فرمایا تھا لیھنک العلم تجھے علم مبارک ہو۔ یہ کاتب وحی بھی تھے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیشتر خدمت کتابت وحی انہی کے سپرد تھی۔

عمر فاروق نے جب تراویح کی جماعت قائم فرمائی تو انہی کو امام تراویح مقرر فرمایا تھا۔ یہ بیس یوم تک تراویح پڑھایا کرتے اور عشرہ آخر میں نہ پڑھاتے۔

ان کا انتقال ۱۹یا ۲۰ھ کو خلافتِ فاروقی میں ہوا۔ بعض نے خلافتِ عثمانی میں انتقال کا ہونا بھی تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

کتب احادیث میں ان سے ۱۶۴ مرویات پائی جاتی ہیں۔ جن سے متفق علیہ ۳۔ صرف صحیح بخاری میں ۳ صرف صحیح مسلم میں ۷ ہیں۔

۳- اسعد بن یزید بن فاکہہؓ

بن یزید بن خالدہ بن زریق بن عبد حارثہ الانصاری الزرقی۔
موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے مگر کتاب ابن اسحٰق میں ان کا نام درج نہیں رضی اللہ عنہ

۴- اسید بن حضیر بن سماکؓ

بن سہیک بن رافع بن امراء القیس، بن زید بن عبد الاشہل الانصاری الاشہلی۔
ان کی مشہور کنیت ابو یحییٰ ہے۔ اسلام میں سعد بن معاذ سے بھی پیشتر داخل ہوئے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے۔ بیعت عقبہ ثانیہ سے مشرف ہوئے۔ بدر، احد جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے اصرف ابن اسحٰق نے ان کا نام بدریین میں درج نہیں کیا۔
احد میں سات زخم ان کے جسم پر تھے یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو احد میں ثابت القدم رہے۔
یہ عاقل کامل صاحب فہم ورائے مسلّمہ تھے۔
مواخات میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ قرآن مجید نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ روائت صحیحہ میں ہے کہ ملائکہ ان کی قرأت کی سماعت کے لئے اُترے۔
۲۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ امیرالمومنین عمر فاروق کو انہوں نے اپنا وصی بنایا تھا۔ فاروق نے ان کی وفات کے بعد معلوم کیا کہ چار ہزار دینار کا قرض چھوڑ گئے ہیں۔ فاروق نے ان کا نخلستان چار سال کے لئے چار ہزار میں فروخت کر دیا اور اس طرح قرض پورا چکا دیا۔ رضی اللہ عنہ۔

۵- اسیر بن عمرو الانصاری البخاریؓ

بنو عدی بن النجار میں سے ہیں۔ ابو سلیط کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عمرو بھی ابو خارجہ کنیت سے معروف ہیں
بدر اور مشاہد مابعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے۔ ان کی والدہ برّہ ہیں۔ جو کعب بن عجرۃ العلوی کی بہن ہیں۔
ابو سلیط کے فرزند عبد اللہ نے ان سے روائت کی ہے
رضی اللہ عنہ

۶۔ انس بن مالک بن نضرؓ

بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثۃ الانصاری الخزرجی البخاری

ان کی کنیت ابو حمزہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہ دس سال کے تھے ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان الانصاریہ نے ان کو حضور میں پیش کیا کہ یہ حضورؐ کی خدمت کیا کریگا۔ چنانچہ دس سال تک برابر خدمت نبوی میں شب و روز حاضر رہے سفر و حضر میں کبھی علیحدہ نہیں ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی تھی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ مَالاً وَّوَلَدًا وَّبَارِکْ لَہٗ الٰہی اسے مال و اولاد دے اور برکت عطا فرما۔

کہتے ہیں کہ ان کی پشت سے ۸۰ فرزند اور دو دختران حفصہ وام عمرو پیدا ہوئیں۔ آخر عمر میں بصرہ میں جا آباد ہوئے وہیں ۹۲ھ یا ۹۳ھ کو وفات پائی۔ اس حساب سے ان کی عمر ۱۰۲ یا ۱۰۳ سال کی ہوتی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

ان سے کسی نے پوچھا کہ انس تم بدر میں شامل تھے انہوں نے کہا تیری ماں مرے میں حضور کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا۔

دواوین حدیث میں ان سے ۲۲۸۶ مرویات موجود ہیں۔ ازاں جملہ ۱۶۸ متفق علیہ ۸۳۔ صرف صحیح بخاری میں ۷۱ صرف مسلم میں موجود ہیں۔

۷۔ انس بن معاذ بن انس بن قیسؓ

بن علید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری۔ سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں حاضر تھے اور واقعہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔

واقدی اس بیان میں منفرد ہیں کہ وہ انس بن معاذ بدر واحد و خندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی تھے اور خلافت عثمانی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

۸۔ انیس بن قتادہؓ

بن ربیعہ بن خالد بن حارث بن علید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری

بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ خنساء بنت خذام الاسدیہ کے شوہر یہی تھے رضی اللہ عنہ،

۹۔ انسہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو مسروح کُنیت بمقام سراۃ پیدا ہوئے جب حضور رونق افروز مجلس ہوتے اُس وقت دربانی کی خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ خلافت ابوبکر صدیق میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ،

۱۰۔ اوس بن ثابت الانصاری رضؓ

اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجّار۔ حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بھائی ہیں۔ عقبہ و بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۱۱۔ اوس بن خولی بن عبد اللہ رضؓ

بن حارث بن علبید بن مالک بن سالم الحبلی الانصاری الخزرجی

بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد نبوی میں برابر حاضر رہے۔ مواخات میں یہ شجاع بن وہب الاسدی کے بھائی ہیں۔ انصار میں سے غسل نبوی میں شریک ہونے کی فضیلت انہیں کو حاصل ہوئی۔ یہ اسطرح ہوا کہ انصار بوقت غسل جمع ہوگئے۔ اندر سے دروازہ بند تھا۔ انہوں نے شور کرنا شروع کیا کہ ہم آنحضرت کے ننھیال میں سے ہیں ہم کو ضرور شریک کرو۔ کہا گیا کہ تم اپنے میں سے ایک کو منتخب کرلو۔ چنانچہ اوس بن خولی پر انصار نے اتفاق کرلیا اور یہی بزرگ تدفین مبارک میں برابر شامل رہے۔ ان کا انتقال مدینہ میں خلافتِ عثمانی میں ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

۱۲۔ اوس بن صامت الانصاری

اوس بن صامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف بن الخزرج۔ بدر، احد اور جملہ مشاہد میں بمعیّت رسول پاک حاضر ہوتے رہے۔ امیر المومنین عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔

یہ وُہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور پھر قبل از کفارہ ہمبستری کرلی تھی اور نبی صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ ۶۰ مساکین کو ۱۵ صاع جو تقسیم کریں۔ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں اور مندرجہ ذیل شعر انہی کا ہے ؎

انا ابن مزیقیا عمرو وجدے ابوہ عامرٌ ماء السماء

۱۳۔ ایاس بن ودقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

۱۴۔ بشر بن براء بن معرور الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر۔ احد۔ خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں۔ بمقام خیبر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر تھے جب یہودیہ کا مسموم گوشت پیش ہوا۔ انہوں نے اس میں سے لقمہ کھا لیا۔ اور زہر سے شہید ہو گئے ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزہ مجھے بھی خراب معلوم ہوا تھا۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لقمہ اگلنا ادب کے خلاف سمجھا۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ساعدہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔

ان کے والد بزرگوار براء بن معرور نقبائے محمدیہ میں سے ہیں عقبہ اولی کو بیعت کا شرف حاصل کیا تھا یہ پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے کعبہ کو سمت نماز ٹھیرایا تھا اور یہ پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے قبلہ رخ لحد میں آرام کیا تھا۔ ان کا انتقال قدوم نبوی سے پیشتر مدینہ منورہ میں ہو گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۵۔ بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

بن خلاص بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج الانصاری ابو نعمان کنیت تھی۔ عقبہ۔ بدر میں حاضر تھے۔ سماک بن سعد ان کے بھائی ہیں۔ وہ بھی بدری ہیں بشیر، احد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے تھے۔

یوم سقیفہ کو ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر انصار میں سے سب سے پہلی بیعت کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ جنگ عین التمر میں زیر سیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرگرم پیکار تھے کہ جاں بجہاں آفریں سپرد فرمائی۔ یہ واقعہ خلافت صدیقیہ کا ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶- ثابت بن اخزمؓ

بن ثعلبہ بن عدی بن العجلان البلوی ثم الانصاری

انصار کے حلیف ہیں۔ بدر اور جملہ مشاہد میں داد شجاعت دینے والے۔ جنگ موتہ میں جب سردار سوم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو چکے تو نشان قیادت ان کو سپرد کر دیا۔ انہوں نے یہ نشان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ آپ مجھ سے بڑھ کر ماہر جنگ ہیں ان کا انتقال سنہ ۱۲ھ میں ہوا۔ طلیحہ بن خویلد اسدی نے ایام ردۃ میں ان کو قتل کیا۔ بعد ازاں طلیحہ بھی داخل اسلام ہو گئے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۷- ثابت بن جذع (ثعلبہؓ)

بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری

عقبہ میں حاضر ہوئے بدر اور جملہ مشاہد میں جوہر مردانگی دکھلائے۔ غزوہ طائف میں شہادت کا شرف حاصل کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۸- ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء الانصاریؓ

بنو مالک بن النجار میں سے ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے بعض نے ان کا شمار شہدائے بیر معونہ میں کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثابت بن عامر بن زید الانصاریؓ

بدر میں حاضر تھے رضی اللہ عنہ۔

ثابت بن عبید الانصاریؓ

بدر میں حاضر تھے اور صفین میں علی مرتضیٰ کی جانب موجود۔ اسی جگہ شہادت یاب ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

ثابت بن عمرو بن زید بن عدیؓ

بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری۔
بدر میں اور احد میں شریک ہوئے۔ بعض نے کہا احد میں شہید ہوئے موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر و [illegible]
بتایا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو موسیٰ بن عقبہ کے نزدیک شہید ہوئے [illegible]

۲۲- **ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری**

جو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۲۳- **ثعلبہ بن حاطب بن عمرو**

بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر و احد میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت مال کے متعلق دعا کرنے کی بابت
التماس کی تھی حضور نے فرمایا قلیل تؤدی شکرہ یا ثعلبۃ خیر من کثیر لا تطیقہ۔
اے ثعلبہ وہ تھوڑا مال جس کا شکرانہ ادا کیا جا سکے اُس زیادہ مال سے بہتر ہے جسے سنبھال نہ سکو جس
کا شکر ادا نہ کر سکو۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۴- **ثعلبہ بن عمرو بن عامرؓ**

بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن مبذول (سدن) بن مالک بن نجار الانصاری۔
بدر۔ احد خندق اور دیگر جملہ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہتے تھے
اُنہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر بیان کیا۔ کہ اُس نے فلاں لوگوں
کا اونٹ سرقہ کیا ہے اس پر وہ لوگ بھی طلب ہوتے۔ اثبات جرم کے بعد مجرم کا ہاتھ کاٹا گیا۔ ہاتھ
کٹ جانے کے بعد مجرم بولا الحمد للہ الذی طہرنی منك اللہ کا شکر ہے جس نے جسم کا یہ
ناپاک حصہ مجھ سے علیحدہ کر دیا۔
ان کے سال وفات میں اختلاف ہے غالباً جسر ابو عبیدہ کے جنگ میں بعہد خلافت فاروقی شہادت یاب ہوئے رضؓ

۲۵- **ثعلبہ بن غنمہ بن عدیؓ**

بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری۔

یہ بھی اُن بزرگ ستّر انصار میں سے ہیں۔ جنہوں نے عقبہ پر آخری بیعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر کی تھی۔

یہ اُن بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے بنو سلمہ کے بتوں کو توڑا پھوڑا تھا معاذ بن جبل اور عبداللہ بن انیس اس سُنت ابراہیمی میں ان کے شریک کار تھے۔ یوم خندق کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۶- جابر بن عبداللہ بن رباب رضؓ

بن نعمان بن سنان علید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔

یہ انصار میں پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ سے بھی ایک سال پیشتر اسلام قبول کر لیا تھا صحابی ابن صحابی ہیں۔ بدر۔ احد۔ خندق اور جملہ مشاہد مصطفوی میں بالالتزام حاضر ہوتے رہے رضی اللہ عنہ دواوین احادیث میں ان سے ۵۴۰ مرویات موجود ہیں۔ از انجملہ متفق علیہ ۶۰ صرف صحیح بخاری میں ۲۶ صرف صحیح مسلم میں ۱۲۶ ہیں۔

۲۷- جابر بن عتیک الانصاری المعاوی الاوسی رضؓ

یہ قبیلہ بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ بدر میں اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی ہے۔ عام الفتح کو بنو معاویہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

حارث بن عتیک ان کے بھائی ہیں اور وہ بھی صحابی ہیں ۶۱ھ کو بعمر ۷۱ سال انتقال کیا ابو عبداللہ کنیت تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۸- حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

یہ بخاری و انصاری ہیں جنگ بدر ہی میں شہید ہوئے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھیرے بھائی ہیں بوقت شہادت نوجوان ہی تھے لشکر کا پہرہ دے رہے تھے پانی پینے لگے۔ کہ دشمن کا تیر حلق پر آ لگا گر گئے۔ اُنکی والدہ نے عرض کیا کہ حضور جانتے ہیں حارثہ کی منزلت میرے دل میں کیا تھی اگر وہ جنت میں گیا ہے تو میں صبر کرونگی اور اگر نہیں تو حضور ہی دیکھ لیں گے کہ میں کیا کچھ کرتی ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت صرف ایک تو نہیں۔ جنان بہت ہیں اور حارثہ جنت الفردوس میں ہے۔

بدر کے دن انصار میں یہ سب سے پہلے شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۹- خبیب بن عدی الانصاری رضؓ

قبیلہ بنو جحجبی سے تھے بدر میں حاضر ہوئے اور ۳ھ کو سریہ رجیع میں کفار نے دھوکہ دیکر ان کو اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو گرفتار کر لیا۔

جنگ بدر میں حضرت خبیبؓ نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ اس لئے اسیری کے بعد عقبہ بن حارث نے ان کو خرید لیا۔ اور مقتول باپ کا انتقام لینے کیلئے ارادہ کر لیا گیا کہ اُن کو قتل کیا جائے۔ جنگ بدر میں جن خاندانوں کے لوگ قتل ہوئے تھے وہ سب حضرت خبیبؓ کے قتل کو ایک بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔

پہلے ان کو چند روز تک قید رکھا گیا۔ عقبہ کی عورت پر اُنکی اعلیٰ سیرت کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بایام قید انکو آرام سے رکھا کرتی تھی۔ اُسی کا بیان ہے کہ خبیبؓ کا سا نیک قیدی میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔ اُس کے پاس انگوروں کے خوشے ہم دیکھا کرتے تھے۔ حالانکہ مکہ میں اُن دنوں انگور کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

قتل کے دن کفار اُن کو حرم مکہ سے باہر لیگئے اور میدان تنعیم میں لے جا کر بماہ صفر ۴ھ اُن کو پہلے قتل کیا اور پھر صلیب پر لٹکا دیا ان کا لاشہ برابر لٹکتا رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ الضمری کو مامور فرمایا کہ لاش اُتار لائیں اُن کا بیان ہے کہ میں نے لکڑی پر چڑھ کر لاش کو نیچے گرایا جب خود نیچے اترا تو لاش موجود نہ تھی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کیلئے اُسے سنت ٹھیرا دیا۔

جو اشعار انہوں نے پھانسی کے نیچے جا کر فی البدیہہ تصنیف کئے تھے وہ کتاب رحمۃ للعالمین میں درج ہیں ان اشعار سے انکی شیر دلی اور قوت ایمانیہ اور استقلال طبع کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ اشعار بالا میں سے یہ دو شعر نہایت مشہور ہیں۔

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِیْ

وَ ذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَ اِنْ یَّشَاءْ ... یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

جب میں مسلمان ہو کر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے قتل کی پرواہ نہیں۔ خدا کی راہ میں گرتا خواہ کسی کروٹ پر ہو ذات آلٰہی کی یہ قدرت میں ہے کہ میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے۔ رضی اللہ عنہ

۳۰- خلاد بن رافع رضؓ

رفاعہ بن رافع کے بھائی ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۱- ربیع بن ایاس رضؓ

بن عمرو بن غنم بن اُمیہ بن لوذان الانصاری۔ خود معہ اپنے بھائی کے حاضرِ بدر تھے رضی اللہ عنہ

۳۲- رفاعہ بن حارث بن رفاعہ رضؓ

بنو عفرا سے ہیں ابن اسحٰق نے ان کا شمار بدریین میں کیا ہے۔ واقدی کو انکار ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔ ابو معاذ کنیت
ابی بن سلول کے نواسہ ہیں جنگ بدر میں معہ اپنے ہر دو برادران خلاد و مالک کے شریک ہوئے۔
احد اور جملہ دیگر جملہ مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی تھے واقعہ جمل و صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کی جانب
تھے امارت معاویہ کے ابتدائی ایام میں وفات پائی۔

یہ ۲۴ حدیثوں کے راوی ہیں جن میں سے صحیح بخاری میں ۳ ہیں۔

۳۴- ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن شہاب و ابن ہشام و خلیفہ نے ان کا نام بشیر لکھا ہے مگر امام احمد و ابن معین و ابن اسحٰق سے ثابت ہے
کہ ان کا نام رفاعہ تھا۔ یہ انصاری اوسی ہیں سلسلہ نسب یہ ہے۔
رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن اُمیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن الاوس۔
عقبہ میں حاضر تھے اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جنگ بدر میں حضور کے ساتھ نکلے تھے۔ راہ ہی
سے حضور نے انکو مدینہ کا نگران مقرر فرما کر واپس کر دیا تھا اور غنیمت میں حصہ عطا فرمایا تھا۔ غزوہ سویق میں بھی
انکو نگرانی مدینہ کا عہدہ دیا گیا تھا۔ احد اور جملہ مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب نبوی رہے۔ غزوہ تبوک میں
پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر ان کو اپنے اس ترک سعادت کا خیال پیدا ہوا تو خود کو مضبوط زنجیر کے ساتھ ستون
مسجد سے بندھوا دیا۔ ان کے بیٹے نماز اور ضروریات بشری کیوقت اُن کو کھول دیتے اور پھر باندھ دیتے
سات دن بھوکے پیاسے اسیطرح کاٹے اسی عرصہ میں شنوائی کم ہوگئی بینائی کو بھی صدمہ پہنچا۔ ایک روز بوجہ
ضعف غش کھا کر گر پڑے آخر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کرلی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو

رہائی بخشی۔ یہ روایت اُس روایت سے زیادہ معتبر و صحیح ہے جس میں بنو قریظہ کے اشارہ کا ذکر کیا گیا ہے قبولیت توبہ کے شکرانہ میں کل مال اور مکان صدقہ کرنا چاہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث مال کافی ہے۔

غزوہ فتح مکہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ امیر المومنین حضرت علی کے ایام خلافت میں انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۵۔ رفاعہ بن عمرو بن زید الخزرجی الانصاری رضؓ

بیعت عقبہ میں داخل اور بدر میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے انکی کنیت ابوالولید ہے مگر یہ ابن ابی الولید کے نام سے اس لئے معروف ہیں کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی رضؓ

۳۶۔ رفاعہ بن عمرو الجہنی رضؓ

ابو معشر کہتے ہیں کہ بدر و احد میں حاضر تھے ابن اسحٰق و واقدی نے ان کے نام کی تصحیح و دیعہ بن عمرو کی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۷۔ زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی العجلانی رضؓ

یہ قبیلہ بلی میں بھی رہے اس لئے بلوی بھی کہتے ہیں پھر بنو عمرو بن عوف کے حلیف بن گئے تھے اس لئے انصاری ہیں۔ ثابت بن اکرم ان کے چچا ہیں۔

موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریین میں شمار کیا ہے جنگ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۸۔ زید بن دثنہ الانصاری البیاضی رضؓ

زید بن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ بدر و احد میں شریک ہوئے اور یوم الرجیع میں خبیب بن عدی کے ساتھ کفار کی قید میں اسیر ہوئے۔ صفوان بن امیہ نے ان کو مکہ میں خرید لیا اور قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۹۔ زید بن سہل الانصاری رضؓ

زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔ الانصاری النجاری
ان کی کنیت ابوطلحہ ہے اور زیادہ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ انس بن مالک کی والدہ ام سلیم بنت ملحان
انہی کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا۔ جہاد کرو خواہ سامان
ہو یا نہو پڑھ کر کہا یا اللہ اس کا مطلب تو معلوم نہیں۔ البتہ جوانی و پیری تو جہاد ہی میں پوری کی ہے۔ پھر اپنی اولاد
سے کہا۔ کہ میں جہاد کو جاؤنگا۔ سامان درست کر دو۔ وہ بولا باوا جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نیز
عہد صدیقی میں نیز عہد فاروقی میں جہاد کر چکے ہو۔ اب آرام کرو۔ بولے نہیں آخر بحری فوج میں داخل ہوئے
اور جہاز ہی پر جان دی انکی لاش کو سات یوم جہاز پر بانتظار جزیرہ رکھا گیا۔ لاش میں ذرا تغیر نہ آیا تھا۔
کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چالیس سال تک متواتر روزے رکھے۔
مدائنی نے سنہ وفات ۵۱ھ تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۰۔ زید بن عاصم المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ بدر میں حاضر۔ غزوہ احد میں خود اور ان کی زوجہ ام عمارہ اور ان کے ہر دو
فرزند حبیب و عبداللہ نبرد آزما ہوئے۔ انکی کنیت بظن غالب ابوحسن لکھی ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہ وعن اہل بیتہ۔

۴۱۔ زید بن المزن بن الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

بدر و احد میں حاضر تھے۔ یوم الرجیع کو خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو
گئے صفوان بن امیہ نے ان کو خریدا اور قتل کیا تھا۔ واقدی نے انکا نام بجائے زید کے یزید لکھا ہے۔
مواخات مہاجرین و انصار میں مسطح بن اثاثہ ان کے بھائی بنائے گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

۴۲۔ زید بن ودیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا صرف بدر میں شامل ہونا تحریر کیا ہے
مگر دیگر مورخین نے ان کو بدر و احد کے حاضرین میں درج کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۳۔ زیاد بن لبید بن ثعلبہ انصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

یہ بنو بیاضہ بن عامر بن زریق سے ہیں۔ ابوعبداللہ کنیت۔ یہ اسلام کے بعد مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آر ہے تھے۔ پھر جب حضور نے ہجرت کی تو انھوں نے بھی ہجرت کی۔ لہذا ان کو مہاجری انصاری کہا جاتا تھا۔ عقبہ۔ بدر۔ احد۔ خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاکم حضر موت مقرر فرمایا تھا۔ آغاز حکومت معاویہ میں انتقال فرمایا رض

۴۴۔ سالم بن عمیر الانصاری رض

سالم بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہؓ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر۔ احد۔ خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ سلطنت معاویہ کے عہد میں وفات پائی یہ اُن بزرگوں میں سے ہیں جو کثرت گریہ کے لئے مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۵۔ سلیع بن قیس بن علیشہ الانصاری الخزرجی رض

بدر میں شامل تھے ان کے بھائی عباد بن قیس بھی بدری ہیں۔ احد میں بھی شامل ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۴۶۔ سراقہ بن عمرو بن عطیۃ الانصاری رض

سراقہ بن عمرو بن عطیہؓ بن خنساء بن بذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار۔ الانصاری۔
بدر احد خندق۔ حدیبیۃ۔ خیبر اور عمرۃ القضاء میں ہمرکاب مصطفوی تھے۔ یوم موتہ کو شہید ہوئے رض

۴۷۔ سفیان بن بشر بن حارث الانصاری الخزرجی رض

ان کے والد کو چند مؤرخین نے بشر (باوشین کیساتھ) اور چند مؤرخین نے نون وسین کیساتھ لکھا ہے۔ بدر و احد میں خدمت نبوی میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۸۔ سراقہ بن کعب الانصاری رض

سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبد العزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔
بدر۔ احد اور دیگر جملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور سلطنت امیر معاویہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

۴۹۔ سعد بن خولی الانصاری رض

یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام آزاد کردہ تھے۔ کوئی ان کو مذحجی۔ کوئی کلبی۔ کوئی فارسی النسل بیان کرتا ہے بدر میں شامل تھے۔ یہیں شہید ہوئے بعض نے ان کی شہادت غزوہ احد کی بیان کی ہے۔ رضؓ

۵۰۔ سعد بن خلیثمہ الانصاری الاوسیؓ

بنو عوف بن عمر میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر پر چلنے کیلئے فرمایا۔ تو ان کے والد نے کہا کہ میں جاؤنگا اور تم گھر پر ٹھیرو۔ سعد بولے باوا جان یہ بہشت کا معاملہ ہے اس لئے مجھے ہی جانے دیجیئے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں مجھے شہادت ضرور نصیب ہو جائیگی۔ آخر قرعہ اندازی ہوئی قرعہ میں بھی ان کا نام نکل آیا۔ خوشی خوشی گئے۔ شہادت پاکر خوشی خوشی جنت کو سدھا سے یہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ابو خلیثمہ یا ابو عبداللہ کنیت کرتے ہیں ان کے والد سال آئندہ جنگ احد میں فائز بہ شہادت ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۵۱۔ سعد بن ربیع الانصاری الخزرجیؓ

سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرالقیس بن مالک لاعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوازدہ نقیبوں میں سے ہیں۔ ایام جاہلیت میں بھی کاتب تھے۔ عقبہ کی بیعت اولیٰ و ثانیہ میں حاضر۔ بدر میں شامل تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کا ذکر ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کی خبر کون لائیگا۔ میں نے دیکھا تھا کہ نیزہ برداروں کا ایک گروہ اُسے گھیرے ہوئے ہے۔ ابی بن کعب خبر لانے کو اُٹھے۔ دیکھا کہ شہیدوں کے ڈھیر میں پڑے ہیں۔ ابھی سانس چلتی ہے اور آنکھ جھپکتی ہے مجھے دیکھ کر کہا۔ کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری خبر کو بھیجا ہے سعد نے کہا حضور سے میرا سلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ مجھے نیزہ کے بارہ زخم آئے ہیں مگر میں نے بھی اپنے حملہ آور کو جانے نہیں دیا۔

قوم کو بھی میرا سلام کہہ دینا اور کہنا۔ اللہ۔ اللہ۔ وہ عہد نہ بھول جائیں جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ میں کیا تھا۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ اگر تم میں سے ایک شخص کی زندگی میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا سی آنچ لگی تو تم اللہ کے سامنے کچھ جواب نہ دے سکو گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے زندگی اور موت اللہ اور رسول کی خیر خواہی میں پوری کر گیا۔

یہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہ عصبہ شرعی ملا۔ ان دو دختروں کو ۲/۳ حصہ ملا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵۲۔ سعد بن زید زرقی الانصاری رض

سعد بن زید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ بدر میں حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۳۔ سعد بن سہل الانصاری رض

سعد بن سہل بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۴۔ سعد بن عبید الانصاری الاوسی رض

سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابوزید ان کی کنیت ہے بدر میں حاضر ہوئے اور ۱۵ھ کو بعمر ۶۴ سال جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

یہ "سعد القاری" کے نام سے معروف ہیں اور ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید کو حفظ کر لیا تھا۔ ان کے فرزند عمیر بن سعد کو فاروق اعظم نے شام کا والی بھی بنا دیا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔

۵۵۔ سعد مولیٰ عتبہ بن غزوان رض

غزوہ بدر میں اپنے مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے رضی اللہ عنہ

۵۶۔ سعد بن عثمان بن خلدہ الانصاری الزرقی رض

سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری

ابو عبادہ کنیت ہے بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ ان تین اشخاص میں سے ہیں جو جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ دوسرا انکا بھائی عقبہ بن عثمان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انکی معافی کو قرآن میں نازل فرمایا رضی اللہ عنہ

۵۷۔ سعد بن معاذ الانصاری سید الاوس رض

سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت

(عمر) بن مالک بن اوس۔
عقبہ اوّل و ثانیہ کے درمیان (سنہ ۱۱ نبوت) کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ بدر۔ احد۔ خندق میں حاضر ہوئے۔ جنگ خندق میں ان کے ایک تیر گھٹنے کی آنکھ پر لگا تھا۔ رگ کٹ گئی۔ جب خون بند کرتے تو ورم ہو جاتا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں لگوا دیا تھا خود تیمارداری فرمایا کرتے۔ جنگ خندق کے بعد بنو قریظہ کا غزوہ شروع ہو گیا۔ انہوں نے دعا مانگی۔ کہ الٰہی جبتک میں بنی قریظہ کا فیصلہ نہ دیکھ لوں۔ اُسوقت تک مجھے موت نہ آئے۔ خون بند ہو گیا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی نہ نکلا۔
اسی اثنا میں بنو قریظہ نے ان کو اپنا حکم تسلیم کر لیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکو حکم مان لیا۔ قبل از اسلام اوس اور بنو قریظہ کا اتحاد تھا۔ اور ان یہودیوں کا یہ خیال تھا۔ کہ اس خاندانی اتحاد کی بنیاد پر سعد بن معاذ ہماری ہی اعانت کریں گے۔
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ یہ کیا۔ کہ جنگ آوروں کو قتل کر دیا جائے اور اُن کی زن و بچہ کو اسیر کر کے اُن کی قیمت سے مسلمانوں کی حالت درست بنائی جائے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ سنکر فرمایا۔ اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰہِ فِیْھِمْ۔ تم نے اُس حکم کے مطابق کہا جو اللہ تعالیٰ کا اُن کے حق میں تھا۔
اس فیصلہ کے بعد پھر زخم سے خون جاری ہو گیا اور اسی عارضہ میں جنگ خندق سے ایک ماہ بعد فائز بہ شہادت ہوئے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد کیلئے عرش الرحمٰن بھی جھوم گیا۔
فرمایا کہ ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے ایسے شامل ہوئے جو کبھی زمین پر نہ اُترے تھے۔
حضرت سعد بڑے کڑیل لانبے جوان تھے مگر جنازہ میں ذرا بوجھ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ کو فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں۔
ایکبار حضرت سعد نے فرمایا کہ میں تو معمولی شخص ہوں۔ لیکن تین باتیں مجھے ضرور حاصل ہیں۔
۱۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرماتے تو مجھے یقین ہو جاتا۔ کہ ٹھیک منجانب اللہ فرما رہے ہیں۔
۲۔ نماز میں اوّل سے آخر تک مجھے کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا۔
۳۔ جب کسی جنازہ کیساتھ جاتا ہوں تو موت اور مرنے والے کے سوا اور کوئی خیال میرے دل میں واپسی تک پیدا نہیں ہوتا۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ یہ خصلتیں انبیاء کی سی ہیں۔
ان کی والدہ کبیشہ بنت رافع بھی صحابیہ ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۵۸۔ سعید بن سہیل الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

سعید بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار
ابن اسحٰق اور ابو معشر نے ان کو بدر و احد میں حاضر ہونیوالا بتلایا ہے ابو معشر ان کی کنیت ہے رضؓ

۵۹۔ سفیان بن بشر رضؓ

انصاری ہیں بدر میں حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ

۶۰۔ سلمہ بن اسلم الانصاری الحارثی رضؓ

سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عدی بن مالک بن اوس
بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔
۱۴ھ کو جسر ابو عبیدہ والی جنگ میں شہید ہوئے۔ عمر بوقت شہادت بعض نے ۳۸ بعض نے ۶۳ سال درج کی ہے۔ جنگ بدر میں سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو انہی نے اسیر کیا تھا رضی اللہ عنہ

۶۱۔ سلمہ بن ثابت بن وقش الانصاری الاشہلی رضؓ

سلمہ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن عبد الاشہل الانصاری الاشہلی۔
بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہادت پائی۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی شہید احد ہیں۔ رضی اللہ عنہم

۶۲۔ سلمہ بن حاطب انصاری رضؓ

سلمہ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید۔
بدر و احد میں حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶۳- سلمہ بن سلامت بن وقش رض

بن زغب بن زعورا بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔

ان کی والدہ سلمیٰ بنت سلمہ بھی انصاریہ حارثیہ ہیں۔ ابوعوف کنیت ہے۔ عقبہ اولیٰ وثانیہ میں حاضر تھے۔

بدر اور مشاہد مابعد میں ہمرکاب مصطفوی رہے۔

فاروق اعظم نے ان کو حاکم یمامہ بھی مقرر کر دیا تھا ستر سال کی عمر میں ۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں

انتقال کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۴- سلیط بن قیس الانصاری رض

سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار بدر میں حاضر

ہوئے۔ اور مابعد کے جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے۔ جسر ابی عبیدؓ کے دن شہید ہوئے۔

ان کے فرزند عبداللہ بن سلیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۵- سلیم بن حارث الانصاری رض

سلیم بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔

بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضحاک اور نعمان فرزندان عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ

بن دینار ان (سلیم بن حارث) کے ماں جائے بھائی ہیں اور وہ بھی بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہم۔

۶۶- سلیم بن قیس بن فہد الانصاری رض

سلیم بن قیس بن فہد (خالد) بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار

بدر۔ احد خندق اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے خلافت عثمان ذوالنورین

میں وفات پائی ان کی ہمشیرہ خولہ بنت قیس امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

ان کے والد بھی صحابہ میں معدود ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۶۷- سلیم بن عمرو الانصاری السلمی رض

سلیم بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن کعب بن سلمہ

عقبہ اور بدر میں حاضر تھے یوم احد کو شہید ہوئے۔ ان کا آزاد کردہ غلام عنترہ بھی اسی روز شہید ہوا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۶۸۔ سلیم بن ملحان الانصاری رضؓ

سلیم بن ملحان (مالک) بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن النجار بدر اور احد میں یہ بھی اور ان کے بھائی حرام بن ملحان بھی حاضر تھے اور دونوں بھائی بیر معونہ کے واقعہ میں شہید بھی ہوئے ان کی نسل نہیں چلی۔

ام سلیم بنت ملحان ان کی ہمشیرہ ہیں رضی اللہ عنہم۔

۶۹۔ سماک بن خرشتہ الانصاری رضؓ

سماک بن خرشتہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اناکبر۔ انکی کنیت ابودجانہ ہے اور اپنی کنیت ہی سے مشہور رہیں۔

ان کا شمار چیدہ اور برگزیدہ بہادروں میں ہوتا ہے مغازی میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۰۔ سماک بن سعد الانصاری رضؓ

سماک بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بدر و احد میں حاضر تھے۔ انکے بھائی بشیر بن سعد بھی حاضر بدر تھے رضی اللہ عنہما۔

۷۱۔ سنان بن ابی سنان رضؓ

سنان بن ابی سنان (وھب) بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

بدر میں۔ یہ اور انکے بھائی اور ان کے والد اور ان کے چچا عکاشہ بن محصن حاضر تھے یہ جملہ بزرگوار جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے۔

بیعت رضوان سب سے پہلے سنان نے کی یا بقول واعظ انکے والد ابوسنان سے ابتدا ہوئی رضی اللہ عنہم

۷۲۔ ## سنان بن صیفی رضؓ

بن صخر بن خنساء الانصاری

یہ بنوسلمہ میں سے ہیں عقبی بھی ہیں اور بدری بھی ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

۷۳۔ ## سہل بن حنیف الانصاری الاوسی رضؓ

سہل بن حنیف بن وہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمر بن خناس ۔
ابوسعید کنیت ہے بعض نے کنیت میں اختلاف بھی کیا ہے بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب رہے ہے یہ اُن بزرگوں میں سے ہیں جو اُحد کے دن پہاڑ کی طرح جم کر رہے ۔
حضرت سہل دشمن پر برابر تیر برساتے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سہل کو تیر دیئے جاؤ۔ یہ سہل ہے ۔
خلافت مرتضوی میں یہ حضرت علی کے رفقا میں سے تھے بصرہ کو جاتے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ انہی کو والی مدینہ بنا گئے تھے ۔ اور انہی کو حاکم فارس بھی کیا تھا ۔ مگر اہل فارس نے ان کو نکال دیا ۔ تب زیاد کو جناب امیر نے حاکم فارس بنایا ۔
سہل بن حنیف کا کوفہ میں ۳۸ھ کو انتقال ہوا ۔ ان کے فرزند اور ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۔
ان کے جنازہ کی نماز علی مرتضیٰ نے پڑھائی اور ۶ تکبیرات سے پڑھائی ۔ یہ امتیاز اہل بدر کی نماز جنازہ میں قائم رکھا جاتا تھا ۔
ان سے چالیس حدیثیں مروی ہیں از انجملہ متفق علیہ ۴ صرف صحیح مسلم میں ۲ ۔ رضی اللہ عنہ ۔

۷۴۔ ## سہل بن عتیک الانصاری رضؓ

سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار ۔
عقبی بھی ہیں اور بدری بھی ۔
ان کی نسل آئندہ نہیں چلی ۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

۷۵- سہل بن قیس الانصاری السلمی رضؓ

سہل بن قیس بن ابی کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۶- سہیل بن عمرو بن ابی عمرو الانصاری رضؓ

بدر میں شامل ہوئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ کو شہید ہوئے لشکر مرتضوی میں تھے رضی اللہ عنہ

۷۷- سہیل بن رافع الانصاری رضؓ

سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر۔ احد۔ خندق اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

جس زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے اسی جگہ ان کے کھلیان کی زمین تھی جس پر کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے اُسے ابوبکر صدیق رضؓ نے خرید کر شامل مسجد نبوی کر دیا تھا۔

خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

۷۸- سواد بن غزیۃ الانصاری رضؓ

یہ بنو عدی بن النجار میں سے ہیں بدر۔ احد۔ خندق اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر تھے۔

انہی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر خیبر بنایا تھا یہی وہ بزرگ ہیں جن کی کمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی کی نوک چبھو دی تھی۔ اور انہوں نے بدلہ لینے کو کہا تھا اور حضورؐ نے اُسے بدلہ لینے کی اجازت فرما دی تھی۔

اس طرح پر یہ بزرگوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل بے عدیل کے شاہد صادق ٹھہرے تھے رضی اللہ عنہ

۷۹- سواد بن یزید الانصاری السلمی رضؓ

سواد بن یزید (یا بن رزق۔ یا بن رزین۔ یا بن رزیق) بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ

بدر اور احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۰۔ ضحاک بن حارثۃ الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے اور غزوہ بدر میں شامل۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸۱۔ ضحاک بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار بدر و احد میں حاضر تھے بدر میں اپنے بھائی نعمان بن عبد عمرو کی معیت میں تھے رضی اللہ عنہ

۸۲۔ حمزہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنی طریف کے (جو خزرجی ہیں) حلیف تھے بدر میں شامل ہوئے اور احد میں شہادت پاکر جنت میں داخل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

۸۳۔ طفیل بن مالک الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

طفیل بن مالک بن نعمان بن خنساء بنو سلمہ میں سے ہیں عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ احد میں مردانہ وار لڑے تھے اور ۱۳ زخم ان کے جسم پر آئے تھے غزوہ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی روز راہی عالم بقا ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۴۔ عاصم بن بکیر الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے رضی اللہ عنہ

۸۵۔ عاصم بن ثابت الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

عاصم بن ثابت بن ابو الاقلح قیس بن عصمت بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس۔

ابو سلیمان کینت ہے۔

غزوۂ بدر میں حاضر تھے۔ یہی واقعہ رجیع کے سردار تھے۔ عاصم بن عمر فاروق کے نانا بھی یہی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر وفد کو قوم ہذیل کی تعلیم و ہدایت کے لئے بھیجا تھا خود قوم کے سرداران کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے جب یہ لوگ مکہ اور غسفان کے درمیان پہنچ گئے تو بنو لحیان کے ایک سو اشخاص نے ان کے دس شخصوں کو گھیر لیا یہ سب ایک پہاڑی کے ٹیلہ پر پہنچ گئے دشمنوں نے کہا کہ تم سب نیچے اتر آؤ۔ عہد و میثاق یہ ہے کہ تم کو قتل نہ کیا جائے گا۔

عاصم بولے کہ میں تو کافر کی پناہ لینا پسند نہیں کرتا۔ الٰہی ہماری خبر اپنے رسول کو پہنچا دے۔ سات صحابہ کو جس میں عاصم بن ثابت تھے دشمن نے تیروں سے شہید کر دیا۔ زید بن دثنہ خبیب بن عدی ایک اور صاحب رہ گئے جن کو پکڑ لیا ان کا حال حضرت خبیب کے تذکرہ میں ہے۔

عاصمؓ نے بدر میں کفار کا ایک سردار قتل کیا تھا دشمن نے چاہا کہ سر کاٹ لے جب لاش کے قریب گئے تو شہد کی مکھیوں نے لاش کے پاس ان کو جانے نہ دیا۔ واپس آ گئے کہا رات کو آئینگے جب مکھیاں آرام کرینگی رات کو بارش آئی پانی کی رَو میں لاش بہہ گئی کفار کو نہ ملی۔ رضی اللہ عنہ

حسان بن ثابت کے اشعار ہیں ؎

لَعَمرِیْ لَقَدْ شَابَتْ هُذَیْلُ بْنُ مُدْرِکٍ ۔۔۔ اَحَادِیْثُ کَانَتْ فِیْ خُبَیْبٍ وَّ عَاصِمٍ

اَحَادِیْثُ لِحْیَانَ صَلَّوْا بِقَبِیْحِهَا ۔۔۔ وَلِحْیَانُ اَکَّابُوْنَ شَرَّ الْجَرَائِمِ

عاصم بن قیس بن ثابتؓ

بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری

بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی شریک تھے رضی اللہ عنہ

عامر بن امیہؓ

بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار

یہ ہشام بن عامر کے والد ہیں بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں ان کے فرزند ہشام ایک روز حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ عامر خوب انسان تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

یہ عاصم بن ثابت کے بھائی ہیں۔ واقعہ بدر کے بعد انہی نے عقبہ بن ابی معیط ملعون کی گردن تلوار سے اُڑا دی تھی۔ رضی اللہ عنہ

عامر بن سلمہ بن عامر البلوی رضی اللہ عنہ

انصار کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہلِ بدر میں شمار کیا ہے۔ بعض نے ان کو عمرو بن سلمہ بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عامر بن عبد عمرو الانصاری

ان کے نام میں اختلاف ہے اور کنیت کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ ان کا نام کسی نے ثابت اور کسی نے مالک بتایا ہے مگر صحیح عامر ہے۔

کنیت ابوحبہ (بالباء) ہے بعض نے بالنون بتائی ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی ہیں اور یہ سعد بن خیثمہ کے مات بھائی ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے ابن اسحٰق نے ان کو شہید احد لکھا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عامر بن مخلد بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

عامر بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار
بدر میں شجاعت دکھلائی اور احد میں شہادت پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عائذ بن ماعص الانصاری رضی اللہ عنہ

عائذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق
یہ اور ان کے بھائی معاذ بن ماعص بدر میں حاضر تھے۔ مواخات میں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سویبط بن حرملہ کا بھائی بنایا تھا۔

بیر معونہ یا بقول بعض یوم یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن ثعلبہ البلوی الانصاری رض

بن حزمہ بن اصرم۔ یہ بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے ان کے بھائی بحاث بن ثعلبہ بھی بدری ہیں رضی اللہ عنہما۔

عبداللہ بن جبیر بن النعمان الانصاری رض

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں تیر اندازوں کے سردار یہی تھے۔ مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقامِ متعینہ پر شہید ہوئے۔ خوات بن جبیر ان کے حقیقی بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔

عبداللہ بن الجد رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ میں سے ہیں بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبداللہ بن الحمیر الاشجعی رض

یہ بنو خنساء بن سنان کے حلیف ہیں اور اس لئے انصاری شمار ہوتے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے ان کے بھائی خارجہ بھی بدری ہیں۔ یہ احد میں بھی حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہما۔

عبداللہ بن ربیع بن قیس الانصاری الخزرجی رض

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبداللہ بن رواحہ الانصاری الخزرجی رض

عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امراء القیس بن عمرو بن امراء القیس الاکبر۔

بارہ نقبائے محمدی میں سے ہیں۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ حدیبیہ۔ عمرۃ القضا میں حاضر تھے۔ فتح مکہ سے پیشتر فردوس نشین ہو چکے تھے۔

ان کا شمار شعرائِ نبویہ میں ہے۔ حسان بن ثابت اور کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ اُن شعرائے برگزیدہ میں سے ہیں جن کو آیت اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نے شعراءِ عام سے مستثنیٰ

قرار دیا ہے۔

ان کو فی البدیہہ کہنے میں مہارت خاص تھی۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی وقت کوئی شعر بنا کر سناؤ۔ ابن رواحہ رضؓ نے کھڑے ہو کر فوراً عرض کر دیا۔

إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيكَ الْخَيْرَ أَعْرِفُهُ ۔۔۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنْ مَا خَانَنِي الْبَصَرُ

أَنْتَ النَّبِيُّ وَمَنْ يُحْرَمْ شَفَاعَتَهُ ۔۔۔ يَوْمَ الْحِسَابِ لَقَدْ أَزْرَى بِهِ الْقَدَرُ

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا آتَاكَ مِنْ حَسَنٍ ۔۔۔ تَثْبِيتَ مُوسٰى وَنَصْرًا كَالَّذِي نُصِرُوا

جنگ موتہ کو جب فوج روانہ ہونے لگی تو اس وقت سالار فوج زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔ سرور کائنات ؐ نے فرمایا اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر طیار کمان گری کریگا۔ وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنے گا۔

روانگی کے وقت الوداع کہنے والوں نے ابن رواحہ سے کہا کہ اللہ تم کو بخیر و عافیت واپس لائے۔ انہوں نے ان کے جواب میں یہ اشعار انشاد کئے۔

لٰكِنَّنِي أَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً ۔۔۔ وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

وَطَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً ۔۔۔ بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْأَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا

حَتّٰى يَقُولُوا إِذَا مَرُّوا عَلٰى جَدَثِي ۔۔۔ يَا أَرْشَدَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا

جب میدان جنگ میں زید اور جعفر رضی اللہ عنہما شہید ہو چکے اور ابن رواحہ سردار فوج بن گئے اور شہادت کے لئے نفس کو تیار کرنے لگے تو یہ اشعار فرمائے۔

يَا نَفْسُ إِنْ لَمْ تُقْتَلِي تَمُوتِي ۔۔۔ هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيتِ

وَمَا تَمَنَّيْتِ فَقَدْ أُعْطِيتِ ۔۔۔ إِنْ تَفْعَلِي فِعْلَهُمَا هُدِيتِ

اس کے بعد حملہ کر دیا۔ حملہ سے واپس آئے تو ان کے چچیرے بھائی نے یخنی لا کر پیش کی کہا یہ تھوڑی سی پی لو۔ ذرا تکان اترے گی اور طاقت آئے گی۔ دو گھونٹ پئے تھے کہ فوج میں سے شور کی آواز آئی۔ یخنی کا برتن ہاتھ سے پھینک دیا۔ اور بولے افسوس۔ میں ابھی تک دنیا ہی میں ہوں پھر یہ شعر پڑھے۔

أَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلِنَّهْ ۔۔۔ طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهِنَّهْ

مَالِي أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّهْ ۔۔۔ وَقَبْلَ ذَا مَا كُنْتِ مُطْمَئِنَّهْ

پھر حملہ کیا اور جنت کو سدھار گئے۔ انکی شہادت جمادی الاول ۸ھ کو بمقام موتہ ہوئی۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن الخزرج میں سے ہیں عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ ان کو صاحب الاذان بھی کہتے ہیں کیونکہ انہی کو خواب میں اذان سکھائی گئی تھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بلال رضی اللہ عنہ نے یاد کر لی تھی۔ یہ واقعہ بناء مسجد نبوی کے بعد ۱ھ کا ہے۔

فتح مکہ کے دن بنو الحارث بن خزرج کا رایت انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ۳۲ھ کو بعمر ۶۴ سال مدینہ میں وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انہوں نے تین احادیث کی روایت کی ہے۔ ازاں جملہ ایک متفق علیہ ہے۔

عبداللہ بن سعد بن خیثمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کے والد سعد اور دادا خیثمہ بھی صحابی ہیں ان کے والد غزوہ بدر میں اور دادا غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ کے متعلق بدر میں شامل ہونے کی بابت اختلاف ہے۔

ابن المبارک نے جو روائت مغیرہ بن حکیم سے کی ہے اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن سعد نے بتلایا کہ وہ احد میں شامل ہوئے اور عقبہ میں بھی اپنے والد کے ساتھ تھے۔

فاکہانی نے مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ بدر اور عقبہ میں حاضر ہوئے۔ محدثین کے نزدیک ابن المبارک احفظ و اضبط ہیں۔ رضی اللہ عنہ

یہ تین احادیث کے راوی ہیں۔

عبداللہ بن سلمۃ العجلانی البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انکے والد کا نام سَلِمہ بفتح سین وکسر لام ہے۔ بلی کے بنو عجلان میں سے بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے اس لئے یہ بلوی و انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق و ابن عقبہ نے ان کو بدری بتلایا ہے اور بنو عبدالاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔

ابن ہشام نے ان کو بنو زعورا کا بھائی بتلایا ہے اور بعض نے ان کو غسانی الاشہلی بھی تحریر کیا ہے۔

غزوۂ خندق میں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سہل الانصاری رض

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ یہ صاحب علم و فہم تھے۔ عبداللہ مقتول خیبر بھی ان ہی کا بھائی تھا۔

حویصہ و محیصہ ان کے چچا ہیں۔ جب ان کی موجودگی میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں ابتدا کی تھی تو انہی کو حضورؐ نے کَبِّرْ کَبِّرْ فرمایا تھا۔

ایک سفر میں ان کو شراب مشکیزوں میں بھری ہوئی ملی۔ انہوں نے مشکیزوں کو اپنے نیزہ سے چھید دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شراب پینے سے بھی روکا ہے اور گھروں میں داخل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک البلوی الانصاری رض

قوم بلّی میں سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ظفر کے حلیف ہیں۔ یہ اُس گروہ میں سے ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن اور تفقہ دین کے لئے عضل اور قارہ کے ساتھ روانہ کیا تھا۔

رجیع پر (جو ہذیل کے ایک جوہڑ کا نام ہے) عضلیوں نے اظہار غدر کیا۔ مرثد۔ خالد۔ عاصم رضی اللہ عنہم نے تلواریں کھینچ لیں اور مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

عبداللہ اور زید بن دثنہ اور خبیب بن عدی کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔ عبداللہ بن طارق نے کسی طرح رسّی میں سے خود کو چھڑا لیا مگر کفار نے ان کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار میں ان کا نام نظم کیا ہے۔ یہ واقعہ آخر ۳ھ کا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عامر البلوی الانصاری رض

قوم بلّی سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ کے حلیف۔ بدر میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عبد مناف الانصاری رض

عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن علید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

ابو یحییٰ ان کی کنیت تھی۔ بدر و احد میں جوہر شجاعت دکھلائے رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عبس الانصاری رضؓ

یہ بنو عدی بن کعب بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور جملہ دیگر مشاہد میں بھی نبرد آزما رہے۔ ان کے والد کا نام بعض نے عبس بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن علیس الانصاری رضؓ

یہ بنو الحارث بن خزرج کے حلیف تھے اس لئے انصاری کہلائے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول الانصاری الخزرجی رضؓ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں ان کا قبیلہ مدینہ بھر میں مشہور تھا۔ انہی کو ابن الحبلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا سالم بن غنم اپنی بڑی توند کی وجہ سے حبلی مشہور تھا۔

سلول عبداللہ منافق کی دادی کا نام ہے اُبی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور رہے۔

حضرت عبداللہ کے باپ عبداللہ کو اہل یثرب اپنا بادشاہ بنانے لگے تھے اس کے لئے تاج تیار کرنے کی تجویزیں ہو رہی تھیں کہ سرور عالم رونق افروز مدینہ ہو گئے تھے۔ خزرجی مسلمان ہو گئے ابن اُبی کا اقتدار خاک میں مل گیا۔ رشک و حسد نے اُسے رأس المنافقین بنا دیا۔

لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ کے فقرہ کا گویا مطلب ہے۔ حضرت عبداللہ نے سُنا کہ اس گستاخی کی سزا میں اُس کے باپ کو قتل کا حکم ہونے والا ہے۔ یہ نہایت مخلص تھے۔ حضور میں گئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو اپنے نالائق باپ کا سر کاٹ کر حاضر کر دوں۔ فرمایا نہیں تم اپنے باپ سے حسن سلوک رکھو۔

الغرض ابن ابی راس المنافقین کے گھر میں حضرت عبداللہ صدق و اخلاص کا نمونہ تھے۔ ایمان اور محبت رسول اللہ کے مدارج میں ترقی یافتہ تھے۔ ان کا شمار خیار صحابہ اور فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر۔ احد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔

سنہ ۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں شربت شہادت سے شیریں کام ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عرفطہ الانصاریؓ

بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن نجار بن خزرج

یہ مہاجر بھی ہیں۔ سیدنا جعفر طیّار کے ساتھ ہجرت حبشہ کی تھی اور بنو الحارث بن خزرج کے حلیف بھی ہیں اِس لئے انصاری ہیں بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ

عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ

انکی کنیت ابو جابر ہے۔ جابر صحابی ہیں جن سے روایات حدیث بکثرت ہیں۔ انہی کے نامور فرزند ہیں۔

حضرت عبداللہ عقبی بھی ہیں، بدری بھی اور نقیبِ محمدی بھی۔ یوم احد کو شہید ہوئے تھے ان کے ناک۔ کان کاٹے گئے تھے۔

جابر کہتے ہیں کہ میری پھوپھی وہاں پہنچ گئیں وہ بھائی کی لاش کی بے حرمتی دیکھ کر رونے لگیں میں بھی رونے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روؤ یا نہ روؤ فرشتوں نے اپنے پروں سے اس کی لاش پر سایہ کر رکھا ہے۔

ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے فرمایا تجھے بتا دوں کہ تیرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا انعام کیا۔ میں نے عرض کی ہاں۔

فرمایا۔ اُسے سامنے بلایا اور گفتگو فرمائی۔ اوروں سے پس پردہ ہی گفتگو ہوئی تھی۔ اور حکم ہوا کہ اے میرے بندے! جو تمنّا ہو بیان کر۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں بار دیگر شہادت حاصل کر سکوں۔ حکم ہوا یہ تو قطعی ہے کہ مر کر کوئی شخص دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ عرض کیا کہ ہمارا حال پسماندگان تک پہنچا دیا جائے۔ اس پر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا نزول ہوا

عمرو بن الجموع ان کے بہنوئی تھے وہ بھی شہید احد ہیں۔ دونوں ایک ہی قبر میں آرام فرما ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عبداللہ بن عمیر بن عدی الانصاری الخزرجیؓ

عبداللہ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن حدارہ بن عوف بن حارث بن الخزرج
سب کا اتفاق ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شامل تھے مگر ابن عمارہ نے ان کا ذکر انصاب انصار میں نہیں کیا رضؓ

عبداللہ بن قیس الانصاریؓ

عبداللہ بن قیس بن خالد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار
بدر میں حاضر تھے۔ ابن سعد کا قول ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے مگر دیگر مؤرخ کہتے ہیں کہ جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور حضرت عثمان کے عہد میں وفات پائی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس الانصاریؓ

عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے کہ عبداللہ اور انکے بھائی معبدؓ ہر دو غزوۂ بدر میں حاضر تھے مگر ابن عقبہ نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔
آگے چل کر سب متفق ہیں کہ یہ احد میں حاضر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

عبداللہ بن کعب الانصاری المازنیؓ

عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار
بدر میں حاضر ہوئے اور غنائم بدر کے تحویلدار بھی یہی تھے دیگر جملہ مشاہد نبوی میں بھی برابر حاضر ہوتے رہے اور خمس نبوی کے تحویلدار یہی تھے۔
ابو یعلیٰ مازنی ان کے بھائی ہیں ۳۳ھ کو مدینہ میں وفات پائی عثمان غنی امیرالمومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ الانصاریؓ

ابو قتادہ انصاری کے چچیرے بھائی ہیں۔ بدر اور احد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن جبر الانصاری رضؓ

عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس

ابوعبس کنیت تھی اور یہی کنیت نام پر غالب آگئی تھی۔ غزوہ بدر میں ان کی عمر ۴۸ سال کی تھی

کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں بھی یہ شامل تھے ۳۴ھ کو بعمر ستر سال انتقال کیا۔

یہ اُن اشخاص میں سے ہیں جو قبل از اسلام نوشت و خواند سے واقف تھے۔ رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ البلوی الانصاری رضؓ

یہ فرار بن بلی کی نسل اور بنو قضاعہ میں سے ہیں بنو جحجبی کے حلیف تھے ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن عدو الاوثان تجویز فرمایا بدر میں حاضر تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے رضؓ

عبدالرحمٰن بن کعب المازنی الانصاری رضؓ

ابو یعلیٰ لقب کرتے تھے بدر میں حاضر ہوئے اور ۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔

یہ بھی اُن بزرگوں میں سے ہیں جن کو غزوہ تبوک میں سواری نہ ملی تھی اور وہ جہاد میں شامل نہ ہونے

کی حسرت میں گریہ و زاری کرتے تھے ان کا مذکور اس آیت میں ہے۔ فَتَوَلَّوا وَّاَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ۔

عبدربہ بن حق الانصاری الساعدی رضؓ

بن ادس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ مورخین نے نام میں تھوڑا اختلاف کیا ہے۔

کسی نے عبدرب کسی نے عبداللہ لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عباد بن بشر بن وقش الانصاری الاشہلی

عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔

یہ قدیم الاسلام ہیں مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے بدر و

احد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں انس بن مالک

نے روایت کی ہے کہ شب تاریک میں ان کا عصا روشن ہو جایا کرتا تھا

یہ اُن چھ بزرگوں میں سے ہیں جو کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ یہ یہودی ہمیشہ اقوام کو حضورؐ کے خلاف اور اسلام کے خلاف آمادہ جنگ و اذیت کرتا رہتا تھا۔ اس واقعہ کے متعلق اُن کے اپنے اشعار بھی ہیں۔

صَرَخْتُ لَہٗ لَمْ یَعْرِضْ لِصَوْتِیْ ۔۔۔ وَوَافٰی طَالِعًا مِّنْ رَأْسِ جُدْرِ

فَعُدْتُّ لَہٗ فَقَالَ مَنِ الْمُنَادِیْ ۔۔۔ فَقُلْتُ اَخُوْکَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرِ

وَھٰذَا دِرْعُنَا رَھْنًا فَخُذْھَا ۔۔۔ لِشَھْرٍ اِنْ وَفٰی اَوْ نِصْفِ شَھْرِ

فَقَالَ مَعَاشِرُ سَغِبُوْا وَجَاعُوْا ۔۔۔ وَمَا عَدَلُوْا الْغِنٰی مِنْ غَیْرِ فَقْرِ

فَاَقْبَلَ نَحْوَنَا یَھْوِیْ سَرِیْعًا ۔۔۔ وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ بِاَمْرِ

وَفِیْ اَیْمَانِنَا بِیْضٌ حِدَادٌ ۔۔۔ مُجَرَّدَۃٌ بِھَا الْکُفَّارَ نَفْرِیْ

فَعَانَقَہٗ ابْنُ مَسْلَمَۃَ الْمُرَدِّیْ ۔۔۔ بِھَا الْکُفَّارَ کَاللَّیْثِ الْھِزَبْرِ

وَشَدَّ بِسَیْفِہٖ صَلْتًا عَلَیْہِ ۔۔۔ فَقَطَّرَہٗ اَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرِ

فَکَانَ اللّٰہُ سَادِسَنَا فَاُبْنَا ۔۔۔ بِاَنْعَمِ نِعْمَۃٍ وَاَعَزِّ نَصْرِ

وَجَاءَ بِرَأْسِہٖ نَفَرٌ کِرَامٌ ۔۔۔ ھُمُوْا نَاھُوْکَ مِنْ صِدْقٍ وَّ بِرِّ

یوم الیمامہ کو مردانہ لڑتے مارتے ہوئے بعمر ۴۵ سال شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عباد بن الخشخاش بن عمرو الانصاری رضؓ

واقدی نے خشخاش کو بسین ہائے مہملہ بیان کیا ہے قوم بلّی (قضاعہ) سے تھے انصار کے حلیف تھے بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

مجذر بن زیاد ان کے چچیرے اور رمات بھائی تھے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد اور عبادہ بن خشخاش ہر سہ ایک قبر میں سلائے گئے تھے۔ رضی اللہ عنہم

عباد بن عبید بن التیہان رضؓ

طبری نے ان کو حاضرین بدر میں تحریر کیا ہے۔

عباد بن قیسؓ

بن عامر بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عباد بن قیس الانصاریؓ

عباد بن قیس بن عبہ بن اُمیّہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج یہ اور ان کے بھائی سبیع بن قیس بدر میں حاضر تھے انہوں نے یوم موتہ شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

عبادہ بن الصامت الانصاری السالمیؓ

عقبہ اولیٰ ثانیہ اور ثالثہ میں حاضر تھے۔ بارہ نقبائے محمدیؐ میں سے آپ ایک ہیں۔ مواخات میں یہ ابو مرثد الغنوی کے بھائی تھے۔ بدر اور جملہ مشاہد نبوی میں حاضر رہے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کا قاضی و معلم بنا کر بھیجا تھا حمص میں قیام رکھا کرتے تھے پھر فلسطین گئے وہیں انتقال کیا بعض نے مقام وفات رملہ و بیت المقدس بھی تحریر کیا ہے ۳۲ھ کو بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

عبادہ بن قیس الانصاریؓ

عبادہ بن قیس بن زید بن اُمیہ (الخزرجی)

بدر۔ احد۔ خندق۔ حدیبیہ اور خیبر میں حاضر تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عبید بن ابو عبید الانصاریؓ

ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہے۔ بدر۔ احد۔ خندق میں برابر حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عبید بن اوس الانصاری الظفریؓ

عبید بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب۔ ابو النعمان کنیت تھی قبیلہ اوس میں سے تھے۔

جنگِ بدر کے دن انہی نے عقیل بن ابی طالب اور عباس و نوفل کو اسیر کیا تھا اور ان تینوں کو معہ ایک اور قیدی کے ایک ہی رسی میں باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا تھا حضورؐ نے فرمایا۔ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَیْهِمْ مَلَكٌ كَرِیْمٌ (انکی گرفتاری کرانے میں ایک بزرگ فرشتہ نے تیری معاونت کی ہے) اسی بات پر ان کو مُقَرِّنْ کا خطاب بھی عطا ہوا۔

امام ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ عباس کو کعب بن عمرو نے گرفتار کیا تھا۔ رضی اللہ عنہ

عبید بن تیہان الانصاری رضؓ

یہ ابوالہیثم بن تیہان کے بھائی ہیں۔ بعض مورخین ان کو نفس انصار میں شمار کیا ہے اور بعض نے ان کو قبیلہ بلّی کا بتلا کر حلیفِ انصار بتلایا ہے۔

یہ اُن ستر میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعتِ نبوی کی تھی۔ غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوتے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

عبید بن زید الانصاری الزرقی رضؓ

عبید بن زید بن عامر بن عجلان بن عمر بن عامر بن رزیق۔ بدر اور احد ہر دو مقامات میں شریک ہو، حاضر تھے۔

عبس بن عامر الانصاری رضؓ

عبس بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ

بیعت عقبہ کی عزت حاصل کی غزوہ بدر اور غزوہ احد میں داد شجاعت دی رضی اللہ عنہ

عتبہ بن ربیعہ البہرانی الانصاری رضؓ

یہ بہرانی یا بہزی ہیں انصار کے حلیف تھے بدر میں حاضر ہوتے تھے بعض کو اس بارہ میں اختلاف بھی ہے۔

عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا الانصاری رضؓ

عقبہ میں بھی بیعت سے مشرف ہوئے اور بدر میں بھی حاضر ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ اجمعین

عتبہ بن غزوان بن جابر المازنی رضؓ

ان کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارویں پشت میں مضر بن نزار میں شامل ہو جاتا ہے

یہ بنو نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف بھی ہیں ان کی کنیت ابو غزوان اور ابو عبداللہ ہے۔ ان کا اسلام چھ صحابہ کے بعد تھا انہوں نے اوّل ہجرت حبشہ کی تھی۔ پھر مکہ میں آرہے۔ پھر مقداد بن عمرو کی رفاقت میں ہجرت مدینہ فرمائی اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ امیر المومنین عمر فاروق نے ان کو تسخیر حیرہ پر مامور فرمایا تھا اور فرما دیا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس علاقہ کا فاتح بنائے گا۔ میں نے علاء بن حضرمی اور عرفجہ بن خزیمہ (یا ہرثمہ) کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ تیری ماتحتی میں کام کریں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی فتح ابلہ اور فتح حیرہ انہی کے دست و بازو پر ہوئی۔ انہی نے بصرہ کو بسایا اور انہی کے حکم سے محجن بن ادرع نے بصرہ کی مسجد اعظم کی بنیاد رکھی تھی۔

۱۵ھ کو بعمر ۵۷ سال انہوں نے انتقال کیا مدینہ یا ربذہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا ایک خطبہ محدثین کے نزدیک محفوظ ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّ وَلَّتْ حَذَّاءَ وَ اِنَّمَا بَقِیَ مِنْهَا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ وَ اَنْتُمْ مُنْتَقِلُوْنَ عَنْهَا اِلٰی دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ الخ

عتبان بن مالک الانصاری السلمی رضؓ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ ان کی بینائی شروع ہی سے کمزور تھی۔ آخر میں بینائی بالکل بند ہو گئی تھی حکومت امیر معاویہ تک زندہ رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

عدی بن الزغباء الجہنی الانصاری رضؓ

عدی بن سنان (زغباء) بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ قوم جہینہ سے ہیں انصار بنو النجار کے حلیف تھے بدر و احد و خندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔

واقعہ بدر میں ان کو اور بسیس بن عمرو جہنی کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سفیان کی خبر لانے کو مامور فرمایا تھا۔

خلافت فاروق میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

عصمت الانصاریؓ

بنو مالک بن نجار کے حلیف ہیں اور قوم اشجع میں سے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریین میں شمار کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

عصمۃ بن الحصین الانصاریؓ

عصمت بن الحصین بن دبرہ بن خالد بن العجلان۔ یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔

یہ اور ان کے بھائی ہبیل بن دبرہ (نسبت بہ جد) بدر میں شامل ہوئے تھے۔

موسیٰ بن عقبہ۔ واقدی۔ ابن عمارہ کی یہی تحقیق ہے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بھی اسی کی مؤید ہے۔

البتہ ابن اسحاق و ابو معشر نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ

عصیمۃ الاسدیؓ

یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں بنو مازن نجار کے حلیف تھے بدر میں حاضر تھے رضی اللہ عنہ

عصیمۃ الاشجعیؓ

یہ بنو سواد بن مالک بن غنم کے حلیف تھے۔ بدر۔ احد اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہوتے رہے امارت امیر معاویہ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

عطیہ بن نوبرہؓ

بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری الزرقی البیاضی
بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی السلمیؓ

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے بدر و احد میں حاضر۔ یوم احد کو خود آہنی پر سبز عمامہ سجا رکھا تھا

اور دُور سے نمایاں ہوتے تھے

خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں بھی بالالتزام حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عقبہ بن ربیعہ الانصاری رضؓ

بنوعوف بن خزرج کے حلیف ہیں موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں سے بتلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عقبہ بن عثمان بن خلدہ رضؓ

بن مخلد بن عامر بن رزیق الانصاری

بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی ابوعبادہ وسعد بن عثمان حاضر تھے۔ عقبہ وسعد اور عثمان بن عفان یوم احد کو دامان کوہ اعوص تک بھاگ گئے تھے وہاں پہنچ کر پھر سنبھلے اور پھر جنگ میں آشامل ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ یہ بھی اصحاب مصطفویہ کا خاص شرف ہے۔ کہ ان کی زلات کی معافی کلام الٰہی میں فرمائی گئی جیسا کہ ابونا آدم و یونس علیہما السّلام کے عفو کا اعلان فرمایا گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابومسعود الانصاری رضؓ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں بنوحارث بن خزرج سے ہیں ابومسعود بدری کے عرف سے مشہور ہیں۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ انہوں نے بمقام بدر سکونت اختیار کرلی تھی اس لئے بدری کہلائے ورنہ غزوہ بدر میں شامل نہ تھے ہاں بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ اور اس روز سب سے چھوٹے ہی تھے۔

امام بخاری اور ایک جماعت کی تحقیقات یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ احد اور مشاہد مابعد کی حاضری پر سب کا اتفاق ہے۔ جنگ صفین کو جاتے ہوئے علی مرتضےٰ نے انہی کو امیر کوفہ بنایا تھا۔ ان کا انتقال ۴۱ یا ۴۲ھ میں مدینہ یا کوفہ میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

عقبہ بن وہب بن کلدۃ الغطفانی رضؓ

بنوسالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف ہیں بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے بدر و احد میں نمایاں کام کئے یہ پہلے بزرگوار ہیں جو انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مکہ ہی میں حاضر

ہو گئے تھے۔ پھر جب حضور نے ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی ہجرت کی اسی لئے آپ کو مہاجری انصاری کہا جاتا ہے۔

جنگ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں خود آہنی کے حلقے کھب گئے تھے۔ اُن کے نکالنے میں یہ بھی ابو علیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

علیفہ بن عدی بن عمرو الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

علیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عمر بن مالک بن علی بن بیاضہ

اصحاب بدر میں سے ہیں۔ ان کے نام میں مؤرخین کو التباس ہوا ہے ابن اسحاق نے ان کا نام خائے معجمہ (علیخہ) سے تحریر کیا ہے رضی اللہ عنہ

عمرو بن ایاس بن زید الیمنی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ یمن کے باشندے اور انصار کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں حاضر تھے۔ ربیع بن ایاس اور ورقہ بن ایاس ان کے دو بھائی ہیں اور دونوں صحابی رضی اللہ عنہم

عمرو بن ثعلبہ بن وہب الانصاری

عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار

ابو الحکم یا ابو حکیمہ کنیت تھی اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور تھے بدر اور احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عمرو بن الجموح الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ

ایام جاہلیت میں یہ انصار کے دیوتاؤں بتوں کے پجاری تھے عقبہ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ بدر میں حاضر تھے۔ احد میں فائز بہ شہادت ہوئے۔ یہ اعرج تھے۔ بیٹوں نے کہا کہ آپ گھر ٹھیریں آپ معذور ہیں۔ کہا مجھے امید ہے کہ میں بھی لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچونگا۔ جب گھر سے چلے تو ان الفاظ میں دعا مانگی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ الشَّھَادَۃَ وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خَائِباً

احد کے دن جب مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں تو یہ اور ان کے فرزند خلاد دونوں آگے بڑھے اور

مشرکین پر جا پڑے اور اتنا لڑے کہ وہیں شہید ہو گئے رضی اللہ عنہما

عمرو بن عتمہ بن عدی الانصاری الخزرجیؓ

عمرو بن عتمہ بن عدی بن نابی بنو سلمہ میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے بدر میں حاضر تھے۔

یہ اُن رونے والوں میں سے ایک ہیں جن کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی۔ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ۔ رضی اللہ عنہ

عمرو بن عوف الانصاریؓ

یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں مدینہ ہی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن اسحٰق کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ نسل گم ہو گئی۔ مسور بن مخرمہ نے ان سے ایک حدیث یہ روایت کی ہے۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمرو بن غزیہ بن عمرو الانصاری المازنیؓ

عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ان کے فرزند کلاں حارث کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حارث کے دوسرے بھائی صحابی نہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

عمرو بن قیس بن زید الانصاری النجاری

جمہور کی رائے ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب متفق ہیں کہ اُحد میں یہ اور اُن کے فرزند قیس دونوں شہید ہوئے تھے۔ رضی اللہ عنہما

عمرو بن معاذ بن النعمان الانصاری الاشہلی

مشہور صحابی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر خورد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے احد میں بعمر ۳۲ سال شہید ہوئےؓ

عمارہ بن حزم الانصاری الخزرجیؓ

عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن النجار

یہ اُن ستر بزرگواروں میں سے ہیں جنہوں نے شب عقبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی مواخات میں یہ محرز بن نضلہ کے بھائی تھے۔ بدر۔ احد۔ خندق اور جُملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ فتح میں بنو مالک بن النجار کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

قتال اہل الردۃ میں خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے تھے۔ یمامہ میں شہید ہوئے ان کے بھائی عمرو بن حزم اور معمر بن حزم بھی صحابی ہیں معمر کی اولاد میں سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن امام مالک کے شیخ ہیں۔ رضی اللہ عنہم

عمرو بن معیدؓ

عمرو بن معید بن ازعر بن زید بن غطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری الضبیعی

بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض نے ان کا نام عمیر بھی تحریر کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

عمیر بن عامر بن مالک الانصاری المازنیؓ

ابو داؤد کنیت ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمیر بن حارث بن ثعلبہ الانصاریؓ

یہ بنو حرام میں کعب سے ہیں عقبی و بدری ہیں۔ احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

عمیر بن حرام بن عمرو بن الجموح الانصاریؓ

واقدی و ابن عمارہ کا بیان ہے کہ بدری ہیں مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق و ابو معشر نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

عمیر بن الحمام بن الجموع الانصاری السلمیؓ

مواخات میں یہ عبیدہ بن الحارث مطلبی کے بھائی تھے یہ انگور کھا رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ فرمایا

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یُقَاتِلُھُمُ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ

عمیر بولے خوب خوب۔ بس جنت میں جانے کی صرف اتنی ہی دیر ہے کہ کفار میں سے مجھ کو کوئی قتل کر دے۔ یہ کہہ کر انگور پھینک دیئے اور یہ رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔

رَکْضًا اِلَی اللّٰہِ بِغَیْرِ زَادٍ　　اِلَّا التُّقٰی وَعَمَلَ الْمَعَادِ

وَالصَّبْرُ فِی اللّٰہِ عَلَی الْجِہَادِ　　وَکُلُّ زَادٍ عُرْضَۃُ النَّفَادِ

غَیْرَ التُّقٰی وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

تلوار چلاتے ہوئے شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

عمیر بن معبد بن ازعر الانصاریؓ

یہ بنو ضبیعہ بن زید میں سے ہیں بعض نے ان کا نام عمرو بھی لکھا ہے۔ بدر۔ احد۔ خندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ ان کا شمار ان ایک سو صابرین کے اندر ہوتا ہے جو یوم حنین میں صابر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

عمیر الانصاریؓ

ان کا پتہ اسی قدر درج ہے کہ یہ سعید بن عمیر انصاری کے والد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (جو کوئی میری امت میں سے مجھ پر بصدق دل ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار بھیجے گا)

عمار بن زیاد بن سکن الانصاریؓ

بدر میں حاضر ہوئے اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

عنترۃ السلمی ثم ذکوانی رضؓ

کسی نے ان کو انصار کا مولیٰ اور کسی نے بنو سلمہ انصار کا حلیف تحریر کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ بدر میں حاضر تھے۔ جمہور کا اتفاق ہے کہ احد میں شہید ہوئے اور قول شاذہ ہے کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عوف بن عفراء الانصاری رضؓ

عوف بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار

بدر میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی معاذ و معوذ بھی بدری ہیں۔ عوف بن عفراء کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اُن چھ میں تھے جنہوں نے عقبہ پر بیعت کی۔ بعد ازاں عقبہ کی دوسری و تیسری بیعت میں بھی شامل تھے۔ رضی اللہ عنہ

عفراء ان کی والدہ کا نام ہے والد کا نام حارث ہے۔

عویم بن ساعدہ بن عائش

یہ بنو قضاعہ میں سے ہیں بنو اُمیّہ کے حلیف تھے عقبہ کی بیعت میں یکے از ہفتاد تھے۔

بدر و اُحد اور خندق میں حاضر تھے۔ عہد نبوی میں انتقال کیا یا بقول بعض عہد فاروقی میں بعمر ۶۵-۶۶ سال مدینہ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ

عویمر بن اشقر بن عوف الانصاری رضؓ

ان کو بنو مازن میں سے بیان کیا گیا ہے۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

غنام رضی اللہ عنہ

ان کو رجلٌ من الصحابہ بتلایا گیا ہے اہل بدر میں شامل ہیں ابن غنام صحابی اور راویان حدیث میں سے ہیں رضؓ

فروہ بن عمرو الانصاری رضؓ

فروہ بن عمرو بن علبید بن عامر بن بیاضۃ الانصاری البیاضی

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ اور مشاہد مابعد میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ مواخات میں عبداللہ بن مخرمۃ العامری کے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

فاکہہ بن بشیر الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

فاکہہ بن بشیر بن فاکہہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق
یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قتادہ بن نعمان بن زید الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ

قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن کعب (المسمّٰی ظفر) بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ابو عمرو کنیت تھی اور ابو عبداللہ بھی۔ عقبی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں حاضر ہونے والے جنگ احد میں انکی آنکھ نکل پڑی تھی۔ لوگ قطع کرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ڈھیلے کو آنکھ میں رکھ دیا اور ہتھیلی سے دبا دیا اور زبان سے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَکْسِہَا جَمَالًا الٰہی اس آنکھ کو صاحب جمال بنا دے۔ یہ آنکھ عمر بھر کبھی نہ دُکھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ بنو ظفر کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت قتادہ کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت تاریکی تھی بجلی چمک رہی تھی۔ ابر تھا۔ قتادہ نماز عشاء کیلئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ سرور عالم نے ان کو دیکھا تو فرمایا قتادہ ہے۔ یہ بولے۔ ہاں۔ پھر کہا میں نے سمجھا کہ آج نماز میں حاضر ہونے والے کم ہوں گے میں ضرور چلوں۔ فرمایا واپس جاؤ تو مل کر جانا۔ پھر حضور نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دیدی جو تاریکی میں روشنی دیتی تھی۔ دس دس قدم آگے دس دس قدم پیچھے۔

ان کا انتقال ۲۳ھ بعمر ۶۵ سال ہوا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو ان کے ماں جائے بھائی تھے۔ قبر میں اترے۔ رضی اللہ عنہ

قطبہ بن عامر بن حدیدۃ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر احد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چلنے والے تھے۔ جنگ احد میں ۹ زخم ان کے جسم پر آئے تھے۔ ایک پتھر ان کے جسم پر آکر گرا۔ یہ بولے کہ جب تک

یہ پیچھے نہیں بھاگے گا میں بھی نہ بھاگوں گا۔ فتح مکہ کے دن بنو سلمہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ابو زید کنیت تھی۔ امیر المومنین عثمانؓ کے عہد میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

قیس بن السکن الانصاری الخزرجیؓ

قیس بن سکن بن قیس بن زعورا بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ ابو زید کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی نسل باقی نہیں رہی۔ بدر میں حاضر تھے۔ ۱۵ھ کو جنگ جسر ابو عبید کے دن شہید ہوئے۔

یہ انصار کے اُن چار بزرگوں میں سے ہیں جو عہد نبوی میں جامع قرآن تھے یعنی زید بن ثابت۔ معاذ ابن جبل۔ ابی بن کعب۔ چوتھے خود یہ۔

مہاجرین میں حافظ و جامع قرآن مجید نبوی یہ ہیں۔ عثمان بن عفان۔ علی۔ عبداللہ بن مسعود۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم

قیس بن عمرو بن سہل الانصاری المدنیؓ

قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔ بدر میں حاضر تھے۔ یہ بزرگوار یحییٰ و سعید و عبدربہ فقہا مدینہ کے جدِ اعلیٰ ہیں۔

قیس بن محصن بن خالد بن مخلد الانصاری الزرقیؓ

بدر و احد میں شریک ہوئے تھے ان کے والد کا نام بعض نے حصین بھی لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہ

قیس بن مخلد الانصاری المازنیؓ

قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار بدر میں شامل ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

قیس بن ابی صعصعہ الانصاری المازنیؓ

قیس بن ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ بدر میں پیدل نوجوانوں کے سردار تھے۔ بعد ازاں احد میں بھی حاضر ہوئے۔ وقت وفات معلوم نہیں ہوسکا۔

کعب بن جماز الانصاری رض

یہ قوم غسان میں سے ہیں مگر بنو ساعدہ کے حلیف تھے اس لئے انصاری ہیں۔ کعب بدری ہیں۔ اور ان کے بھائی سعد غزوۂ احد میں تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
دارقطنی نے ان کے والد کا نام حمان تحریر کیا ہے مگر ابن عبدالبر جماز ہی کو صحیح بتلاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

کعب بن زید الانصاری

کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن النجار
بدر میں حاضر ہوئے اور یوم الخندق کو شہید ہوئے۔ یہ بیر معونہ کے بزرگوں میں سے ہیں جہاں ان کے ساتھی سب کے سب مارے گئے تھے اور صرف یہی ایک جانبر ہوسکے تھے۔ رضی اللہ عنہ

کعب بن عمرو بن عباد الانصاری السلمی رض

بنو سلمہ میں سے ہیں ابوالیسر کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں عقبہ میں حاضر ہوئے پھر بدر میں بعمر بست سال شامل ہوئے۔ یہ قد کے چھوٹے تھے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب کو جو بلند بالا اور قوی الجثہ شخص تھے بدر میں اسیر کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أعانك عليه ملك كريم بزرگ فرشتہ نے تجھے مدد دی۔ انہی نے مشرکین کا جھنڈا بھی جو ابن عمیر کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔
صفین میں علی مرتضٰے کی جانب تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ کو انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

مالک بن تیہان

بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم البلوی الانصاری
ابوالہیثم کنیت ہے عقبہ کے ہر سہ مواقع میں حاضر تھے۔ اور بنو عبدالاشہل کا گمان ہے کہ سب سے پہلے بیعت عقبہ کرنے والے بھی یہی تھے۔
بعض نے ان کو قوم بلی بن حاف بن قضاعہ سے بتایا اور بنو عبدالاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ خود انصاری الاوسی ہیں۔ بدر واحد اور جملہ مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔

سنہ ۲ھ کو بعہد فاروقی انتقال ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ صفین میں منجانب علی مرتضٰے تھے وہیں شہید ہوئے لیکن صفین میں ان کے بھائی علید کا شہید ہونا متحقق ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۸۴۔ مالک بن دخشم الانصاری رض

ابن اسحٰق و موسیٰ کا بیان ہے کہ انہوں نے بیعت عقبہ بھی کی تھی مگر واقدی و ابو معشر کو اختلاف ہے سب متفق ہیں کہ یہ بدر اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر رکاب مصطفوی تھے۔

ایکبار ان کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا۔ ایک شخص نے جوان کو نفاق آلود سمجھتا تھا ان کو گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ (میرے صحابہ کو گالی نہ دو) رضی اللہ عنہم۔

۱۸۵۔ مالک بن رافع بن مالک الانصاری رض

یہ اور انکے والد رافع اور ان کے بھائی خلاد اور رفاعہ چاروں بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

۱۸۶۔ مالک بن ربیعہ الانصاری الساعدی رض

انکی کنیت ابو اسید ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں بدر، احد اور جملہ مشاہد نبوی میں حاضر رہے آخر عمر میں بینائی بند ہوگئی تھی سنہ ۶۰ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔ اہل بدر میں سے یہ آخری شخص ہیں ان کی وفات کے بعد کوئی بدری زندہ نہ رہا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۸۷۔ مالک بن قدامہ الانصاری الاوسی رض

مالک بن قدامہ بن عرفجہ بن کعب بن لحاظ بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء القیس ابن مالک بن الاوس۔ بدر میں حاضر تھے انکے بھائی منذر بن قدامہ بھی بدری ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۸۸۔ مالک بن مسعود بن البدن الانصاری الساعدی رض

مالک بن مسعود بن بدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الجموع بن ساعدہ۔

سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر و احد میں شامل ہوئے۔ ابو اسید الساعدی انکے چچیرے بھائی ہیں رضؓ

۱۸۹۔ مالک بن نمیلہ مزنی الانصاری رضؓ

نمیلہ انکی والدہ کا نام ہے۔ والد کا نام مالک بن ثابت ہے۔ قوم مزینہ سے ہیں۔ وہ انصار اوس کے حلیف تھے بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۹۰۔ مبشر بن عبدالمنذر الانصاری رضؓ

مبشر بن عبدالمنذر بن زنبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ بدر میں معہ برادر خود ابولبابہ بن عبدالمنذر حاضر ہوئے اور بدر ہی میں مبشر حاضر ہوئے بعض نے ان کو شہید خیبر تبلایا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹۱۔ المجذر بن زیاد البلوی الانصاری رضؓ

مجذر (عبداللہ) بن زیاد بن عمر بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ۔ بدر میں حاضر تھے۔ یہ قوم بلیؓ سے تھے جاہلیت میں انہوں نے سوید بن صلت کو قتل کیا تھا۔

جنگ احد میں حارث بن سوید نے باوجود خود مسلمان ہوجانیکے مجذر کو پس پشت سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور پھر مکہ میں مرتد ہو کر چلا گیا۔ فتح مکہ کے بعد پھر حارث مسلمان ہو کر آگیا۔ اس پر قتل مجذر کا مقدمہ چلایا گیا اور قصاص لیا گیا۔

جنگ بدر میں مجذر ہی نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا تھا۔ ابوالبختری لشکر کفار میں تھا۔ لیکن اس نے مسلمانوں کو خلاف کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ بلکہ قریش نے جو عہد نامہ بنو ہاشم و بنو مطلب کے خلاف لکھ کر خانہ کعبہ سے آویزاں کر دیا تھا۔ ابوالبختری نے اس کے منسوخ کرانے میں سعی کی تھی۔ لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کی مٹ بھیڑ ابوالبختری سے ہو جائے وہ اسے قتل نہ کرے۔

ابوالبختری انہی کو مل گیا مجذر نے کہا کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ تجھے قتل نہ کیا جاوے ابوالبختری نے کہا کہ ایک شخص جبارہ بن ملیحہ قوم بنو لیث کا ہے وہ میرا ہم عہد ہے اور میرے ساتھ ہے تم اسے بھی چھوڑ دو۔ مجذر بولا کہ اور کسی کے چھوڑنے کی اجازت نہیں آخر لڑے اور ابوالبختری مارا گیا

مجذر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا تھا کہ میں نے اُسے اسیر ہو جانے کو کہا تھا مگر وہ اسیر رضامند نہ ہوا اور آخر مجھے لڑنا پڑا۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹۲۔ محرز بن عامر بن مالک الانصاری رضؓ

محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے ان کی وفات ٹھیک اُس دن بوقت صبح ہوئی جس روز جنگ احد واقع ہوئی تھی۔ نسل نہیں چلی۔ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۔ محمدؐ بن مسلمہ الانصاری الحارثی رضؓ

محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی رہے۔ تا زندگی مدینہ ہی میں آباد رہے ۴۷ھ بعمر ۷۷ سال انتقال کیا۔

گندم گون لانبا قد۔ پُر بدن تھے۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بار ہا حاکم مدینہ مقرر فرمایا جبکہ حضور غزوات کو باہر تشریف لیجایا کرتے تھے۔

یہ اُن بزرگواروں میں سے ہیں جو مسلمانوں کی باہمی جنگ کی وقت سب سے الگ تھلگ رہے اور ربذہ میں جا ٹھہرے تھے۔

سعد بن ابی وقاص۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ محمد بن مسلمہ اور اسامہ بن زید وہ بزرگ ہیں جو جمل وصفین سے علیحدہ رہے۔ انہوں نے ان دنوں میں لکڑی کی تلوار ہاتھ لے لی تھی اور کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اُن کو ایسا کرنیکا حکم دیا تھا۔ دس بیٹوں اور ۶ بیٹیوں کے والد ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹۴۔ مرارہ بن ربیعہ العمری الانصاری رضؓ

مرارہ بن ربیعہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے یہ اُن تین صحابہ میں سے ہیں۔ جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور قرآن مجید میں اُنکی قبولیت توبہ کا فرمان اُترا۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹۵۔ مسعود بن اوس بن زید الانصاری رضؓ

قبیلہ مالک بن النجار سے ہیں غزوہ احد اور مشاہد مابعد میں حاضر ہوئے تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام

اہل بدر میں نہیں تحریر کیا۔ خلافت فاروقی میں انتقال کر گئے تھے۔ کلبی کا بیان ہے کہ جنگ صفین تک زندہ تھے اور منجانب علی مرتضےٰ لڑے تھے۔
ان کا مذہب تھا کہ وتر واجب ہیں عبادہ بن صامت اسکی تکذیب کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم۔

۱۹۶- مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی رضؓ

بدر میں حاضر تھے اور احد میں بھی۔ بیر معونہ پر شہادت پائی بعض نے ان کو شہید جنگ خیبر تبلایا ہے رضؓ

۱۹۷- مسعود بن ربیع القاری رضؓ

قوم قارہ سے تھے اس لئے قاری مشہور ہوئے مواخات میں عبید بن تیہان کے بھائی تھے ۳۰ھ کو بعمر زائد از شصت سال وفات پائی ابو عمیر کنیت ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

۱۹۸- مسعود بن سعد رضؓ

مسعود بن سعد بن قیس بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔ واقدی کا قول ہے کہ بدر و احد میں حاضر تھے اور بیر معونہ پر شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۹۹- مسعود بن عبد سود الانصاری رضؓ

قبیلہ اوس میں سے ہیں صرف ابن اسحٰق نے ان کو خزرجی تبلایا ہے بدر میں حاضر تھے اور خیبر میں شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۰۰- امام العلماء معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی رضؓ

معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن کعب بن عمرو بن اوی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن الخزرج الانصاری۔
ابو عبد الرحمٰن کنیت ہے دراز قد۔ خوب رو۔ سفید رنگ۔ دانت سفید و روشن۔ بزرگ چشم انہوں نے بیعت عقبہ ستر صحابہ کی شمولیت میں کی تھی اور مواخات میں ان کو عبد اللہ بن مسعود کا بھائی بنایا گیا تھا۔ بعض نے بیان کیا کہ جعفر بن ابی طالب ان کے دینی بھائی تھے۔ بدر اور جملہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہمرکاب برابر حاضر ہوئے۔ سرورِ عالم نے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے ان کو یمن کے ایک حصہ کا حاکم بنا کر بھیجدیا تھا رخصت کے وقت فرما دیا تھا۔ کہ تم مجھے اب اس دنیا میں نہ ملو گے۔

حضورؐ نے ملک یمن کو پانچ قسموں پر تقسیم فرما دیا تھا۔

(۱) صنعاء یہاں کا حاکم خالد بن سعید مقرر فرمایا۔

(۲) کندہ " " حاکم مہاجر بن ابو امیہ

(۳) حضرموت " " حاکم زیاد بن لبید

(۴) زبید۔ رمعہ۔ عدن اور ساحل یہاں کا حاکم ابو موسیٰ اشعری۔

۵۔ جند۔ یہاں کا حاکم معاذ بن جبل

شرائع اسلام کی تعلیم اور قرآن مجید کی عام تدریس اور مقدمات عامہ کی نگرانی۔ اور جملہ عمال یمن سے اموال کی فراہمی بھی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی کے متعلق تھی۔

ان کی مدح میں ایک تو یہ ارشادِ نبوی ہے [اَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حرام حلال کے جاننے میں سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل ہے۔

دوسری یہ حدیث یَأْتِیْ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِمَامَ الْعُلَمَاءِ قیامت کے دن معاذ بن جبل جملہ علماء کے پیش پیش چلتے ہوئے حاضر ہونگے۔

فروہ اشجعی کی روایت ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے باآواز بلند یہ الفاظ پڑھے اِنَّ مَعَاذًا کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا وَّلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں تو اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مکرر اِنَّ مَعَاذًا کَانَ اُمَّۃً پڑھا میں سمجھ گیا کہ یہ دانستہ پڑھ رہے ہیں بعد ازاں ہم سے ابن مسعود نے پوچھا تو جانتا ہے کہ "اُمّت" اور "قانت" کے معنے کیا ہیں۔ میں نے کہا خدا ہی خوب جانتا ہے۔

ابن مسعود نے کہا اُمّت وہ ہے جو خیر کا معلم ہو۔ اور اُسکی اقتدا کی جائے اور قانت کے معنے اللہ کی اطاعت کرنے والا ہیں۔ معاذ بن جبل اسی صفت کے تھے کہ وہ معلم للخیر بھی تھے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ معاذ بن جبل امورِ خیر میں بہت خرچ کرنے والے تھے حتیٰ کہ اُن کے سر بہت قرضہ ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائیداد کو زیرِ نگرانی خود لے کر جملہ قرضداروں کا قرضہ چکا دیا۔ معاذ کے پاس کچھ نہ رہا۔

فتح مکہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن جاکر تجارت کرنے کیلئے بھیجدیا۔ اور بیت المال سے امداداً روپیہ عنائت فرمایا۔ جب معاذ بعد از انتقال نبوی مدینہ میں آئے تو عمر فاروق نے ابوبکر صدیق سے کہا کہ معاذ سے وہ روپیہ واپس لینا چاہیئے ابوبکر نے فرمایا میں تو کچھ نہ لونگا وہ خود واپس کریں تو ان کی مرضی ہے۔ کیونکہ یہ روپیہ اُن کو رسول اللہ نے دیا تھا۔ پھر عمر فاروق معاذ بن جبل سے خود علیحدہ ملے اور اُن کو واپسی رقم کیلئے کہا معاذ نے کہا کہ یہ رقم تو رسول اللہ نے ہی میری حالت کو درست کرنے کیلئے دی تھی۔ اب میں کیوں واپس کروں۔

عمر واپس آگئے۔ پھر معاذ حضرت عمر سے ملے۔ کہا میں تمہاری بات ماں لینے کو تیار ہوں۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی کے گڑھے میں ہوں اور ڈوبنے لگا ہوں تم نے مجھے وہاں سے نکالا۔ بعد ازاں معاذ ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا۔ اور حلفیہ کہا کہ میں کوئی رقم چھپا کر نہ رکھوں گا۔

ابوبکر نے فرمایا میں تم سے کچھ واپس نہ لونگا بلکہ تمام رقم کو ہبہ کر دیتا ہوں عمر نے کہا یہ بہت خوب ہے بعد ازاں معاذ جہاد شام کو چلے گئے۔

ان کا انتقال طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو ہوا۔ بوقت انتقال انکی عمر ۳۲ یا ۳۸ سال کی تھی۔ دواوین احادیث میں ان سے ۱۵۷ مرویات ثبت ہیں۔ متفق علیہ ۲ صرف صحیح بخاری میں ۳ صرف صحیح مسلم میں ایک۔

۲۰۱۔ معاذ بن عفراء الانصاری رضؓ

یہ قبیلہ بنو مالک بن النجار سے ہیں۔ عفراء انکی والدہ کا نام ہے۔ جس کی طرف منسوب ہیں۔ انکے والد حارث بن سواد بن مالک ہیں۔

یہ انصار میں سے ایمان لانے میں اُن اولین میں سے ہیں جن پر کسی انصاری کو تقدم حاصل نہیں۔ جنگ بدر میں معاذ بھی حاضر تھے اور ان کے دونوں بھائی عوف و معوذ بھی یہ دونوں تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ مگر معاذ رضی اللہ عنہ دیر تک زندہ رہے۔

ابوجہل کی پنڈلی پر انہی نے تلوار ماری تھی۔ ابوجہل کے بیٹے نے انکے شانہ پر تلوار لگائی ہڈی کٹ گئی مگر بازو لٹکتا رہا یہ اسیطرح مصروف جہاد رہے۔

جب اس مجروح ہاتھ کو انہوں نے مانع سعی جہاد سمجھا تو کٹے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دباکر

اور جھٹک کر علیحدہ کر دیا۔ اور پھر بفراغت تمام دن بھر مصروف جہاد رہے۔

ان کے سن وفات میں اختلاف ہے۔ بعض نے بتلایا ہے کہ یہ خلافت علی مرتضیٰ تک زندہ رہے تھے رضہ

۲۰۲- معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری السلمی رضہ

ان کے والد عمرو بن الجموح اور معاذ دونوں بدر میں شامل تھے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر میں صف بندی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے چپ و راست انصار کے دو نوجوان لڑکے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر اگر پورے جوان ہوتے تو خوب ہوتا۔ ان میں سے ایک بولا۔ چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کہا سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ دیکھ پاؤں تو اسے قتل ہی کر کے چھوڑوں۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے آہستگی ہی بات کہی اتنے میں مجھے سامنے ابوجہل نظر پڑ گیا میں نے دونوں سے کہا تمہارا مطلوب وہ ہے۔ دونوں شہباز کی طرح جھپٹ پڑے معاذ بن عمرو کے بیان میں بھی بازو کٹ جانے اور جھپٹ کر گرا دینے کا واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے جس طرح معاذ بن عفراء کے بیان میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ہاں تم دونوں نے ابوجہل کو ضربات لگائی ہیں معاذ بن عمرو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۰۳- معاذ بن ماعص الانصاری الزرقی رضہ

معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ یہ شہسوار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر میں ابو عیاش زرقی کا گھوڑا دلا دیا تھا جب کہ ابو عیاش گھوڑے سے گر پڑے تھے۔

واقدی اس قول میں منفرد ہیں کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۰۴- معبد بن عبادہ الانصاری السالمی رضہ

معبد بن عبادہ بن قشیر۔ یہ قبیلہ بنو سالم بن عوف سے ہیں۔ ابو حمیضہ ان کی کنیت ہے۔ اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور بھی ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۵- معبد بن قیس بن صخر الانصاری رضؓ

معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بدر میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی بھی بدری ہیں دونوں بھائی احد میں بھی حاضر ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۲۰۶- معبد بن وہب العبدی بن عبد القیس رضؓ

بدر میں حاضر تھے اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر چلا رہے تھے۔ ام المؤمنین سودہ کی بہن بریرہ بنت زمعہ انکے نکاح میں تھی۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۰۷- معتب بن بشیر بن ملیل الانصاری رضؓ

معتب بن بشیر (قشیر) بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضُبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔
عقبی بھی ہیں۔ اور بدری بھی۔ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۲۰۸- معتب بن عبید بن ایاس البلوی الانصاری رضؓ

انصار بنو ظفر کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر تھے بعض نے ان کا نام مغیث بتلایا ہے۔ رضؓ

۲۰۹- معقل بن منذر بن سرح الانصاری رضؓ

معقل بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
عقبی بھی ہیں اپنے بھائی زید بن منذر کے ساتھ بدر میں بھی حاضر تھے رضی اللہ عنہ۔

۲۱۰- معمر بن حارث القرشی الجمحی رضؓ

معمر بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔
حاطب کے بھائی اور عثمان بن مظعون کے ہمشیر زادہ ہیں۔ والدہ کا نام قتیلہ تھا۔ مواخات میں معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں۔ بدر۔ احد اور جملہ مشاہد میں شامل ہوئے اور خلافت فاروقی میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعۃ البلوی الانصاری رضؓ

انصار بنو عمرو کے حلیف تھے۔ عاصم بن عدی کے برادرِ حقیقی ہیں۔ مواخات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب کو ان کا بھائی بنایا تھا۔

عقبہ میں بھی حاضر ہوئے اور بدر و احد اور خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکابِ محمدیؐ تھے۔

جب سرورِ عالم کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے کاش ہم حضور سے پہلے مر گئے ہوتے۔ معن بن عدی نے کہا میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ حضور سے پہلے مر گیا ہوتا۔ اس لئے کہ میں حضورؐ کی تصدیق حضورؐ کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ زندگی میں حضورؐ کی تصدیق کرتا رہا۔

مسیلمہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معن بن یزید بن اخنس بن خباب السلمی رضؓ

معن اور یزید اور اخنس تینوں صحابی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

معن بن عفراء الانصاری رضؓ

یہ معاذ بن عفراء کے بھائی ہیں ابوجہل پر حملہ کرنے میں بھائی کے ساتھ شامل تھے۔ بدر میں حاضر تھے وہیں سے خلدِ بریں کو سدھار گئے۔ رضی اللہ عنہما۔

معوذ بن عفراء بن الجموع الانصاری رضؓ

معاذ بن عمرو کے بھائی ہیں۔ بھائی کے ساتھ ہی بدر میں شامل تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام اہلِ بدر میں ذکر نہیں کیا۔

ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان الانصاری

یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منذر بن قدامہ الانصاری الاوسی رضؓ

بنو غنم میں سے ہیں۔ بدر میں شامل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

منذر بن عرفجہ الاوسی الانصاری رضؓ

یہ بنو غنم میں سے ہیں بدر میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

منذر بن محمد بن عقبہ الانصاری رضؓ

یہ قبیلہ مالک بن اوس میں سے ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے اور بیر معونہ پر شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ البلوی رضؓ

نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ۔ قوم بلی سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے بعض نے ان کا نام بائے موحدہ سے لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

نصر بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب الانصاری الظفری رضؓ

بدر میں حاضر تھے۔ ان کے والد حارث کو بھی صحابی ہونے کا شرف ہے۔ رضی اللہ عنہ

نعمان بن ابی خزمہ الانصاری الاوسی رضؓ

بعض نے خزمہ بن نعمان نام لکھا ہے بن امیہ بن برک (امراء القیس) بن ثعلبہ۔ بدر میں حاضر تھے۔ ابن اسحق لکھتے ہیں کہ احد میں بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہ

نعمان بن سنان الانصاری رضؓ

یہ بنو سلمہ کے مولی ہیں۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نعمان بن عبد عمرو نجاری الانصاری رضؓ

نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کی معیت میں حاضر تھے۔ یوم احد کو شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

نعمان بن عصر بن الربیع البلوی الانصاری

یہ انصار بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے۔ بدر۔ احد اور خندق وجملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری

مالک بن النجار کے قبیلہ سے ہیں ان کو نعیمان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اُن ہفتاد تن میں سے ہیں جو بیعتِ عقبہ سے مشرف ہوئے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے سلطنتِ امیر معاویہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نعمان بن قوقل (بن ثعلبہ)

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا شمار اہلِ بدر میں کیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ احد میں بھی حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہ

نعمان بن مالک بن ثعلبہ الانصاری

نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج۔
ثعلبہ بن دعد کو قوقل بھی کہا کرتے تھے اور ان کی اولاد کو دیوان فاروقی میں بنو قوقل کے پتہ سے تحریر کیا گیا تھا۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔
مورخ محمد بن عمارہ کا قول ہے کہ بدر میں حاضر ہونے والے نعمان الاعرج بن مالک تھے۔ یہ نعمان بن مالک وہی ہیں جنہوں نے میدانِ احد کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا۔ یا رسول اللہ بخدا میں جنت میں ضرور داخل ہونگا فرمایا۔ کیونکر۔ عرض کیا کہ کلمہ شہادت پر میرا ایمان ہے اور جنگ میں سے فرار ہونا میں نہیں جانتا۔ فرمایا سچ کہتے ہو۔ چنانچہ میدان احد میں ہی شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

نعیمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری

نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار
ان کا شمار کبار اصحابہ اور قدماء صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کی ظرافت و خوش طبعی

کی حکایات بہت سی ہیں۔ ازاں جملہ ایک یہ ہے۔

ابوبکر صدیق تجارت کے لئے بصریٰ کو روانہ ہوئے۔ نعیمان بن عمرو اور سویبط بن حرملہ (دونوں بدری ہیں) بھی ان کے ہمراہ تھے۔ باورچی خانہ کا انتظام سویبط کے سپرد تھا۔ نعیمان نے ان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلا دو۔ سویبط نے کہا کہ ابوبکر کو آلینے دو۔ نعیمان بولے اچھا تمہاری خبر لوں گا۔ نعیمان پاس کے گاؤں میں چلے گئے لوگوں سے کہا میرے پاس عربی غلام ہے زبان دراز ہے خریدنا ہو تو خرید لو۔ لیکن وہ کہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم نے خریدنا ہو تو اس کی بات نہ سننا۔ ورنہ وہ اور زیادہ خراب ہوجائیگا۔

آخر سودا دس اونٹنیوں پر پختہ ہوگیا۔ اونٹنیاں لے لیں اور اُن لوگوں کو ساتھ لے کر کیمپ میں آئے اور سویبط کی طرف اشارہ کردیا کہ غلام وُہ ہے۔ یہ لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے سویبط سے کہا کہ ہم نے تجھے خرید لیا ہے وہ بولے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے میں تو آزاد ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تیری بات پہلے ہی سے معلوم ہوچکی ہے۔ غرض سویبط کو وہ باندھ کرلے گئے۔ جب ابوبکر صدیقؓ وہاں پہنچے اور انہوں نے ماجرا سنا۔ تب انہوں نے سویبط کو چھڑایا اور اونٹنیاں واپس کرائیں۔

انہی کی عادت تھی کہ جب کوئی نیا پھل یا نئی چیز مدینہ میں آتی تو رسول اللہ کی خدمت میں لے آتے اور عرض کرتے کہ یہ ہدیہ ہے۔ پھر جب قیمت کا اُن پر مطالبہ ہوتا تو دوکاندار کو حضور کے سامنے لاتے کہ حضور اس کی قیمت دی جائے۔ حضورؐ ہنستے اور فرماتے وہ تو ہدیہ تھا۔ نعیمان عرض کرتے کہ یا رسول اللہ میرے دل نے چاہا کہ حضورؐ کے سوا اور کوئی نیا پھل نہ کھائے مگر قیمت میرے پاس موجود نہیں۔ حضورؐ ہنسا کرتے اور قیمت ادا فرمادیتے۔

کہتے ہیں کہ عہد معاویہ تک یہ زندہ رہے۔ رضی اللہ عنہ

نوفل بن ثعلبہ الانصاری السالمی الخزرجیؓ

یہ بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور یوم احد کو شہید ہوئے رضؓ

ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ

ہانی بن نیار بن عمرو بن علید قوم بلی اور بنو قضاعہ میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابوبردہ کنیت کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ دیگر مشاہد میں بھی برابر حاضر رہے۔ براء بن عازب مشہور صحابیؓ کے ماموں ہیں۔ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔

ہبیل بن وبرۃ الانصاری رضؓ

یہ بنو عوف بن الخزرج سے ہیں۔ یہ بھی بدری ہیں اور ان کے بھائی عصمت بن وبرہ بھی بعض نے کہا کہ وبرہ ان کے دادا کا نام ہے اور باپ کا نام حصین بن وبرہ ہے۔ رضی اللہ عنہما

ہلال بن امیّہ الانصاری الواقفی رضؓ

یہ انصار کے قبیلہ بنو واقف سے ہیں۔ یہ اُن تین میں سے ہیں جو غزدہ تبوک میں سے پیچھے رہ گئے تھے اور قرآن مجید کی آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا میں جن کا ذکر ہے۔ ان ہر سہ کے نام یہ ہیں۔ کعب بن مالک از بنو سلمہ۔ مرارہ بن ربیع از بنو عمرو بن عوف۔ ہلال بن امیّہ از بنو واقف۔ رضی اللہ عنہم

ہلال بن معلی الانصاری الخزرجی رضؓ

ہلال بن معلی بن لوذان بن حارثہ۔ یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں معہ برادرِ خود رافع بن معلی کے حاضر تھے۔ رضی اللہ عنہما۔

ہمام بن حارث بن ضمرہ رضؓ

بدر میں حاضر تھے۔ ان سے کسی روایت کا ہونا نہیں پایا گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ودقہ بن ایاس الانصاری رضؓ

ودقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیّہ بن لوذان۔ بدر۔ احد۔ خندق اور جملہ مشاہد میں سرورِ عالم کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی رضؓ

انصار کے قبیلہ بنو سواد کے حلیف ہیں۔ بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یزید بن اخنس السلمی رضؓ

یہ ملک شام کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ معہ والد خود و پسر خود معن غزدہ بدر میں حاضر تھے۔ مگر اہل بدر

ہیں ان کا نام معروف نہیں۔ البتہ یہ تینوں بیعت نبوی سے مشرف ضرور ہوئے۔
کثیر بن مرہ اور سلیم بن عامر نے ان سے روایات بیان کی ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

یزید بن ثابت بن الضحاک الانصاری رضؓ

یہ مشہور صحابی زید بن ثابت کے بھائی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ احد میں انکی شمولیت اور جنگ یمامہ میں ان کا شہید ہونا مسلّمہ ہے۔ زید بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے رضؓ

یزید بن ثعلبہ بن خزمہ رضؓ

قبیلہ بلّی سے ہیں انصار بنو سالم بن عوف کے حلیف تھے۔ بیعت عقبہ یا عقبتین میں حاضر تھے۔ بدری ہیں۔ احد میں بھی حاضر تھے۔ ابو عبد الرحمن کینت سے مشہور تھے۔ رضی اللہ عنہ

یزید بن حارث الانصاری رضؓ

یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الحارث بن الخزرج
انہی کو یزید بن فسحم بھی کہتے ہیں۔ مواخات میں ذوالشمالین مہاجران کا بھائی تھا۔ بدر میں حاضر ہوئے
اور اُسی روز شہید بھی ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

یزید بن عامر بن حدیدۃ انصاری رضؓ

بنو سواد بن غنم میں سے ہیں سب متفق ہیں کہ یہ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں لیا ہے اور اکثر مورخین نے ان کو بدر و احد میں شمار کیا ہے۔ ابو المنذر کینت سے معروف ہیں۔

یزید بن منذر الانصاری رضؓ

یزید بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
عقبہ بدر احد میں حاضر تھے۔
سلسلہ مواخات میں عامر بن ربیعہ حلیف بنو عدی المہاجران کے بھائی تھے۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ابو صرمہ الانصاری المزنی رض

ان کے نام میں اختلاف ہے مالک بن ابی بن انس یا مالک بن اسعدان کا نام بتایا گیا ہے۔
یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب محمدی تھے ان کا شمار عمدہ شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ نمونہ درج ہے۔

لنا صرم یزول الحق فیہا — واخلاق یسود بہا الفقیر
ونصح للعشیرۃ حیث کانت — اذا ملئت من الغش الصدور
وحلم لا یسوغ الجہل فیہ — واطعام اذا قحط الصبیر
بذات ید علی ما کان فیہا — نجود بہ قلیل او کثیر

ان سے احادیث کی بھی روایت ہوئی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو الضیاح الانصاری الاوسی رض

ان کا نام نعمان یا عمیر بتایا گیا ہے۔ بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس ہیں اور کنیت کے ساتھ معروف۔ بدر واحد اور خندق وحدیبیہ میں حاضر تھے۔ جنگ خیبر میں آپ شمشیر سے شربت شہادت پیا۔ رضی اللہ عنہ

ابو عیسی الحارثی الانصاری

بدر میں حاضر تھے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال کیا۔ امیر المومنین حضرت عثمان انکی عیادت کو بھی تشریف لے گئے تھے۔ محمد بن کعب قرضی اور صالح نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ رضی اللہ عنہ

ابو فضالہ انصاری رض

بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صفین میں امیر المومنین علی کے ساتھ حاضر تھے۔
ان کے فرزند فضالہ بن ابو فضالہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار علی مرتضیٰ ینبوع میں سخت بیمار ہو کر حالت خطرناک ہوگئی۔ میرے والد نے کہا بہتر ہے کہ ہم آپ کو مدینہ میں لے چلیں۔ یہاں تو قوم جہینہ کے سوا اور کوئی جنازہ پر بھی آنے والا نہیں۔ مرتضیٰ نے فرمایا۔ میں اس مرض میں فوت نہ ہونگا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میری موت اس وقت ہوگی جبکہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین ہوگی رض

ابو قتادہ انصاری السلمیؓ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ "فارس رسول اللہ" ان کا لقب تھا۔
ان کے نام میں سخت اختلاف ہے۔ حارث یا نعمان یا عمرو بن ابی کہا گیا ہے۔ بعض نے نعمان بن عمرو بتایا ہے اور بعض نے بلدمہ بن خناس۔
یہ مسلمہ ہے کہ ان کی والدہ کبشہ بنت مظہر بن حرام ہیں۔ ابن عقبہ و ابن اسحٰق نے ان کا نام اہل بدر میں نہیں لکھا۔ لیکن واقدی کی تحریر اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب کا اتفاق ہے کہ امیر المومنین علی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ میں سات یا چھ تکبیریں ادا کی تھیں۔ اہل بدر کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جایا کرتی تھی۔
غزوہ احد میں اور دیگر مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ اور خلافت علی مرتضیٰ میں بھی جملہ مشاہد میں جناب مرتضوی کی طرف حاضر رہے۔
۳۸ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ

ابو ملیل الانصاری الضبعیؓ

ابو ملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ
بدر و احد میں حاضر تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"معیار الحق"

تصنیف :۔ ــــــ حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی

مقدمہ :۔ ــــــ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی گوجرانوالہ

معیار الحق ــــــ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی کتاب ایضاح الحق الصریح کی تائید میں ہے

معیار الحق ــــــ مولانا ابوالکلام آزاد کو متأثر کرنے والی کتاب ہے

معیار الحق ــــــ ردّ تقلید اور عمل بالحدیث کے موضوع پر اردو زبان میں متحدہ ہندوستان میں سب سے پہلی کتاب ہے۔

معیار الحق ــــــ جس میں ۳۵ جید حنفی علمائے کرام کے ارشادات گرامی دربارہ ردِّ تقلید درج ہیں۔

معیار الحق ــــــ جس میں حدیث قلتین، حدیث اسفار فجر، حدیث ابراد ظہر اور مثلین عصر کی نہایت عمدہ تحقیق ہے۔

کتابت۔ طباعت۔ عمدہ۔ مضبوط جلد۔ سفید کاغذ۔ دیدہ زیب ٹائٹل۔

قیمت :۔ دس روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

تحریک آزادیٔ فکر

اور

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تجدیدی مساعی

تصنیف :- حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ گوجرانوالہ

تحریک آزادیٔ فکر :- مسلک اہل حدیث پر بے نظیر کتاب ہے

تحریک :- حضرت شیخ الحدیثؒ کا علمی شاہکار ہے

تحریک :- ہر پڑھے لکھے آدمی کو بڑے اعتماد سے پیش کی جا سکتی ہے

تحریک :- جس کے مستقل عنوانات یہ ہیں :- تحریک اہلحدیث کا مد و جزر۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تجدیدی مساعی۔ تحریک اہلحدیث کا موقف اور خدمات۔ برصغیر پاک و ہند میں اہل توحید کی سرگرمیاں۔ ترک تقلید اور اہلحدیث مسئلہ تقلید پر تحقیقی نظر۔ اہلحدیث کی اقتدار۔ ایک مقدس تحریک جو مظالم کا تختہ مشق بنی رہی۔

تحریک :- میں ایسے تمام مضامین کا مفصل اور مکمل جواب ہے جو وقتاً فوقتاً بزرگان دیوبند و بریلی کی طرف سے مسلک اہلحدیث پر لکھے گئے تھے۔

تحریک :- میں تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کی کتابوں سے بھی دیا ہے کیونکہ فقہی اور اجتہادی مسائل میں جو تطبیق شاہ ولی اللہؒ نے پیش کی ہے وہ اہلحدیث اور بریلی و دیوبند دونوں کے لئے قابل قبول ہے اور علماء اہلحدیث و دیوبند کا سلسلہ اسناد بھی آپ تک پہنچتا ہے۔

کتابت طباعت عمدہ۔ مضبوط جلد۔ سفید کاغذ۔ دیدہ زیب ٹائٹل۔ قیمت ۸ روپیہ

ملنے کا پتہ :-

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

مدرسہ دار الحدیث رجسٹرڈ منڈی احمد وال

ضلع ساہیوال

جماعت اہل حدیث کا یہ عظیم دینی اور تبلیغی ادارہ ہے۔ مدرسہ کے فارغ اور فیض یافتہ علماء وحفاظ اور مدرسین کی تعداد بفضلہ تعالیٰ نہایت وزنی ہے۔ دار الحدیث میں معقول تعداد طلباء اور اساتذہ کی دینی، تعلیمی و تبلیغی خدمات اور امت مسلمہ کے عمل اور اعتقاد کی تطہیر میں مصروف ہے، اس مدرسہ کی توسیع عمارت کے سلسلہ میں تعمیر نو کا منصوبہ ۲؍ زیر عمل ہے۔ اور تعمیرات کے سلسلہ میں حسب ذیل کام شامل ہے :-

۱۔ جامع مسجد دار الحدیث (۸۸ × ۴۴ فٹ بمع گیلری و برآمدہ برائے مستورات)
۲۔ سات تعلیمی کمرے (سائز ۱۸ × ۱۲ فٹ)
۳۔ سات رہائشی کمرے برائے طلبہ (سائز ۱۸ × ۱۲ فٹ)
۴۔ سلیم لائبریری ایک کمرہ (سائز ۱۵ × ۲۴ فٹ (۵) دو کمرے برائے مہمانان سائز ۱۲ × ۱۸ فٹ
۶۔ دو کمرے برائے سٹورز مسجد سائز ۱۲ × ۱۵ فٹ۔ (۷) باورچی خانہ سائز ۱۲ × ۱۵ فٹ
۸۔ دفتر دار الحدیث ایک کمرہ ۱۲ × ۱۵ فٹ (۹) سٹورز دار الحدیث ایک کمرہ سائز ۱۲ × ۱۵ فٹ
۱۰۔ چار کمرے بمعہ برآمدہ برائے رہائش گاہ اساتذہ ۱۲ × ۱۸ فٹ

دعوت:۔ لہٰذا دار الحدیث کی انتظامیہ کمیٹی آپ کو دعوت دیتی ہے کہ آپ کو جب کبھی موقع ملے تو دار الحدیث رجسٹرڈ راجووال ضلع ساہیوال میں خود تشریف لا کر مدرسہ کا نظام ملاحظہ فرمائیں۔ تصدیقات علماء کرام کو بچشم خود دیکھیں اور تعلیم و تربیت، نظم و نسق اور حسابات کے متعلق ہر قسم کا اطمینان حاصل کریں۔

دار الحدیث کے تعمیراتی منصوبہ میں حصہ لینے کے لئے اگر آپ نقد مالی اعانت کی بجائے تعمیراتی سامان کی فراہمی مثلاً سیمنٹ۔ بجری۔ لوہا۔ مسجد یا مسجد کے کسی حصہ یا مدرسہ کے کسی ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمہ لے لیں تو یہ زیادہ موزوں و مناسب ہوگا۔

پتہ:۔ ابو سلیم محمد یوسف ناظم دار الحدیث رجسٹرڈ منڈی راجووال (برلب پختہ سڑک قصور دیپالپور) ضلع ساہیوال

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غیر مسلموں کی نظر میں!

تالیف لطیف:۔ مولانا محمد حنیف یزدانی

مذکورہ کتاب فاضل نوجوان مداحِ رسولِ کون ومکاں حضرت مولانا محمد حنیف یزدانی کی وہ بے نظیر کتاب ہے جو کہ آپ کی دس سالہ محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ آج جبکہ دنیا کے بے دین اور گمراہ رہنماؤں اور لیڈروں کے اقوال وخطبات نہایت تیزی کے ساتھ منظرِ عام پر آرہے ہیں اور آچکے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ آنحضرت فداہ ابی دامی روحی وقلبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وخطبات اور حالات بالخصوص غیر مسلموں کے اقوال جو کہ آپ کے بارہ میں ہیں منظرِ عام پر لانے چاہئیں۔ چنانچہ یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس میں تمام بڑے بڑے غیر مسلم دانشوروں اور مفکروں کی زندگی کا حاصل مطالعہ جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق ہے، اسے نہایت تفصیل سے درج کیا ہے۔ چنانچہ کوئی ایسا مشہور انگریز عیسائی، یہودی، مجوسی، آریہ، ہندو، سکھ اور پارسی رہنما نہیں ہے جس کا قول اس کتاب میں درج نہیں ہے۔ کتاب کے شروع میں ہندو اور مسلم شعراء کا نعتیہ کلام بھی درج ہے۔ کتاب کے مستقل عنوانات یہ ہیں:۔

محمد رسول اللہ غیر مسلموں کی نظر میں۔ اخلاقِ محمدی۔ تعلیماتِ مصطفوی، قرآن غیر مسلموں کی نظر میں۔ تعلیماتِ قرآن۔ صحابہ کرام غیر مسلموں کی نظر میں۔ خدمات محدثین غیر مسلموں کی نظر میں۔ غرضیکہ یہ کتاب اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔ اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ عنقریب منظرِ عام پہ آرہی ہے۔

ناشر: مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی

بدر البدور

المعروف بہ

اصحاب بدر رضی اللہ عنہم

جس میں

جنگِ بدر کی تفصیلات اور ۳۱۳ صحابہ کرامؓ کے سوانحِ حیات درج ہیں

رشحاتِ قلم

محققِ زماں علامۂ دوراں حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ نذیریہ ○ چیچاوطنی